﴿بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ﴾ ﴿......اِنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَآءُ﴾(آل عمران:۷۴) ﴿......عَسٰی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا﴾ (بنی اِسرائیل:۸۰)

ہفت روزہ

الفضل

انٹرنیشنل

مدیر اعلیٰ :– نصیر احمد قمر

جلد15 — جمعۃ المبارک 11/جولائی 2008ء — 8/رجب 1429ہجری قمری ❁ 11/وفا 1387 ہجری شمسی — شمارہ28

نفل نماز

حضرت زید بن ثابتؓ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہﷺ نے فرمایا:

''تم اپنے گھروں میں بھی نماز پڑھا کرو کیونکہ فرض نماز کے بعد آدمی کی بہترین نماز وہ ہے جو وہ گھر میں ادا کرتا ہے''۔

(صحیح مسلم کتاب صلوٰۃ المسافرین باب استحباب صلوٰۃ النافلۃ حدیث نمبر 1310)

❁ ❁ ❁ ❁ ❁

ارشادات عالیہ

سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

کیا یہ عظیم الشان نشان نہیں کہ کوششیں تو اس غرض سے کی گئیں کہ یہ تخم جو بویا گیا ہے اندر ہی اندر نابود ہو جائے اور صفحۂ ہستی پر اس کا نام و نشان نہ رہے مگر وہ تخم بڑھا اور پھولا اور ایک درخت بنا اور اس کی شاخیں دور دور چلی گئیں اور اب وہ درخت اس قدر بڑھ گیا ہے کہ ہزار ہا پرندے اس پر آرام کر رہے ہیں۔

''یاد رکھیں کہ یہ گالیاں جو ان کے منہ سے نکلتی ہیں اور یہ تحقیر اور یہ توہین کی باتیں جو ان کے ہونٹوں پر چڑھ رہی ہیں اور یہ گندے کاغذ جو حق کے مقابل پر وہ شائع کر رہے ہیں یہ اُن کے لئے ایک روحانی عذاب کا سامان ہے جس کو انہوں نے اپنے ہاتھوں سے طیار کیا ہے۔ دروغگوئی کی زندگی جیسی کوئی لعنتی زندگی نہیں۔ کیا وہ سمجھتے ہیں کہ اپنے منصوبوں سے اور اپنے بے بنیاد جھوٹوں سے اور اپنے افتراؤں سے اور اپنی ہنسی ٹھٹھے سے خدا کے ارادے کو روک دیں گے یا دنیا کو دھوکہ دے کر اس کام کو معرض التواء میں ڈال دیں گے جس کا خدا نے آسمان پر ارادہ کیا ہے۔ اگر کبھی پہلے بھی حق کے مخالفوں کو ان طریقوں سے کامیابی ہوئی ہے تو وہ بھی کامیاب ہو جائیں گے۔ لیکن اگر یہ ثابت شدہ امر ہے کہ خدا کے مخالف اور اس کے ارادہ کے مخالف جو آسمان پر کیا گیا ہو ہمیشہ ذلت اور شکست اٹھاتے ہیں تو پھر ان لوگوں کے لئے بھی ایک دن ناکامی اور نامرادی اور رسوائی درپیش ہے۔ خدا کا فرمودہ کبھی خطا نہیں گیا اور نہ جائے گا۔ وہ فرماتا ہے کَتَبَ اللّٰہُ لَاَغْلِبَنَّ اَنَا وَرُسُلِیْ (المجادلہ:22)۔ یعنی خدا نے ابتداء سے لکھ چھوڑا ہے اور اپنا قانون اور اپنی سنت قرار دے دیا ہے کہ وہ اور اس کے رسول ہمیشہ غالب رہیں گے۔ پس چونکہ مَیں اس کا رسول یعنی فرستادہ ہوں مگر بغیر کسی نئی شریعت اور نئے دعویٰ اور نئے نام کے بلکہ اُسی نبی کریم خاتم الانبیاء کا نام پاکر اور اسی میں ہو کر اور اُسی کا مظہر بن کر آیا ہوں۔ اس لئے مَیں کہتا ہوں کہ جیسا کہ قدیم سے یعنی آدم کے زمانہ سے لے کر آنحضرت ﷺ تک ہمیشہ مفہوم اس آیت کا سچا نکلتا آیا ہے۔ ایسا ہی اب بھی میرے حق میں سچا نکلے گا۔ کیا یہ لوگ نہیں دیکھتے کہ جس زمانہ میں ان مولویوں اور ان کے چیلوں نے میرے پر تکذیب اور بدزبانی کے حملے شروع کئے اس زمانہ میں میری بیعت میں ایک آدمی بھی نہیں تھا۔ گو چند دوست جو انگلیوں پر شمار ہو سکتے تھے میرے ساتھ تھے اور اس وقت خدا تعالیٰ کے فضل سے ستّر ہزار کے قریب بیعت کرنے والوں کا شمار پہنچ گیا ہے کہ جو نہ میری کوشش سے بلکہ اس ہوا کی تحریک سے جو آسمان سے چلی ہے میری طرف دوڑے ہیں۔ اب یہ لوگ خود سوچ لیں کہ اس سلسلہ کے برباد کرنے کے لئے کس قدر انہوں نے زور لگائے اور کیا کچھ ہزار جانکاہی کے ساتھ ہر ایک قسم کے مکر کئے یہاں تک کہ حکّام تک جھوٹی مخبریاں بھی کیں۔ خون کے جھوٹے مقدموں کے گواہ بن کر عدالتوں میں گئے اور تمام مسلمانوں کو میرے پر ایک عام جوش دلایا۔ اور ہزار ہا اشتہار اور رسالے لکھے اور کفر اور قتل کے فتوے میری نسبت دئے۔ اور مخالفانہ منصوبوں کے لئے کمیٹیاں کیں۔ مگر ان تمام کوششوں کا نتیجہ بجز نامرادی کے اور کیا ہوا؟ پس اگر یہ کاروبار انسان کا ہوتا تو ضرور ان کی جان توڑ کوششوں سے یہ تمام سلسلہ تباہ ہو جاتا۔ کیا کوئی نظیر دے سکتا ہے کہ اس قدر کوششیں کسی جھوٹے کی نسبت کی گئیں اور پھر وہ تباہ نہ ہوا بلکہ پہلے سے ہزار چند ترقی کر گیا۔

پس کیا یہ عظیم الشان نشان نہیں کہ کوششیں تو اس غرض سے کی گئیں کہ یہ تخم جو بویا گیا ہے اندر ہی اندر نابود ہو جائے اور صفحۂ ہستی پر اس کا نام و نشان نہ رہے مگر وہ تخم بڑھا اور پھولا اور ایک درخت بنا اور اس کی شاخیں دور دور چلی گئیں اور اب وہ درخت اس قدر بڑھ گیا ہے کہ ہزار ہا پرند اس پر آرام کر رہے ہیں''۔ (نزول المسیح۔ روحانی خزائن جلد 18 صفحہ 380 تا 384۔ مطبوعہ لندن)

''براہین احمدیہ میں یہ پیشگوئی ہے یُرِیْدُوْنَ لِیُطْفِئُوْا نُوْرَاللّٰہِ بِاَفْوَاھِھِمْ وَاللّٰہُ مُتِمُّ نُوْرِہٖ وَلَوْ کَرِہَ الْکَافِرُوْنَ۔ یعنی مخالف لوگ ارادہ کریں گے کہ نورِ خدا کو اپنے منہ کی پھونکوں سے بُجھا دیں مگر خدا اپنے نور کو پورا کرے گا اگرچہ منکر لوگ کراہت ہی کریں۔

یہ اس وقت کی پیشگوئی ہے جبکہ کوئی مخالف نہ تھا بلکہ کوئی میرے نام سے بھی واقف نہ تھا۔ پھر بعد اس کے حسب بیان پیشگوئی دنیا میں عزت کے ساتھ میری شہرت ہوئی اور ہزاروں نے مجھے قبول کیا۔ تب اس قدر مخالفت ہوئی کہ مکّہ معظّمہ سے اہل مکّہ کے پاس خلاف واقعہ باتیں بیان کر کے میرے لئے کفر کے فتوے منگوائے گئے اور میری تکفیر کا دنیا میں ایک شور ڈالا گیا۔ قتل کے فتوے دئے گئے۔ حکام کو اکسایا گیا۔ عام لوگوں کو مجھ سے اور میری جماعت سے بیزار کیا گیا۔ غرض ہر ایک طرح سے میرے نابود کرنے کے لئے کوشش کی گئی۔ مگر خدا تعالیٰ کی پیشگوئی کے مطابق یہ تمام مولوی اور ان کے ہم جنس اپنی کوششوں میں نامراد اور ناکام رہے۔ افسوس کس قدر مخالف اندھے ہیں۔ ان پیشگوئیوں کی عظمت کو نہیں دیکھتے کہ کس زمانہ کی ہیں اور کس شوکت اور قدرت کے ساتھ پوری ہوئیں۔ کیا بجز خدا تعالیٰ کے کسی اور کا کام ہے؟ اگر ہے تو اس کی نظیر پیش کرو۔ نہیں سوچتے کہ اگر یہ انسان کا کاروبار ہوتا اور خدا کی مرضی کے مخالف ہوتا تو وہ اپنی کوششوں میں نامراد نہ رہتے۔ کس نے ان کو نامراد رکھا؟ اُسی خدا نے جو میرے ساتھ ہے''۔ (حقیقۃ الوحی۔ روحانی خزائن جلد 22 صفحہ 241-242 مطبوعہ لندن)

دنیا کے مختلف ممالک میں صد سالہ یوم خلافت کی بابرکت تقریبات کا انعقاد

(مرسلہ :ایڈیشنل وکیل التبشیر ۔ لندن)

انڈونیشیا(Indonesia):

جماعت احمدیہ انڈونیشیا نے صد سالہ خلافت جوبلی جشن تشکر ہر لوکل جماعت میں بڑے جوش و خروش سے منایا۔ 27 رمئی کے دن کا آغاز باجماعت نماز تہجد سے ہوا۔ ہر ریجن میں لوائے احمدیت لہرایا گیا۔ شکرانے کے طور پر بکرے ذبح کئے گئے اور بچوں میں مٹھائی تقسیم کی گئی۔ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ کا خطاب MTA کے ذریعہ LIve سنا گیا۔۔ اس کا رواں ترجمہ انڈونیشین زبان میں پیش کیا گیا۔

گوائٹے مالا(Guatemala):

27 رمئی یوم خلافت کے روز مسجد بیت الاوّل میں نماز تہجد باجماعت ادا کی گئی جس میں استحکام خلافت اور غلبہ اسلام کے لئے پر درد دعائیں کی گئیں ۔ مقامی احمدی ایک روز قبل ہی مشن ہاؤس پہنچ گئے تھے کیونکہ MTA کی Live نشریات کا آغاز علی الصبح تین بجے ہونا تھا۔ نماز تہجد کی ادائیگی کے بعد احباب جماعت نے ایم ٹی اے کی نشریات بڑے انہماک سے سنیں اس دوران ہی نماز فجر ادا کی گئی۔ نماز فجر کے بعد حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا خطاب سنا گیا۔ عہدوفا کے وقت ہر احمدی پر ایک خاص وجد کی کیفیت طاری تھی ۔ اس روز مشن ہاؤس میں غرباء کے لئے کھانا تیار کر کے تقسیم کیا گیا۔ احباب جماعت میں مٹھائی تقسیم کی گئی۔

یکم جون 2008ء کو مسجد بیت الاوّل میں ایک ''امن کانفرنس'' کا اہتمام کیا گیا جس میں مقامی مہمانوں نے شرکت کی ۔ ان مہمانوں میں ڈاکٹرز ، پروفیسرز کے علاوہ گوائٹے مالا کے قدیمی مذہب Maya کے روحانی رہنما اور Espirita مذہب کے نائب صدر شامل تھے۔

کانفرنس کا آغاز تلاوت قرآن کریم سے ہوا جس کا سپینش ترجمہ پیش کیا گیا۔ گوائٹے مالن احمدی نوجوان نے امن کے بارہ میں اسلامی تعلیمات کا ذکر کیا۔ Maya مذہب کے روحانی پیشوا اور ایک ڈاکٹر نے امن کے بارہ میں اپنے خیالات کا اظہار کیا۔ گوائٹے مالا کے امیر صاحب نے قرآن کریم، احادیث رسولؐ اور ارشادات حضرت اقدس مسیح موعودؑ و ارشادات خلفاء احمدیت کی روشنی میں امن سے متعلق اسلامی تعلیمات بڑی تفصیل کے ساتھ بیان کیں۔

شرکاء کانفرنس نے بہت عمدہ خیالات کا اظہار کیا اور کہا کہ ہماری خوش قسمتی ہے کہ ہمیں مدعو کیا گیا ہے اور آج اسلام کے بارہ میں ہماری بہت سی غلط فہمیاں دُور ہو گئی ہیں ۔ اب پتہ چلا ہے کہ اسلام وسیع القلب مذہب ہے اور دوسرے عقائد کے لوگوں کو اپنی عبادت گاہ میں خیالات کے اظہار کا موقع دیا ہے۔ کانفرنس کے جملہ شرکاء کی خدمت میں کھانا پیش کیا گیا۔ خدا کے فضل سے یہ کانفرنس بہت کامیاب رہی۔

2 رجون کو بچوں کے کینسر ہسپتال میں غریب والدین اور لواحقین کو جماعت کی طرف سے کھانا تقسیم کیا گیا۔ ہسپتال کی انتظامیہ نے تحریری طور پر شکریہ ادا کیا۔

مانسا کونکو(گیمبیا)(The Gambia):

گیمبیا کے مانسا کونکو ایریا میں خلافت جوبلی کے سلسلہ میں مختلف پروگرام بنائے گئے ۔ کل 13 دیہات میں جلسہ ہائے خلافت کا انعقاد ہوا جن میں اللہ تعالیٰ کی مدد و نصرت کے نظارے دیکھے اور حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام سے اللہ تعالیٰ نے جو وعدے کئے تھے ان کو پورا ہوتے ہوئے دیکھا۔ ان جلسوں میں لوگوں کو حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی محبت میں آنسو بہاتے ہوئے دیکھا۔ ایک دوست نے کہا کہ انڈیا پاکستان کے لوگ بڑے خوش قسمت ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے ان میں مسیح موعود علیہ السلام کو بھیجا۔ ہر خوف کی حالت کو امن میں بدلتے ان لوگوں نے دیکھا۔ اور جن لوگوں نے مخالفت کی اللہ تعالیٰ نے ان کو ایک عبرتناک نشان بنایا اور جماعت کے ممبران کے ایمان تازہ ہوئے۔

سورینام (جنوبی امریکہ)(Suriname):

سورینام میں خلافت جوبلی کے سال کے باقاعدہ پروگرامز کی ابتدا جلسہ یوم مصلح موعود سے ہوئی جو 23 رفروری 2008ء کو مرکزی مسجد ناصر میں منعقد ہوا۔ اس میں پیشگوئی مصلح موعود اور حضرت مصلح موعودؓ کے کارناموں پر تقاریر ہوئیں۔ اس جلسہ میں 75 احباب جماعت شامل ہوئے جن میں آٹھ نومبائعین تھے۔

22 رمارچ کو جلسہ یوم مسیح موعود علیہ السلام مسجد ناصر میں منعقد ہوا۔ تلاوت و نظم کے بعد حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے دعویٰ اور تعلیم اور آپ کی اپنی جماعت سے بلند توقعات کے موضوعات پر تقاریر کی گئیں ۔ اسی طرح ایک تقریر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے اخلاق فاضلہ پر کی گئی ۔ اس جلسہ میں 85 احباب جماعت شامل ہوئے جن میں 9 نومبائعین تھے۔

24 رمارچ 2008ء کو مرکزی مسجد ناصر میں خلافت جوبلی کے حوالہ سے ایک جلسہ منعقد ہوا ۔ مسجد اور مشن ہاؤس کو خوبصورتی سے سجایا گیا تھا۔ خلافت جوبلی کا Logo اور حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام اور خلفاء کرام کی تصاویر کا سیٹ خاص طور پر پوسٹر کی صورت میں تیار کروایا گیا تھا۔ اس جلسہ میں صدر صاحب جماعت نے حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ کا روح پرور پیغام اور اس کا ڈچ ترجمہ پڑھ کر سنایا۔ بچوں نے ترانے پڑھے۔ خلافت کی برکات کے موضوع پر تقاریر کی گئیں ۔ 27 رمئی اور سال کے باقی پروگراموں سے جماعت کو آگاہ کیا گیا۔ دعا کے بعد تمام حاضرین کی خدمت میں کھانا پیش کیا گیا۔ بچوں میں چاکلیٹ اور مٹھائی تقسیم کی گئی ۔ اس جلسہ میں 120 احباب شامل ہوئے جن میں سے 10 نومبائعین تھے۔

خدا تعالیٰ کے فضل سے جنوری 2001ء سے جماعت کا ہفتہ وار 15 منٹ کا ٹی وی پروگرام باقاعدگی سے جاری ہے۔ امسال اپریل کے مہینہ سے خلافت کے بارے میں ہفتہ وار پروگرام کا سلسلہ شروع کیا گیا اور خلافت جوبلی کے موقعہ پر مورخہ 24 تا 28 مئی خلافت کے حوالے سے خاص پروگرام پیش کرنے کے لئے ایک دوسرے ٹی وی چینل کی انتظامیہ سے بات کی انہوں نے جب خلافت کی صد سالہ جوبلی کا سنا تو بہت کم معاوضہ پر مقامی وقت کے مطابق شام چھ بجے پروگرام پیش کرنے کی اجازت دے دی۔ اس طرح خدا تعالیٰ کے خاص فضل سے خلافت جوبلی کے حوالہ سے ہم نے پانچ دن تک روزانہ ایک پروگرام اور پانچ پروگرام ہفتہ وار پیش کئے ۔ اور ان پروگراموں پر مجموعی طور پر تین گھنٹے تیس منٹ وقت صرف ہوا۔

مورخہ 27 رمئی کو دن کا آغاز باجماعت نماز تہجد سے ہوا۔ صبح نو بجے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا خطاب ایم ٹی اے کے ذریعہ سنا گیا۔ اس کے بعد دو مینڈھے ذبح کئے گئے جن کا گوشت ضرورت مند احباب جماعت، غیر از جماعت دوستوں کے علاوہ معذور بچوں کے مرکز اور دو یتیم خانوں میں دیا گیا۔ شام کے وقت مشن ہاؤس میں چراغاں کیا گیا۔ نماز مغرب وعشاء کے بعد مشن ہاؤس میں باربی کیو کا اہتمام کیا گیا۔ اس پروگرام میں 60 احباب جماعت شامل ہوئے۔

مورخہ 28 رمئی کو ملک کے ایک کثیر الاشاعت روزنامہ (Times Of Suriname) میں (خلافت ۔ قدرت ثانیہ) کے موضوع پر ایک مضمون شائع ہوا۔ جماعت کی طرف سے یہ مضمون تمام اخبارات کو بھجوایا گیا تھا۔

مورخہ 31 رمئی کو حلقہ فوروبوئیتی (Fowruboiti) میں جلسہ یوم خلافت کا انعقاد کیا گیا۔ اس جلسہ میں شمولیت کے لئے علاقہ کے غیر مبائعین اور ہندو احباب کو بھی دعوت دی گئی ۔ بچوں نے خلافت کے حوالہ سے نظمیں پڑھیں اور خلافت کی ضرورت و اہمیت اور جماعت میں نظام خلافت کے قیام کے موضوعات پر تقاریر ہوئیں۔

اختتامی دعا سے پہلے شرکاء جلسہ میں حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصراہ العزیز کے 27 مئی کے خطاب کی سی ڈی تقسیم کی گئی ۔ اس جلسہ کی حاضری 180 تھی، جن میں 13 نومبایعین ، 30 غیر مبایعین اور 20 ہندو شامل ہیں۔

خلافت جوبلی کے پروگراموں میں کھیل کے مقابلے بھی شامل ہیں ۔ اس مقصد کے لئے احباب جماعت نے بہت جوش وخروش سے تیاری کی ۔ مورخہ 5 رجون کی صبح احباب جماعت سپورٹس ڈے اور پکنک کا پروگرام منانے کے لئے مشن ہاؤس سے روانہ ہوئے۔ اس پروگرام کا انتظام شہر سے تقریباً 50 کلومیٹر دور ایک پر فضا مقام 'کارولینا کریک، (Carolina Kreek) پر کیا گیا تھا۔ اس علاقہ میں تین چار پکنک پوائنٹ ہیں جن سب کی یہ خوبی ہے کہ وہاں نہانے کے لئے جو نہریں ہیں ان کا پانی ہلکے کالے رنگ کا مگر بہت شفاف ہے اس لئے لوگ اسے کولا کا پانی، کہتے ہیں اور اس علاقہ میں جو سب سے بڑا تفریحی مقام ہے اس کا نام ہی کولا کریک، (Cola Kreek) ہے۔ یہاں خدام اور اطفال کے دوڑ، رسہ کشی کے مقابلے ہوئے اور فٹ بال کا میچ کھیلا گیا۔ ظہر اور عصر کی نمازیں باجماعت ادا کی گئیں۔ شام چھ بجے تک احباب مختلف تفریحی پروگراموں میں مصروف رہے اور پھر گھروں کو واپسی ہوئی، اس پروگرام میں 65 احباب جماعت شامل ہوئے۔

مورخہ 7 رجون کو حلقہ سارون (Saron) میں جلسہ کا پروگرام تھا۔ جلسہ کی پہلی تقریر 'خلافت اور عمل صالح' کے موضوع پر تھی اس کے بعد مبلغ سلسلہ نے 'خلافت کا مطلب اور خلیفہ کا مقام' کے عنوان پر تقریر کی۔ شرکاء جلسہ میں حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصراہ العزیز کے 27 رمئی کے خطاب کی سی ڈی تقسیم کی گئی۔ پروگرام کے اختتام پر تمام حاضرین کی خدمت میں کھانا پیش کیا گیا۔ اس جلسہ میں 100 احباب شامل ہوئے جن میں 6 نومبایعین اور 25 غیر از جماعت دوست بھی تھے۔

خلافت جوبلی کے بابرکت سال میں سورینام جماعت کو دو کتب تیار کرنے کا بھی موقع ملا ہے۔ سو صفحات کی ایک کتاب دینی معلومات کے نام سے تیار کی گئی ہے جس میں اسلام اور احمدیت کے بارے میں معلومات کا انتخاب شامل کیا گیا ہے۔ اس کتاب کو ہر لحاظ سے سادہ اور عام فہم بنانے کی کوشش کی گئی ہے۔ دوسرا کتابچہ 'خلافت' کے حوالے سے ہے جس میں قرآن مجید، احادیث رسول صلی اللہ علیہ وسلم ، حضرت مسیح موعود علیہ السلام اور خلفاء کرام کے ارشادات کی روشنی میں خلافت کا مطلب، ضرورت، اہمیت اور برکات کا ذکر کیا گیا ہے۔ نیز حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا پیغام بھی درج کیا گیا ہے۔ امسال ہونے والے تمام پروگراموں میں جو بات خاص طور پر دیکھنے میں آئی وہ احباب جماعت کا غیر معمولی جذبہ وجوش تھا۔ خلافت سے محبت لوگوں کے چہروں سے عیاں تھی۔

سویڈن(Sweden):

27 رمئی 2008ء کو صد سالہ جوبلی کی مناسبت سے مسجد اور مینار و گنبد کو خصوصیت سے بہت ہی خوبصورت نیلے رنگ کے قمقموں کے ساتھ سجایا گیا۔ چونکہ ہماری مسجد گوتھن برگ کے ایک بہت ہی بلند پہاڑی مقام پر واقع ہے اس لئے مسجد اور مینار دور سے نظر آتے ہیں۔ کئی سویڈش افراد نے اس میں دلچسپی لی اور انہیں اس سجاوٹ کے پس منظر سے آگاہ کیا گیا۔

27 رمئی کے دن کا آغاز نماز تہجد سے ہوا۔ نماز فجر کے بعد خلافت کے موضوع پر درس ہوا اور پھر تمام احباب وخواتین مختلف گروپس کی صورت میں قریبی قبرستان گئے جہاں ایک موصیہ اور کچھ دیگر احمدی احباب مدفون ہیں اور ان کی قبروں پر دعا کی۔ اس کے بعد خدام الاحمدیہ ایک تبلیغی پروگرام کے تحت کچھ گروپس کی صورت میں گردونواح کے قصبات میں تبلیغ کے لئے گئے۔

بارہ بجے مسجد ناصر گوتھن برگ کے احاطہ میں تقریب پرچم کشائی ہوئی ۔ لوائے احمدیت لہرایا گیا۔ مختلف گروپس نے خلافت کے ترانے مسحور کن آواز میں گائے۔

حضور انور ایدہ اللہ کا پیغام اردو اور سویڈش زبان میں پڑھ کر سنایا گیا اور اس کی مطبوعہ کاپیاں تمام احباب کو دی گئیں۔ لندن سے براہ راست نشریات MTA پر ملاحظہ کیں ۔ حضور ایدہ اللہ کی طرف سے تقریب پرچم کشائی کے بعد تمام احباب میں مٹھائی تقسیم کی گئی اور پھر سب احباب نے حضور کا خطاب بہت توجہ سے سنا۔ عہد وفا کے موقع پر احباب کے جذبات کو لفظوں میں بیان کرنا مشکل ہے۔ دعا کے بعد سب کی خدمت میں کھانا پیش کیا گیا اور صد سالہ خلافت جوبلی کے سووینیرز تحفہ کے طور پر دئے ۔ ان تحفہ جات میں جماعت احمدیہ سویڈن نے خصوصیت سے سویڈش زبان کو مدنظر رکھتے ہوئے حضور ایدہٗ اللہ کا پیغام دیدہ زیب انداز میں، گھڑیاں، قلم، Key Rings، کیلنڈر اور شرائط بیعت خوبصورت کارڈز کی شکل میں پرنٹ کرا کر احباب کی خدمت میں صد سالہ خلافت احمدیہ کا تحفہ پیش کیا۔ اس کے بعد لجنہ اماء اللہ نے اپنے طے شدہ پروگرامز اپنے طور پر جاری رکھے۔

مالمو، سٹاک ہالم، لولیو اور کالمار میں بھی اجتماعی طور پر یہی پروگرام منعقد کئے گئے۔

اللہ تعالیٰ سے دعا ہے ہم سب کو اور ہماری اولاد در اولاد کو بھی خلافت احمدیہ کے ساتھ ہمیشہ وابستہ رکھے اور خلافت کی برکات سے مستفیض فرماتا چلا جائے آمین!

پُرکیف عالمِ تصوّر کا مشاعرۂ جشن خلافت

اور اصحابِ مسیح الزماں کے عاشقانہ اشعار

(دوست محمد شاھد مورّخ احمدیت)

تیسری اور آخری قسط

حضرت خان ذوالفقار علی خاں گوہؔر رامپوریؓ۔ شاگرد داؔغ دہلوی

(بیعت 1900ء۔ وفات 26/فروری 1954ء بعمر 85 سال۔ برٹش انڈیا کے شہرہ آفاق علی برادران کے برادرِ اکبر۔ والدِ بزرگوار حضرت مولانا عبدالمالک خاں صاحب مرحوم ناظر اصلاح وارشاد ربوہ۔ نذرانہ عقیدت بحضور حضرت مصلح موعودؓ)

نہ مانا جس نے تجھ کو پھر خدا کو اس نے کیا مانا
زہے قسمت جنہوں نے تجھ کو سمجھا تجھ کو پہچانا
عُدو محروم تیرے فیضِ صحبت سے نہ کیوں رہتے
مگس کی یہ کہاں قسمت کہ پائے سوزِ پروانا
خدا کی نصرتیں دن رات تیرے ساتھ رہتی ہیں
نشاں کافی ہیں یہ انکے لئے جو خود ہیں فرزانا
ترقّیات تیرے عہدِ زرّیں کی نمایاں ہیں
انہیں گر دیکھ سکتی ہے تو دیکھے چشمِ کورانا
فراست سے تیری تیرا سنہری کارنامہ ہے
اسے تسلیم کرتا ہے تیرا ہر دشمنِ دانا
سیادت نے تری بخشا ہے ہم کو رُتبۂ عالی
حقیقت بیں نگاہوں نے اسے سمجھا اسے جانا
بنا ہے مرجعِ اہلِ خرد یہ تیرے ہی دم سے
ضروری جانتے ہیں غیر بھی اب تو یہاں آنا
خدا کا فضل اے فضلِ عمر تجھ سے ہے وابستہ
زبانِ بحر و برّ پر احمدیت کا ہے افسانا
بہارِ بے خزاں تیری خلافت کا زمانہ ہے
اجاڑا جائے گا چاہے گا جو اس کا اُجڑ جانا
عروجِ احمدیت گرچہ تقدیرِ الٰہی ہے
ضروری ہے مگر احکام کا تیرے بجالانا
تیری تدبیروں سے شیرازہ بندی ہے جماعت کی
تیری طاعت سے وابستہ ترقّیات کا پانا
اٹھو اے نوجوانو! آؤ قربانی کے میداں میں
دکھاؤ ہمّتِ مردانہ اور شانِ دلیرانا
متاعِ دنیوی پر اہلِ دنیا جان دیتے ہیں
تمہارا ہو خدا ہی کے لئے جینا کہ مر جانا
تمہیں محمؔود سا سالارِ غازی حق نے بخشا ہے
فتح مندی یقینی ہے مصائب سے نہ گھبرانا

(کلام گوہر صفحہ 64-65
مرتّبہ پروفیسر حبیب اللہ خاں دسمبر 1991ء)

حضرت مولانا غلام رسول صاحب راجیکی قدسیؔؓ

(بیعت 1897ء۔ سلسلہ احمدیہ کے صاحب کشف والہام بزرگ، عالم، صوفی اور مناظر جنہیں عہد حاضر کا ابن عربی کہا جائے تو ہرگز مبالغہ نہ ہوگا۔ وصیّت نامہ مرقومہ 12 مئی 1951ء)

سارے ہی احمدؐ نبی پر ہوں نثار
آلِ احمدؐ سے رہے سب کا پیار
آلِ احمدؐ سے محبتِ جاوداں
ہے ہدایت اور ایماں کا نشاں
جب جماعت میں کبھی ہو اختلاف
میرے بچّو مجھ سے سُن لو صاف صاف
آلِ احمد سے وہ مل جائیں سبھی
اس سے گمراہی نہ پائیں گے کبھی
ہے یہی میری وصیّت آخری
ہے عمل کرنا اسی پر بہتری
یاد رکھنا تفرقہ جب ہو عیاں
ہے خلافت ہی ہدایت کا نشاں
آلِ احمد اور خلافت ہو جدھر
سب میری اولاد ہو جائے اُدھر
ہے ہدایت کا یہی معیار ایک
میرے پیارے اس سے ہوں گے پاک و نیک
ہوتا ہوں رخصت پیارو آپ سے
یاد رکھنا بات اپنے باپ سے

(حیات قدسی حصّہ سوم اشاعت جنوری 1951ء صفحہ 79)

چوتھی نشست

اس نشست کو یہ اعزاز حاصل ہوا کہ یہ مسیح الزماں کی موعود ومبشر دختر اور ’’خنساءؓ وقت‘‘ حضرت سیّدہ نواب مبارکہ بیگم صاحبہ کے پُرمعارف کلام کے لئے مخصوص تھی۔ اس تقریب سعید میں حضرت سیّدہ کی حسب ذیل دو نظمیں خوش الحانی سے پڑھی گئیں جنہوں نے سامعین میں خلافت سے والہانہ عشق وفدائیت کی نئی بجلیاں بھر دیں اور اطاعتِ امام کی برقی لہریں دوڑا دیں۔

پہلی نظم

(برموقعہ قیام خلافت ثالثہ 8/ نومبر 1965ء)

خدا کا فضل ہے اُس کی عطا ہے
محمدؐ کے وسیلے سے ملا ہے
’’مبارک‘‘ تھا یہ امّ المؤمنیں کا
ہوا مقبول ربُّ العالمیں کا
نویدِ احمدؑ و تنویرِ محمودؓ
یہ موعود ابنِ موعودؓ ابن موعودؑ

دوسری نظم

خلیفہ خدا نے جو تم کو دیا ہے
عطاءِ الٰہی ہے فضلِ خدا ہے
یہ مولا کا اِک خاص احسان ہے
وجود اس کا خود اس کی بُرہان ہے
خلیفہ بھی ہے اور موعود بھی
مبارک بھی ہے اور محمود بھی

لبوں پر ترانہ ہے محمود کا
زمانہ، زمانہ ہے محمود کا

(الفضل 4/ اپریل 1970ء صفحہ 1)

پانچویں نشست

مہمانِ خصوصی حضرت چوہدری ماسٹر علی محمد سروؔر

آج مشاعرہ کی آخری نشست کا انعقاد عمل میں آیا۔ مہمان خصوصی حضرت چوہدری علی محمد سروؔر بی اے بی ٹی لدھیانوی سابق ایڈیٹر ریویو آف ریلیجنز انگریزی ربوہ تھے (آپ کو حضرت مسیح موعودؑ کے پاک گروہ کے آخری شاعر ہونے کا اعزاز حاصل ہوا۔ وفات 13/14/ دسمبر 1978ء) صدر محفل نے بتایا کہ حضرت سروؔر کے شعری کلام میں خلفاء مسیح موعودؑ کے انقلاب انگیز سفر افریقہ کی محیّر العقول برکات پر روشنی ڈالی گئی ہے بالخصوص شاہِ خلافت امام ہمام سیّدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الخامس کے حالیہ سفر افریقہ کے عظیم الشان برکات اور شاہانہ اور ہمہ گیر اثرات کا تو ایسا نقشہ کھینچا گیا ہے جیسا کہ انہوں نے اسے خود اپنی آنکھ سے مشاہدہ کیا ہو۔ بہرحال وہ نظم یہ تھی۔

وارثِ تختِ خلافت اے امیرالمومنیں
قدرتِ ثانی کے مظہر اے امام المتّقیں
صد مبارک اے شہِ لو لاک کے قائم مقام
شادمانی، کامرانی در رہِ دینِ متیں
جان ومال وآبرو اور دیدہ و دل فرشِ راہ
فاتحِ اقوامِ سُود، اے رہبر دینِ متیں
اہلِ افریقہ کے دل تو نے منوّر کر دیئے
اے مسیح و مہدی دَوراں کے مسند نشیں
اک اشارے میں ہزاروں کے لئے دل، ہاتھ میں
ہو مبارک، صد مبارک تجھ کو یہ فتحِ مبیں
ایکہ آئی فاتحانہ سوئے ما باعزّ و شاں
ہدیۂ تبریک پیش است از من و جملہ جہاں
ایکہ تیری ذات ہے سَرچشمۂ جود و کرم
ہیں تیرے ممنونِ احساں کیا عرب اور کیا عجم
ہے تیری ذاتِ گرامی معدنِ اسرارِ دیں
فیض کیوں پائیں نہ تجھ سے آج شاہانِ عجم
ہے سراسر یہ کرامت، تیرے قدموں کے طفیل
بن رہا ہے دشتِ افریقہ بھی گلزارِ ارم
آج افریقہ میں وہ شانِ صلیبی ہے کہاں
اَب تو بحر و بَر میں لہراتا ہے اسلامی علَم
ہو رہے ہیں سرنگوں جھنڈے مسیحی قوم کے
ایسے اکھڑے ہیں کہ جمتے ہی نہیں انکے قدم
طارقِ اوّل بڑھا الرّیف سے تھا سُوئے عرب
نائیجر نے فاتحِ سوڈان کے چومے قدم
تو ہے محبوبِ الٰہی تو ہے فخر اولیاء
چہرۂ پُرنور پر نُورِ سماوی کی قسم
جملہ خوبانِ جہاں را کردۂ زیرِ قدم
مژدہ بادَت اے شہ خوباں و اے ترک عجم
کس قدر روشن ہے آلِ حام مستقبل ترا
ہے چمک تیرے مقدّر کی ثریّا سے سِوا
مل گئی تجھکو رہائی ظالموں کی قوم سے
کس قدر تجھ پر ہوا ہے مہرباں تیرا خدا
عرش سے دیکھا جو اُس نے تیرے دل کا اضطراب
تجھ کو آزادی کی نعمت سے شناسا کر دیا

اس سے بھی بڑھ کر ہوا فضلِ الٰہی یہ کہ اب
دولتِ ایماں سے تیرا دامنِ دل بھر دیا
تو مسیحِ وقت کے دامن سے وابستہ ہوئی
یوں کہو تیرا قدم اَوجِ فلک پر جا پڑا
بخت پر نازاں ہو اپنے آج تُو قومِ بلالؓ
پی رہی ہے سرمدی چشمے سے تو آبِ بقا
ہے مقدّر احمدیت کی ترقی بالیقیں
تیرا حصّہ بھی خدا نے اس میں وافر رکھ دیا
ہو مبارک صد مبارک تجھ کو اے قومِ بلالؓ
چودھویں کا چاند بن جانے کو ہے تیرا ہلال

(الفرقان مئی 1972ء صفحہ 31)

جشن جوبلی پر حضرت اکمؔل کا تہنیتی کلام

یہ بصیرت افروز نظم نہایت ترنّم سے پڑھی گئی اور جونہی ختم ہوئی سٹیج پر دو ننھے منھے پیارے احمدی بچے دکھلائی دئے جو رنگین لباس میں ملبوس تھے اور انہوں نے حضرت قاضی ظہور الدین اکمؔل صاحبؓ کا یہ نغمہ دلنواز الفاظ میں پڑھا ؎

مبارک اے جماعت احمدی ہو
مبارک یہ خلافت جوبلی ہو
بڑھے آتے ہیں ہر طرف سے
کہ جوں ارضِ حرم تیری گلی ہو
مسرّت کی ہوائیں چل رہی ہیں
شگفتہ اس چمن کی ہر کلی ہو

(الحکم جوبلی نمبر دسمبر 1939ء صفحہ 12)

ہر شعر پر ’’سو مبارک‘‘ کے الفاظ زبانوں پر جاری ہو گئے جس نے محفل میں زبردست ارتعاش پیدا کر دیا۔

اس دلکش ماحول میں تین اور نونہالانِ احمدیت نمودار ہوئے جنہوں نے شاہ مدنی کے پُرشوکت السلام علیکم سے سب کو متوجّہ کر لیا۔ (آنحضرت ﷺ نے ہر مسلمان کو تاکیدی وصیت فرمائی ہے کہ جب مہدی آئے تو خواہ تجھے گھٹنوں کے بل جانا پڑے اسکے حضور جا کر بیعت کرنا اور میرا سلام کہنا۔)

ازاں بعد حضرت اکمؔل ہی کی یہ نظم کچھ ایسے ولولۂ ذوق وشوق اور پُرجوش لب ولہجہ میں پڑھی گئی کہ پورا مجمع اللہ اکبر، اسلام احمدیت زندہ باد، غلام احمد کی جے اور حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الخامس، ارض بلال اور جماعت احمدیہ غانا زندہ باد کے فلک شگاف نعروں سے گونج اٹھی۔

اس موقع پر جماعت احمدیہ غانا کے حق میں جو پُرجوش نعرے لگائے گئے انہوں نے ایسا سماں باندھ دیا جس کی یاد زمانہ کبھی محو نہیں کر سکے گا۔ ؎

او چو برکس مہربانی مے کند
از زمینی آسمانی مے کند

(دُرّثمین)

(اللہ جلّشانہٗ جب کسی پر مہربانی کرتا ہے تو اسے زمینی سے آسمانی بنا دیتا ہے۔) ؎

وہ دن نزدیک ہے اپنی دعائیں رنگ لائیں گی
ہمارا ذاکرِ قرآن ہی صاحبقراں ہو گا
شمارِ خلق پر ہم ابرِ رحمت بن کے چھائیں گے
جدھر برسیں گے کُھل کر بوستاں ہی بوستاں ہوگا
طفیلِ احمدِ مختار۔ یہ ایمان ہے اپنا
’’ہماری ہی زمیں ہو گی ہمارا آسماں ہوگا‘‘

نظر آئیں گے ہم نغمہ سرا گلزارِ احمد میں
نہ کچھ اندیشۂ صیّاد نئے فکرِ زیاں ہوگا
فساد و فتنہ۔شوروشر سے جب گھبرائے گی دُنیا
تو یہ مرکز ہمارا قادیاں دارُالاماں ہوگا
خلافت جوبلی اے بھائیو بہنو! مبارک ہو
یہ دورِ خُسروی تا دیر ہم پر حکمراں ہوگا
خدا کی بادشاہت میں جو امن وچین پائیں گے
زبانوں پر نہ کچھ بھی شکوۂ جورِ بُتاں ہوگا
بہ فیض احمدیّت نیکی ہی نیکی جو پھیلے گی
ہر آدم زاد خاکی پر فرشتوں کا گماں ہوگا
عجب توحید کی سرسبز کھیتی لہلہائے گی
بُروزِ مصطفیٰ کے فیض کا چشمہ رواں ہوگا
خواتینِ جماعت سے مبارک صد مبارک ہو
نظامِ احمدی میں ان کا حصّہ بھی عیاں ہوگا
جو بچّے پارہے ہیں پرورش آج ان کی گودوں میں
علَم بردارِ اسلامی انہی سے ہر جواں ہوگا
ہمارے ساقیٔ کوثر لبالب جام بخشیں گے
خراب وخستہ حال اکمل بھی خوش خوش نغمہ خواں ہوں گے

(الفضل 28 /دسمبر 1939جوبلی نمبر صفحہ 30)

صدر مجلس کا اختتامی خطاب

آخر میں صدر مجلس نے فرمایا الحمد للہ کہ اس نے اپنے خاص فضل اور اعجازی شان سے اس یادگار مشاعرہ کو ہر لحاظ سے کامیابی بخشی۔خلافت کے آفاقی نظام کا وعدہ ربّ العرش نے فرمایا اور خصوصاً آخرین میں مسیح موعودؑ کے بعد دوبارہ اس کے قیام کی نہ صرف خوشخبری دی بلکہ خلفاء کے لئے یہ دعا کی'' اللّٰھم ارحم خلفاء ی الذین یاتون من بعدی۔ الذین یروون احادیثی وسنّتی و یعلّمونھا الناس '' (جامع الصغیر للسّیوطیؒ)

اے میرے اللہ میرے خلفاء پر رحم فرما جو میرے بعد آئیں گے اور میری احادیث اور میری سنّت بیان کریں گے اور اس کی تعلیم کُل عالَم کو دیں گے۔

غلامانِ مسیحِ محمدی اور شمعِ خلافت کے پروانو!! ہمارا بھی فرض ہے کہ ہم بھی اپنے نبی، نبیوں کے سردار محمد مصطفیٰ ﷺ کی اس مقبول دعا کی برکتوں سے فیضیاب ہونے کے لئے اجتماعی دعا کریں تا خالقِ کائنات کی یہ نعمتِ عظمیٰ قیامت تک ہم پر سایہ افگن رہے۔آمین

میرے پیارے بھائیو! آیئے ہم ربّ کریم کے حضور رونے والی آنکھ پیش کر کے سورۃ فاتحہ کے بعد درود شریف پڑھیں اور قطعی طور پر یقین رکھیں کہ ہمارے محبوب آقا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اس زمانہ میں آل محمد کے اوّلین مصداق اور اسلامی افواج کے عالمگیر روحانی قافلہ سالار ہیں۔

اللہ تعالیٰ ہمارے جان سے پیارے آقا کو صحت وسلامتی کے ساتھ فتوحاتِ نمایاں سے معمور، عمرِ خضر عطا کرے اور یہ انقلاب عالم حضور ہی کے عہد مبارک میں ہم اپنی آنکھوں سے دیکھ لیں کہ ماسکو، لنڈن یا نیویارک کی بجائے مکّہ معظّمہ حقیقی معنوں میں دنیا بھر کا فعّال مرکز بن جائے اور قرآن کو عالمی دستورِ حیات تسلیم کیا جائے اور خدا کا خلیفۂ برحق براہ راست میدانِ عرفات سے اقوامِ عالم سے خطاب کر کے ان پر لَا اِلٰـہَ اِلَّا اللّٰہُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہ کا سکّہ بٹھادے اور ساری دنیا اسی طرح توحید سے بھر جائے جس طرح آسمان لاتعداد ستاروں سے بھرا ہوا ہے اور سمندر پانی کے قطرات سے پُر ہے۔حضرت مسیح موعودؑ پوری عمر اپنے مولا سے یہ دعا کرتے رہے۔

میرے آنسو اس غمِ دل سوز سے تھمتے نہیں
دیں کا گھر ویران ہے دنیا کے ہیں عالی منار
دل نکل جاتا ہے قابو سے یہ مشکل دیکھ کر
اے میری جاں کی پنہ فوجِ ملائک کو اتار

نئے ارض وسماء

ان مختصر مگر دل سے نکلے ہوئے پُرخلوص کلمات نے ہر دل میں ایک زلزلہ سا بپا کر دیا جس کے بعد اس تضرّع، ابتہال، آہ وبکا اور گریۂ وزاری سے اجتماعی دعا ہوئی گویا عرش کے پائے بھی لرز گئے فرشتے بھی کانپ اٹھے اور ربّ جلیل بھی زمین پر آگیا تا محمد رسول اللہ کی حکومت دوبارہ دنیا میں قائم کر دی جائے۔

اب ہجومِ عاشقاں پنڈال سے باہر آیا تا پہلی گزرگاہ سے گھروں تک پہنچے لیکن کیا دیکھتے ہیں کہ پہلا رستہ سرے سے غائب ہے اور اسکی بجائے ایک نئی زمین اور نیا آسمان جلوہ گر ہے۔ جہاں ہر طرف طیور ابراہیمی ''الصّلوٰۃ معراج المومن'' کے چھوٹے چھوٹے رنگین قطعات اپنی چونچوں میں لئے ہر عاشقِ رسول کو تحفۃً پیش کر رہے ہیں۔سامنے سنگِ مرمر کا ایک شاہ نشین ہے۔جس کے اطراف میں اونچی سطح پر تین قدآدم بورڈ آویزاں ہیں۔ایک بورڈ پر یہ حدیث جلی حروف میں درج ہے کہ'' الفردوس ربوۃ الجنۃ ''۔

(کنز العمال جلد 14 صفحہ 456)

یعنی فردوس جنت کا ربوہ ہے(یہ کتاب 1984ء کے بدنام زمانہ آرڈیننس کے ایک سال بعد 1985ء میں بیروت سے شائع ہوئی)۔

دوسرا بڑا بورڈ اس فرمان رسولؐ سے مزیّن تھا کہ جنت میں موتیوں کا ایک خیمہ ہوگا جو ساٹھ میلوں میں پھیلا ہوا ہوگا جسے صرف آخرین ہی دیکھیں گے۔

(ایضاً صفحہ 458)

خیمہ کے باہر غانا، بینن اور نائیجیریا اور ارض بلالؓ کے کئی احمدی نظر آئے جن کے چہرے بظاہر سیاہ مگر باطن چاند سورج کی طرح چمک رہے تھے۔مَیں حیرت زدہ رہ گیا کہ احمدیوں میں سے صرف افریقن ہی کو یہ اعزاز حاصل ہو رہا ہے کہ یکایک بجلی کی طرح دماغ میں رسول کائنات ﷺ کی یہ مبارک حدیث آگئی کہ'' من ادخل بیتہ حبشیا او حبشیۃً ادخل اللہ بیتہٗ برکۃ'' (کنوز الحقائق للعلاّمہ حافظ حضرت امام مناوی) یعنی جس نے اپنے گھر میں کسی افریقن مرد یا عورت کو (رضائے الٰہی کی خاطر) جگہ دی۔خدا اس کے مکان کو بھی متبرک بنادے گا۔

تیسرے بورڈ پر یہ حدیث نبوی نقش تھی''افتتحتِ المدینۃ بالقرآن'' (جامع الصغیر للسّیوطیؒ) یعنی مدینہ قرآن سے فتح ہوا۔

شاہ نشین سے کچھ فاصلہ پر ایک نہایت پُرشکوہ اور سربفلک مینار دعوتِ نظّارہ دے رہا تھا۔مینار کے دروازہ کی پیشانی پر مسیحِ محمدی کا یہ مقدس پیغام زرّیں الفاظ میں کندہ تھا۔''خوب یاد رکھو دُعا وہ ہتھیار ہے جو اس زمانہ کی فتح کے لئے مجھے آسمان سے دیا گیا ہے۔لہٰذا اے میرے دوستوں کی جماعت تم صرف اسی حربے سے غالب آسکتے ہو''۔

(ترجمہ تذکرۃ الشہادتین صفحہ 187)

یہ پیغام صُورِ اسرافیل تھا جسے پڑھتے ہی ہر زائر میں زندگی کی ایک نئی برقی رَو دوڑ گئی۔میں ابھی اسے دل کی آنکھوں سے پڑھ ہی رہا تھا کہ کیا دیکھتا ہوں کہ میرے سامنے عرشِ معلّیٰ سے عشّاقِ خاتم النبیین کے بہت سے شاہی تخت اترے ہیں جن میں سب سے اونچا تخت کاسر صلیب مسیح الزمان مہدی دوران کا تھا۔ایوان خلافت کا یہ خادم در،تصویرِ حیرت بنے اور دم بخود ہوکر اس روح پرور نظّارے سے لطف اندوز ہو رہا تھا کہ اچانک میری آنکھ کھل گئی اور ساتھ ہی خیال آیا کہ فوری طور پر مجھے تذکرہ کا مطالعہ کرنا چاہئے۔حسنِ اتفاق سے'' تذکرہ'' کا ربوہ سے چھپا ہوا تازہ ترین ایڈیشن ساتھ ہی میز پر رکھا تھا۔مَیں نے اس کی ورق گردانی شروع کی تو ابتدا ہی میں میرے سامنے 2/اگست 1899ء کا یہ پُرشوکت الہام آگیا۔:

'' خدا نے ارادہ کیا ہے کہ تیرا نام بڑھاوے اور تیرے نام کی خوب چمک آفاق میں دکھاوے..... آسمان سے کئی تخت اترے مگر تیرا تخت سب سے اونچا بچھایا گیا''۔

(الحکم 9 ستمبر 1899ء صفحہ 5 کالم 3 مکتوب حضرت مولانا عبد الکریم سیالکوٹیؓ)

نظامِ خلافت اور مقامِ محمود کی تجلّیات

عالمِ تخیّل کے مشاعرہ مئی 2008ء کی روداد اختتام کو پہنچی۔اب حرفِ آخر کے طور پر مجھے یہ کہنا ہے کہ حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام کی اس حیرت انگیز وحی نے مجھے اسلام کے زندہ مذہب اور آنحضرت ﷺ کے زندہ نبی ہونے پر ایک زندہ ایمان بخشا کیونکہ خود آنحضرت ﷺ نے مسیح محمدی کو چار بار '' نبی اللہ'' کے خطاب سے نوازا اور امتِ محمدیہ کے پاک نفس بزرگوں کو اس موعودِ اقوام عالم کی نسبت قبل از وقت اطّلاع دی گئی۔

چنانچہ حضرت شیخ عبد الرزّاق قاشانی تحریر فرماتے ہیں۔

'' المھدی الذی یجئی فی اٰخرِالزمان فانہٗ یکون فی الأحکام الشرعیۃ تابعاً لمحمدٍ اوفی المعارف والعلوم والحقیقۃِ تکون جمیع الانبیاء والاولیاء تابعین لہٗ کلّھم ولایناقض ما ذکرناہ لأنَّ باطنہٗ باطن محمد علیہ السلام ولھذا قیل انہٗ حسنۃ من حسنات سیّد المرسلین۔''

ترجمہ: مہدی آخر الزمان احکامِ شریعت میں تو محمد رسول اللہ ﷺ کے تابع ہوگا، لیکن معارف، علوم اور حقیقت میں تمام انبیاء اور اولیاء اُس کے تابع ہونگے کیونکہ اس کا باطن خاتم الانبیاء محمد مصطفیٰ ﷺ کا باطن ہوگا۔اور اسی لیے اسے سیّد المرسلین خاتم النبیین ﷺ کی عظیم الشان نعمت وبرکت قرار دیا گیا ہے۔

(شرح القاشانی علی فصوص الحکم الاستاذ الاکبر الشیخ محی الدین بن العربیؒ صفحہ 35 طبع مصر 1321ھ)

مغلیہ عہد حکومت میں حضرت ناسخ دہلوی کا شمار شعروسخن کے تاجداروں میں ہوتا ہے۔آپ کی وفات سیدنا حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام کی ولادت سے قریباً دو برس قبل ہوئی۔

آپ نے امام مہدی کی منقبت اور مدحت میں ارشاد فرمایا۔

دیکھ کر اس کو کریں گے لوگ رجعت کا گماں
یوں کہیں گے معجزے سے مصطفیٰ پیدا ہوا
کیا سلیماں اور کیا مُہرِ سلیماں دوستو
خاتَمِ ختم نبوت کا نگیں پیدا ہوا

(دیوان ناسخؒ جلد 2 صفحہ 54-55 مطبع نولکشور 1923ء)

اسی طرح مشہور عالَم ہسپانوی مفسّر اور صاحب کشف و الہام صوفی حضرت محی الدین ابن عربی (متوفّی ۱۲۴۰ء) اپنی تفسیر میں تحریر فرماتے ہیں کہ مقام محمود آنحضرت ﷺ کا مقام ختم الولایت ہے جس کا ظہور مہدی علیہ السلام سے ہوگا۔'' ھو مقام ختم الولایۃ بظھور المھدی ''۔

(تفسیر ابن عربی جلد ا صفحہ 728 مطبوعہ بیروت 1981ء)

صدیوں قبل کے اس حیرت انگیز انکشاف سے صاف کھل گیا کہ آنحضرت ﷺ کے وعدوں کے مطابق مسیح موعودؑ کی بدولت قائم ہونے والا نظامِ خلافت (آخرین کا نظامِ خلافت) آفتابِ محمدیت کے مقام محمود کا انعکاسِ کامل یعنی بدر کامل ہے جس کے ذریعہ یہ دنیا جسے عدوّان محمدؐ نے ظلمتکدہ بنا رکھا ہے خاتم النبیین محمد عربی ﷺ کے انوار وبرکات سے بقعہ نور بن جائے گی۔اور تمام مشرقی ومغربی اور اسود و ابیض اقوام عالم شہنشاہِ نبوت کے قدموں میں جمع ہو جائیں گی اور یہ سب کچھ ربِّ محمد کے آسمانی اسباب اور خلافت کے عشّاق کی قربانیوں اور دعاؤں اور عمل سے رونما ہوگا۔انشاءاللہ

خدا خود میرِ سامانِ خلافت ہے
جو دنیا ساری میدانِ خلافت ہے
ضیاء افگن ہے تا اکنافِ عالم
کہ جو بدُرِ درخشانِ خلافت ہے
گلِ سرسبز باغِ احمدیت
بہارِ بے خزاں آنِ خلافت ہے

(نغمہ اکملؔ صفحہ 522)

واخر دعوانا ان الحمد للہ ربّ العالمین

❁❁❁❁❁❁

ہفت روزہ الفضل انٹرنیشنل کا
سالانہ چندہ خریداری

برطانیہ: تیس (30) پاؤنڈز سٹرلنگ
یورپ: پینتالیس (45) پاؤنڈز سٹرلنگ
دیگر ممالک: پینسٹھ (65) پاؤنڈز سٹرلنگ
(مینیجر)

خطبہ جمعہ

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کا جلسہ سے مقصد بڑی بڑی زمینیں خریدنا یا حاضری بڑھانا نہیں تھا، اپنے ماننے والوں کی تعداد کا اظہار کرنا نہیں تھا بلکہ تقویٰ میں ترقی کرنے والوں کی جماعت پیدا کرنا تھا۔

پاکستان نژاد احمدی اور افریقن امریکن احمدیوں میں جو ایک اکائی نظر آنی چاہئے وہ ہر سطح پر مجھے نظر نہیں آتی۔ حضرت مسیح موعودؑ کی جماعت میں شامل ہو کر یہ کسی طرح بھی زیب نہیں دیتا کہ پاکستانی نژاد احمدی اپنوں اور مقامی احمدیوں میں کوئی فرق رکھیں۔

تبلیغ کو کامیابی سے ہمکنار کرنے کے لئے ہمیں اپنے اخلاق کے معیار بھی بہتر کرنے ہوں گے اور اپنی غلط فہمیوں کو بھی دور کرنا ہوگا تبھی ہم ایک حسین معاشرہ قائم کر سکتے ہیں جو تقویٰ پر چلنے والا معاشرہ ہوگا۔

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی بعثت کا مقصد تو خدا تعالیٰ کی پہچان کروانا اور بندے کو بندے کے ساتھ پیار و محبت کے تعلق کو قائم کروانا تھا اور ہے۔

اگر کسی احمدی کے دل میں یہ خیال نہیں تو اس کا خلافت احمدیہ کے قیام اور مضبوطی کے لئے قربانی کرنے کا دعویٰ بھی عبث ہے۔

پس تقویٰ میں ترقی کریں، تبلیغ کے میدان میں آگے بڑھیں اور اپنی کم تعداد کو اکثریت میں بدل دیں۔

رشتہ ناطہ سے متعلق مسائل کے حل کے لئے اہم نصائح

عہدیداران کو تربیتی فرائض کی انجام دہی کے سلسلہ میں تاکیدی ہدایات

خطبہ جمعہ سیدنا امیر المومنین حضرت مرزا مسرور احمد خلیفة المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز- فرمودہ 20/ جون 2008ء بمطابق 20/احسان 1387 ہجری شمسی
بر موقع جلسہ سالانہ USA۔ بمقام Harrisburg ریاست پینسلوینیا (Pennsylvania State) (امریکہ)

(خطبہ جمعہ کا یہ متن ادارہ الفضل اپنی ذمہ داری پر شائع کر رہا ہے)

أَشْهَدُ أَنْ لَّا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيكَ لَهٗ وَأَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَ رَسُوْلُهٗ

أَمَّا بَعْدُ فَأَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ- بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

اَلْحَمْدُلِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ۔ اَلرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ۔ مٰلِكِ يَوْمِ الدِّيْنِ اِيَّاكَ نَعْبُدُ وَ اِيَّاكَ نَسْتَعِيْنُ۔

اِهْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِيْمَ۔ صِرَاطَ الَّذِيْنَ اَنْعَمْتَ عَلَيْهِمْ غَيْرِ الْمَغْضُوْبِ عَلَيْهِمْ وَلَا الضَّآلِّيْنَ ۔

آج اللہ تعالیٰ کے فضل سے امریکہ کا جلسہ سالانہ میرے اس خطبہ کے ساتھ شروع ہو رہا ہے۔ ایک عرصہ سے یہ آپ کی بھی خواہش تھی اور میری بھی خواہش تھی کہ مَیں یہاں آؤں اور براہ راست جلسہ میں شمولیت اختیار کروں۔ یہ جلسہ سالانہ جو ہم دنیا کے ہر ملک میں منعقد کرتے ہیں، اس کا انعقاد حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اللہ تعالیٰ سے اذن پا کر فرمایا تھا۔ یہ جلسہ اور یہ موقع حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی دعاؤں کا حامل ہے، آپؑ کی دعائیں لئے ہوئے ہے۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے قادیان کی بستی میں جس پہلے جلسہ کا انعقاد فرمایا تھا، جس میں حاضری گو صرف پچھتّر (75) افراد کی تھی لیکن مسیح محمدیؐ کے تربیت یافتہ وہ لوگ تھے جن کا خدا تعالیٰ سے ایک خاص تعلق قائم ہو چکا تھا۔ ایمان اور ایقان میں بڑھے ہوئے لوگ تھے۔ جن کے نور ایمان اور نور یقین نے اللہ تعالیٰ کے فضلوں کو جذب کیا اور احمدیت کے لئے ان کی کوششوں اور قربانیوں کو اللہ تعالیٰ نے بیشمار پھل عطا فرمائے اور برکت بخشی۔ وہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے عاشق تھے۔ وہ جلسہ جو پہلا جلسہ تھا، اُن عاشقوں نے اپنے محبوب کے گرد جمع ہو کر ایک مسجد میں منعقد کر لیا تھا۔ مسیح محمدی کی وجہ سے جو اُنہیں نور بصیرت عطا ہوئی تھی، اُس کے ذریعہ وہ یقیناً اس یقین پر قائم ہو گئے ہوں گے کہ یہ جلسہ مسجد سے نکل کر میدان میں پھیلنے والا ہے۔ اور پھر صرف آنحضرت ﷺ کے عاشق صادق کی اس چھوٹی سی بستی قادیان کے میدان میں ہی نہیں، بلکہ دنیا کے اکثر میدانوں میں پھیلنے والا ہے اور پھر مسیح محمدیؐ کی یہ جماعت صرف چھوٹے چھوٹے میدانوں پر ہی اس جلسہ کے لئے اکتفا نہیں کرے گی بلکہ کئی ایکڑوں پر پھیلے ہوئے رقبوں کی ضرورت پڑے گی۔

چنانچہ آج ہم دیکھتے ہیں کہ دنیا کی بعض جماعتیں اپنے جلسوں کے لئے سینکڑوں ایکڑ زمین خرید رہی ہیں۔ جماعت امریکہ بھی ان جماعتوں میں سے ہے جس نے 22 ایکڑ کے قریب جگہ خریدی اور آپ لوگوں نے وہاں بڑی خوبصورت مسجد بھی بنائی۔ کچھ عرصہ تک وہاں جلسے بھی منعقد ہوتے رہے۔ لیکن بعض ضروری سہولیات کی کمی کی وجہ سے کچھ عرصہ کے بعد کرائے کی جگہ پر جلسے منعقد کرنے پڑ رہے ہیں۔ اس لئے آج ہم یہاں جمع ہیں، جو کرائے کی جگہ ہے۔ اب آپ لوگ بھی اس بات کو محسوس کرتے ہوئے بڑے رقبہ کی تلاش میں ہیں تاکہ اپنی جگہ پر جلسے منعقد کر سکیں۔ یہ سب باتیں ایک سوچنے والے ذہن میں یقیناً یہ بات راسخ کرتی ہیں کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام سے اللہ تعالیٰ کے وعدے سچے تھے۔

یہی امریکہ جس میں جب پہلے مبلغ بھیجے گئے تو انہیں نظر بند کر دیا گیا۔ تبلیغ کی اجازت نہیں دی گئی۔ لیکن خدا تعالیٰ کی تقدیر کے آگے تو کوئی روک کھڑی نہیں ہو سکتی۔ اللہ تعالیٰ نے روکیں دُور فرما دیں اور آج آپ بھی جلسہ گاہ کے لئے جیسا کہ مَیں نے پہلے کہا، زمین کی تلاش میں ہیں اور 200,100 ایکڑ زمین خریدنے کی باتیں کرنے لگ گئے ہیں۔ لیکن یہ بات ہمیشہ ہر ایک کو اپنے پیش نظر رکھنی چاہئے کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کا جلسہ سے مقصد بڑی بڑی زمینیں خریدنا یا حاضری بڑھانا نہیں تھا، اپنے ماننے والوں کی تعداد کا اظہار کرنا نہیں تھا بلکہ تقویٰ میں ترقی کرنے والوں کی جماعت پیدا کرنا تھا۔ اللہ تعالیٰ کے

عبادت گزار پیدا کرنے والوں کی جماعت بنانا تھا۔ حقوق العباد کی ادائیگی کرنے والوں کی ایک فوج تیار کرنا تھا جو دنیاوی ہتھیاروں، توپ وتفنگ سے لیس نہ ہو بلکہ ایسے لوگ ہوں جن کے ماتھوں پر اللہ تعالیٰ کی عبادت کے نشان ظاہر ہوتے ہوں۔ جن کے دل خدا تعالیٰ کی مخلوق کی محبت سے لبریز ہوں۔ جن کی راتیں تقویٰ سے بسر کی جانے والی ہوں اور جن کے دن خدا تعالیٰ کا خوف لئے ہوئے ڈرتے ڈرتے گزر رہے ہوں۔

پس یاد رکھیں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی جماعت میں شامل ہو کر ہم بغیر کسی عمل کے عافیت کے حصار میں نہیں آ گئے بلکہ ہمیں اپنی ذمہ داریوں کو بھی سمجھنے کی کوشش کرنی ہوگی اور جوں جوں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے زمانہ سے دُوری پیدا ہو رہی ہے پہلے سے بڑھ کر اس طرف توجہ کرنے کی ضرورت ہوگی۔ ہر باپ اور ماں کو اپنی نسلوں کو سنبھالنے کے لئے اپنے عملوں کی درستی کی طرف خاص توجہ دینے کی ضرورت ہوگی۔

اس مغربی ماحول میں خاص طور پر اور آج کل کے مادی دَور میں عموماً دنیا میں ہر جگہ اپنے بچوں کو خدا تعالیٰ کے قریب لانے کا حق ادا کرنے والے اگر ہم نہیں ہوں گے تو اپنے آپ کو بھی اور اپنے بچوں کو بھی عافیت کے حصار سے نکال رہے ہوں گے۔ ہمارے منہ تو اللہ اللہ کر رہے ہوں گے مگر ہمارے عمل اس بات کو جھٹلا رہے ہوں گے۔

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام ایک جگہ جلسے کا مقصد بیان کرتے ہوئے فرماتے ہیں کہ:

''اس جلسے سے مدعا اور مطلب یہ تھا کہ ہماری جماعت کے لوگ کسی طرح بار بار کی ملاقاتوں سے ایک ایسی تبدیلی اپنے اندر حاصل کر لیں کہ ان کے دل آخرت کی طرف بکلّی جھک جائیں اور ان کے اندر خدا تعالیٰ کا خوف پیدا ہو اور وہ زہد اور تقویٰ اور خدا ترسی اور پرہیزگاری اور نرم دلی اور باہم محبت اور مواخات میں دوسروں کے لئے ایک نمونہ بن جائیں اور انکسار اور تواضع اور راستبازی ان میں پیدا ہو اور دینی مہمات کے لئے سرگرمی اختیار کریں''۔

(مجموعہ اشتہارات جلد اوّل۔اشتہار التوائے جلسہ 27؍دسمبر 1893ء صفحہ439مطبوعہ لندن)

تو یہ ہیں وہ معیار جو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام ہم میں پیدا کرنا چاہتے ہیں۔ ہم میں سے بہت سوں نے یہ اقتباس کئی دفعہ سنا بھی ہوگا اور پڑھا بھی ہوگا، لیکن دنیا کے دھندے ہمیں پھر اس بات سے دُور لے جاتے ہیں، ہم بھول جاتے ہیں کہ ہماری زندگی کا مقصد کیا ہے۔ بہر حال یہ انسانی فطرت بھی ہے کہ انسان بھول جاتا ہے، کمزوریاں بھی پیدا ہوتی ہیں اور شیطان نے اللہ کے بندوں کو صحیح راستے سے ہٹانے کے لئے ایڑی چوٹی کا زور لگانے کا اعلان بھی کیا ہوا ہے۔ اس لئے اللہ تعالیٰ نے آنحضرت ﷺ کو حکم دیا کہ نصیحت کرتے چلے جائیں۔ مومنوں کو نصیحت فائدہ دیتی ہے۔ تاکہ کمزوریاں دُور کرنے اور شیطان سے بچنے کے نئے نئے طریقے ان کو ملتے چلے جائیں۔ اور یہی کام اس زمانے میں اللہ تعالیٰ نے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو جاری رکھنے کے لئے بھیجا ہے اور یہی کام خلافت کا ہے تاکہ نصیحتوں سے اَطِیْعُوا اللّٰہَ وَاَطِیْعُوا الرَّسُوْلَ (سورۃ النساء آیت:60) کرنے والے پیدا ہوتے چلے جائیں۔

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اس اقتباس میں جو مَیں نے پڑھا ہے ان باتوں کی طرف توجہ دلائی ہے جو اگر ایک احمدی سمجھ لے اور اس پر عمل شروع کر دے تو یہ دنیا جنت نظیر بن سکتی ہے۔ پھر ہم بھی اور ہماری نسلیں بھی اپنے مقصد پیدائش کو سمجھنے والے بن جائیں۔ پہلی بات آپ نے یہ فرمائی ہے۔ اس کا خلاصہ یہ ہے کہ تقویٰ۔ اور تقویٰ کیا ہے؟

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں کہ:

''تقویٰ تو صرف نفس امّارہ کے برتن کو صاف کرنے کا نام ہے اور نیکی وہ کھانا ہے جو اس میں پڑتا ہے اور جس نے اعضاء کو قوت دے کر انسان کو اس قابل بنانا ہے کہ اس سے نیک اعمال صادر ہوں اور وہ بلند مراتب قربِ الٰہی کے حاصل کر سکے''۔(ملفوظات جلد 3 حاشیہ صفحہ503 جدید ایڈیشن)

پس پہلی بات تو یہ کہ تقویٰ ہوگا، خدا تعالیٰ کا خوف ہوگا، اس کی ہستی پر یقین ہوگا تو انسان کی توجہ اپنے دل کی صفائی کی طرف رہے گی۔ اللہ تعالیٰ کی عبادت کی طرف رہے گی۔

اللہ تعالیٰ نے قرآن کریم میں اس مضمون کو اس طرح بھی بیان فرمایا ہے کہ وَالَّذِیْنَ جَاھَدُوْا فِیْنَا لَنَھْدِیَنَّھُمْ سُبُلَنَا (العنکبوت:70) اور وہ لوگ جو ہم سے ملنے کی کوشش کرتے ہیں، ہم ان کو ضرور اپنے راستوں کی طرف آنے کی توفیق بخشیں گے۔ پس تقویٰ پیدا کرنے کے لئے، اس برتن کو صاف کرنے کے لئے پہلے محنت کی ضرورت ہے۔ جب انسان خدا کی محبت اور اس کا خوف دل میں رکھتے ہوئے اس کی طرف بڑھنے کی کوشش کرے گا تو پھر اللہ تعالیٰ وہ طریقے بھی سکھائے گا جس سے یہ برتن زیادہ سے زیادہ چمک دکھا سکے۔

آج کل تو برتنوں کو صاف کرنے کے لئے دنیا میں اور اس مغربی دنیا میں خاص طور پر مختلف قسم کے صابن ہیں یا کیمیکلز ہیں۔ ان کو ہم اس لئے استعمال کرتے ہیں کہ برتن چمک جائیں، ان کی اس طرح صفائی ہو جائے کہ ہر قسم کا گند صاف ہو جائے، کوئی چکناہٹ باقی نہ رہے بلکہ جراثیم بھی مر جائیں۔ بلکہ بعض ایسے کھانے جن کی بُو رہ جاتی ہے ان کی بُو دُور کرنے کے لئے بھی خاص محنت کی جاتی ہے۔ بعض گھریلو خواتین انڈے یا مچھلی کے برتن علیحدہ رکھ کر دھوتی ہیں اور اس کے لئے خاص محنت کرتی ہیں کہ اکٹھے دھونے سے کہیں دوسرے برتنوں میں بو نہ چلی جائے۔ تو دنیاوی برتنوں کے لئے تو ہم اتنا تردّد کرتے ہیں، محنت کرتے ہیں، مختلف قسم کے صابن تلاش کرتے ہیں اور یہ وہ برتن ہیں جو اکثر انسان کی زندگی میں اس کے سامنے ٹوٹ جاتے ہیں اور اس کے کسی کام نہیں آتے یا اگر بچ بھی جائیں تو انسان کے ساتھ نہیں جاتے۔ ان برتنوں کی خاطر تو اتنی محنت کی جاتی ہے۔ لیکن وہ برتن جو انسان کے دل کا برتن ہے۔ جس کو تقویٰ سے صاف کرنے کا اللہ تعالیٰ کا حکم ہے، جس میں رکھی گئی نیکیوں، حقوق اللہ اور حقوق العباد نے خدا تعالیٰ کے حضور پیش ہونا ہے، جس نے مرنے کے بعد بھی ہمارے کام آنا ہے۔ اور صرف یہی نہیں بلکہ اس برتن میں رکھی گئی نیکیوں نے ہماری نسلوں کے بھی کام آنا ہے۔ اگر ہمارے برتن صاف ہوں گے اور نیکیوں سے بھرے ہوں گے تو سعید فطرت اولاد بھی ان برتنوں کی صفائی کی طرف توجہ دے گی۔ خدا تعالیٰ کی رضا کے حصول کے لئے کوشاں رہے گی۔

پس تقویٰ سے صاف کئے ہوئے برتن میں رکھے ہوئے کھانے کبھی نہ خراب ہونے والے کھانے ہیں۔ اور نہ ہی وہ کھانے ہیں جن سے کسی بھی قسم کی بیماری پیدا ہو۔ بلکہ یہ وہ کھانے ہیں جن سے جسم کو طاقت ملتی ہے۔ ایسی طاقت ملتی ہے جو ہمیشہ قائم رہنے والی طاقت ہے، جس سے مزید نیکیاں سرزد ہوتی ہیں، مزید عمدہ کھانے اس میں پڑتے چلے جاتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ کے فضلوں کے دروازے مزید کھلتے چلے جاتے ہیں اور انسان نفس امّارہ کی وادیوں میں بھٹکنے کی بجائے خدا تعالیٰ کی پناہ کے مضبوط قلعے میں آ جاتا ہے۔

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے تقویٰ کے مضمون کو ایک جگہ یوں بھی بیان فرمایا ہے، آپؑ فرماتے ہیں کہ:

''قرآن کریم میں تمام احکام کی نسبت تقویٰ اور پرہیزگاری کے لئے بڑی تاکید ہے۔ وجہ یہ ہے کہ تقویٰ ہر ایک بدی سے بچنے کے لئے قوت بخشتی ہے۔ اور ہر ایک نیکی کی طرف دوڑنے کے لئے حرکت دیتی ہے اور اس قدر تاکید فرمانے میں بھید یہ ہے کہ تقویٰ ہر ایک باب میں انسان کے لئے سلامتی کا تعویذ ہے اور ہر ایک قسم کے فتنے سے محفوظ رہنے کے لئے حصن حصین ہے''۔ ایک مضبوط قلعہ ہے۔ ''ایک متقی انسان بہت سے ایسے فضول اور خطرناک جھگڑوں سے بچ سکتا ہے جن میں دوسرے لوگ گرفتار ہو کر بسا اوقات ہلاکت تک پہنچ جاتے ہیں۔ اور اپنی جلد بازیوں اور بدگمانیوں سے قوم میں تفرقہ ڈالتے اور مخالفین کو اعتراض کا موقع دیتے ہیں''۔(ایام الصلح ۔ روحانی خزائن جلد 14صفحہ342)

پس ہم میں سے ہر ایک کو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے اس درد کو محسوس کرنا چاہئے جو آپؑ نے بیان فرمایا ہے۔ سرسری طور پر آپؑ کی اس بات کو سن کر صرف یہ ردّ عمل ہم نے ظاہر نہیں کرنا کہ کس عمدہ الفاظ میں آپ نے تقویٰ کی تعریف فرمائی ہے بلکہ ہمیں اپنے دلوں کو ٹٹولنے کی ضرورت ہے۔ اس ہلاکت سے بچنے کی ضرورت ہے جس کی طرف آپؑ نے نشاندہی فرمائی ہے۔ اللہ تعالیٰ کی رضا کے حصول کے لئے اُس جہاد کی ضرورت ہے جس کی طرف خدا تعالیٰ نے توجہ دلاتے ہوئے ہمیں فرمایا کہ تم اگر میری رضا کے حصول کے لئے کوشش کرو گے تو یقیناً مَیں تمہیں اپنی پناہ میں لیتے ہوئے ان راستوں کی طرف تمہاری راہنمائی کروں گا جن پر چل کر تم دنیا و آخرت میں اپنے لئے محفوظ اور مضبوط پناہ گاہیں تعمیر کر رہے ہو گے۔

پس کس قدر خوش قسمت ہیں ہم اور اس بات پر کس قدر ہمیں اپنے خدا کا شکر گزار ہونا چاہئے اُس خدا کا کہ جس نے صرف اتنا ہی نہیں کہا کہ میرے راستوں کی طرف آنے کی کوشش کرو بلکہ اس زمانے میں آنحضرت ﷺ کے عاشق صادق کے ذریعے اُن راستوں کی صفائی کر کے، اُن پر سمتوں کے تعین کے بورڈ آویزاں کر کے، ان پر اندھیرے میں روشنی مہیا کر کے راہنمائی فرمائی ہے کہ یہاں شیطان بیٹھا ہے، اس سے کس طرح بچنا ہے۔ یہ راستے تمہیں خدا کی طرف لے جانے والے ہیں۔ جس طرح کہ جو اقتباس مَیں نے پڑھا تھا اس میں آپؑ نے فرمایا کہ تقویٰ میں سرگرمی اختیار کرو۔ اور پھر یہ کہ اس تقویٰ میں سرگرمی کس طرح اختیار کرنی ہے۔ ان نیکی کے راستوں کو کس طرح اختیار کرنا ہے۔ نفس امّارہ کے برتن کو صاف کرنے کے لئے کیا طریق اختیار کرنے ہیں۔ فرمایا کہ نرم دل ہو جاؤ۔ اور نرم دلی کس طرح اختیار کرنی ہے۔ اس کے کیا معیار حاصل کرنے ہیں۔ اس بارے میں بھی مَیں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے الفاظ پیش کرتا ہوں۔

آپؑ فرماتے ہیں کہ:

''اگر کوئی میرا دینی بھائی اپنی نفسانیت سے مجھ سے کچھ سخت گوئی کرے تو میری حالت پر حیف

ہے کہ اگر مَیں بھی دیدہ و دانستہ اس سے سختی سے پیش آؤں۔ بلکہ مجھے چاہئے کہ مَیں اس کی باتوں پر صبر کروں اور اپنی نمازوں میں اس کے لئے رو رو کر دعا کروں کیونکہ وہ میرا بھائی ہے اور روحانی طور پر بیمار ہے۔ اگر میرا بھائی سادہ ہو یا کم علم یا سادگی سے کوئی خطا اس سے سرزد ہو تو مجھے نہیں چاہئے کہ مَیں اس سے ٹھٹھا کروں یا چیں بر جبیں ہو کر تیزی دکھاؤں یا بدنیتی سے اس کی عیب گیری کروں کہ یہ سب ہلاکت کی راہیں ہیں۔ کوئی سچا مومن نہیں ہو سکتا جب تک اس کا دل نرم نہ ہو۔ جب تک وہ اپنے تئیں ہر یک سے ذلیل تر نہ سمجھے اور ساری مشیختیں دور نہ ہو جائیں۔ خادم القوم ہونا مخدوم بننے کی نشانی ہے۔ اور غریبوں سے نرم ہو کر اور جھک کر بات کرنا مقبول الٰہی ہونے کی علامت ہے۔ اور بدی کا نیکی کے ساتھ جواب دینا سعادت کے آثار ہیں۔ اور غصہ کو کھا لینا اور تلخ بات کو پی جانا نہایت درجہ کی جوانمردی ہے''۔

(مجموعہ اشتہارات جلد اوّل صفحہ 442-443۔مطبوعہ لندن)

پس یہ ہیں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی ہم سے خواہشات۔ فرمایا نرم دل ہو جاؤ۔ جب نرم دلی ہوگی تو وہ تمام اخلاق بھی پیدا ہوں گے جن کا آپؑ نے ذکر فرمایا۔ اُن اخلاق کا ذکر فرمایا جن کا ایک مومن کے اندر ہونا ضروری ہے۔ خدا تعالیٰ کے فضل سے جماعت میں بعض ایسے نیک لوگ ہیں جو اپنی انانیت اور خود پسندی کو مارنا، بدی کا نیکی کے ساتھ جواب دینا، غصے کو دبا لینا، نمازوں میں ایک دوسرے کے لئے دعا کرنا، اپنا وطیرہ بناتے ہیں اور یہ ہونا چاہئے۔ لیکن کچھ لوگ ایسے بھی ہیں جو اس کے برخلاف عمل کرتے ہیں۔ اب یہ کس طرح ہو سکتا ہے کہ ایک مومن دوسرے بھائی کے لئے نماز میں دعا بھی کر رہا ہو، اگر کوئی اس کے ساتھ زیادتی کرے تو اسے بخش بھی دے اور ان دعاؤں اور بخشش کے باوجود اس کے دل میں نفرت بھی ہو۔ یہ دونوں چیزیں اکٹھی تو نہیں ہو سکتیں۔ یہ نہیں ہو سکتا کہ ایک دوسرے کو کمتر بھی سمجھ رہے ہوں اور پھر یہ کہیں کہ دل میں عزت بھی ہے۔

اس ضمن میں مَیں ایک بات کہنا چاہتا ہوں جو میرے سامنے ان دنوں میں آئی ہے، پہلے بھی آتی رہی ہیں لیکن بہرحال یہاں آنے کے بعد موقع تھا اور اس کے بعد کیونکہ دوبارہ موقع نہیں ملنا اس لئے جلسے کے دنوں میں ہی یہ باتیں کروں گا۔

یہاں امریکہ میں تین قسم کے احمدی ہیں۔ ایک پاکستانی یا ہندوستانی احمدی اور پھر ان میں آگے دو قسم کے نئے اور پرانے احمدی بھی ہیں۔ پھر مقامی افریقن امریکن احمدی ہیں جن کی تعداد اللہ تعالیٰ کے فضل سے بڑھ رہی ہے اور اس کے ساتھ اخلاص و وفا میں بھی یہ لوگ بڑھ رہے ہیں۔ اُن میں سے کئی ایسے ہیں جو جماعتی نظام کا بہت فعال حصہ ہیں اور مختلف عہدوں پر خدمات پر معمور ہیں۔ اور تیسرے سفید فام امریکن بھی ہیں، ان کی تعداد گو بہت تھوڑی ہے لیکن یہ بھی نیکیوں میں بڑھنے کی کوشش کرنے والوں میں سے ہیں۔ لیکن جو بات مَیں کہنی چاہتا ہوں وہ یہ ہے کہ ہمارے پاکستانی نژاد احمدی اور افریقن امریکن احمدیوں میں جو ایک اکائی نظر آنی چاہئے وہ ہر سطح پر مجھے نظر نہیں آتی۔ مجھ تک دونوں طرف سے بعض شکوے پہنچتے رہتے ہیں۔ اگر حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے اس اقتباس کے فقرات پر غور کریں تو آپؑ کی جماعت میں شامل ہو کر یہ کسی طرح بھی زیب نہیں دیتا کہ پاکستانی نژاد احمدی اپنوں اور مقامی احمدیوں میں کوئی فرق رکھیں۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی جماعت میں شامل ہو کر وہ عاجزانہ راہیں اختیار کرنی ہوں گی جو آپؑ نے اختیار کیں۔ اور جن کو اللہ تعالیٰ نے سراہتے ہوئے، پسند فرماتے ہوئے آپؑ کو الہاماً فرمایا کہ تیری عاجزانہ راہیں اسے پسند آئیں۔ اور کیونکہ پاکستانی احمدی پرانے ہیں، اس لئے ان کا فرض بنتا ہے کہ انہیں یعنی نئے آنے والوں کو خواہ وہ کسی قوم کے بھی ہوں اپنے اندر سموئیں، جذب کریں، ان کو فعال حصہ بنائیں، بھائی چارے کو رواج دیں۔

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا ہے کہ مواخات میں ایک دوسرے کے لئے نمونہ بن جائیں اور مواخات کا اعلیٰ ترین نمونہ ہمارے سامنے کیا ہے؟ وہ نمونہ ہے انصارِ مدینہ اور مہاجرین کا نمونہ۔ ایسا اعلیٰ نمونہ کہ اللہ تعالیٰ نے بھی اس کی تعریف فرمائی ہے۔ وہ نہ صرف ایک دوسرے کی تکلیفوں کو اپنی تکلیف سمجھتے تھے بلکہ ایک دوسرے کے لئے ہر قسم کی قربانی دینے کے لئے تیار رہتے تھے۔ جب انہوں نے سچائی کو اختیار کیا تو ان کے ہر عمل سے سچائی ظاہر ہونے لگی۔ ان کی عاجزی، محبت اور سچائی نے پھر وہ نمونے دکھائے کہ ایک دنیا ان کی طرف کھنچی چلی آئی۔ پس اگر دنیا کو اپنی طرف کھینچنا ہے تو ہر طرح کے تکبّر، نخوت، اور بدظنی کو دُور کرتے ہوئے ایک دوسرے کے جذبات، احساسات اور ضروریات کا خیال رکھنا ہوگا۔

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے جو یہ فرمایا ہے کہ دینی مہمات میں سرگرمی دکھائیں۔ تو اس کا کیا مطلب ہے۔ سب سے بڑی مہم تو ہمارے سامنے تمام دنیا کو آنحضرت ﷺ کے جھنڈے تلے لانے کی پیش ہے جو ہم نے سر کرنی ہے۔ اگر ہم آپس میں دلوں میں دُوریاں لئے بیٹھے ہوں گے تو تبلیغ کے کام کو کس طرح سرانجام دیں گے۔ ہمارے کاموں میں برکت کس طرح پڑے گی۔ پس چاہئے کہ ایشین ہو یا افریقن امریکن ہوں یا سفید فام ہوں اگر حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی جماعت میں آکر ہمارے اندر پاک تبدیلی پیدا نہیں ہوئی اور اگر اس کے لئے ہم نے مسلسل کوشش نہیں کی اور مسلسل کوشش نہیں کر رہے تو ہم اپنے مقصد سے دور ہٹ رہے ہیں۔ تبلیغ کو کامیابی سے ہمکنار کرنے کے لئے ہمیں اپنے اخلاق کے معیار بھی بہتر کرنے ہوں گے اور اپنی غلط فہمیوں کو بھی دور کرنا ہوگا۔ تبھی ہم ایک حسین معاشرہ قائم کر سکتے ہیں جو تقویٰ پر چلنے والوں کا معاشرہ ہوگا۔

گزشتہ دنوں مجھے یہاں ملاقات میں ایک خاندان ملا جسے دیکھ کر بے انتہا خوشی ہوئی، بے اختیار دل میں اللہ تعالیٰ کی حمد کے جذبات پیدا ہوئے۔ اس خاندان میں افریقن امریکن بھی تھے۔ سفید امریکن بھی تھے اور ایک پاکستانی بہو بھی تھی۔ تو یہ خاندان ہے جو احمدیت اور اسلام کی حقیقی تصویر ہے۔ بلکہ ان کو بھی مَیں نے یہی کہا تھا کہ تم لوگ حقیقت میں احمدیت کی صحیح تصویر ہو کیونکہ احمدیت تو دلوں کو جوڑنے کے لئے آئی ہے۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی بعثت کا مقصد تو خدا تعالیٰ کی پہچان کروانا اور بندے کو بندے کے ساتھ پیار و محبت کے تعلق کو قائم کروانا تھا اور ہے۔ اگر کسی احمدی کے دل میں یہ خیال نہیں تو اس کا خلافت احمدیہ کے قیام اور مضبوطی کے لئے قربانی کا دعویٰ بھی عبث ہے، فضول ہے، بیکار ہے۔ پس یہ دونوں طرف کے لوگوں کا کام ہے، پاکستانی احمدیوں کا بھی اور افریقن امریکن احمدیوں کا بھی کہ اس خلیج کو پُر کریں۔ وہ معاشرہ قائم کریں جو تقویٰ پر مبنی معاشرہ ہو۔

ہم میں سے ہر ایک کے ذہن میں آنحضرت ﷺ کے اُن الفاظ کی جگالی ہوتی رہنی چاہئے جو آپؐ نے حجۃ الوداع کے موقع پر فرمائے تھے۔ فرمایا کہ:

''اے لوگو! تمہارا خدا ایک ہے، تمہارا باپ ایک ہے۔ یاد رکھو کسی عربی کو کسی عجمی پر اور کسی عجمی کو کسی عربی پر اور کسی سرخ و سفید رنگ والے کو کسی سیاہ رنگ والے پر اور کسی سیاہ رنگ والے کو کسی سرخ و سفید والے پر کسی طرح کی کوئی فضیلت حاصل نہیں۔ ہاں تقویٰ اور صلاحیت وجہ ترجیح اور فضیلت ہے''۔

(مسند احمد باب حدیث رجل من اصحاب النبی ﷺ)

تو یہ الفاظ تھے جو آپؐ نے پُر زور اور بڑی شان کے ساتھ ادا فرمائے اور پھر لوگوں سے پوچھا کہ'' کیا مَیں نے اپنا حق ادا کر دیا ہے؟''۔

پس افریقن بھائیوں اور بہنوں کو بھی ہمیشہ یاد رکھنا چاہئے کہ اگر وہ سمجھتے ہیں کہ ان پر کسی قسم کی زیادتی ہوئی ہے، تب بھی وہ یہ نہ سمجھیں کہ وہ کسی طرح بھی کمتر ہیں۔ خلافت کے ساتھ ان کا تعلق ہے۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے ساتھ ان کا تعلق ہے۔ آنحضرت ﷺ کے ساتھ ان کا تعلق ہے۔ اللہ تعالیٰ کے ساتھ ان کا تعلق ہے اور ان کے دلوں میں تقویٰ ہے تو کوئی دنیا کی طاقت ان کو کمتر ثابت نہیں کر سکتی۔ خدا اور اس کے رسول نے جس کو یہ مقام دے دیا ہے، اُس مقام کو کوئی دنیاوی طاقت چھین نہیں سکتی۔ لیکن اس مقام کے حصول کے لئے شرط تقویٰ میں ترقی ہے۔ پس تقویٰ میں ترقی کریں، تبلیغ کے میدان میں آگے بڑھیں اور اپنی کم تعداد کو اکثریت میں بدل دیں اور پھر تقویٰ پر قائم رہتے ہوئے پاکستانیوں کے لئے تقویٰ اور اعلیٰ اخلاق کے نمونے قائم کریں۔ ہمیشہ یاد رکھیں کہ شکووں سے مسئلے حل نہیں ہوتے، آپس میں مل بیٹھ کر مسئلے حل ہونے چاہئیں۔

عہدیداران سے بھی مَیں کہتا ہوں کہ وہ اس انعام کی قدر کریں۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا ہے کہ خادم بنیں گے تو مخدوم کہلائیں گے۔ اپنے اندر وسعت حوصلہ اور برداشت پیدا کریں۔ ایک احمدی جب آپ کے پاس آتا ہے چاہے وہ کسی قوم کا ہو، اس کی بات غور سے سنیں اور اسے تسلی دلائیں۔ اگر مصروفیت کی وجہ سے فوری طور پر وقت نہیں دے سکتے تو کوئی اور وقت دیں اور اگر کبھی بھی وقت نہیں دے سکتے تو پھر بہتر ہے کہ ایسے عہدیدار خدمت سے معذرت کر لیں۔ مَیں خود باوجود مختلف قسم کی مصروفیات کے، کاموں کی زیادتی کے وقت نکال کر صرف اس لئے ذاتی طور پر بعض بڑھی ہوئی رنجشوں کو سن لیتا ہوں اور حل کرنے کی کوشش کرتا ہوں تا کہ ان میں کسی طرح آپس میں محبت اور پیار پیدا ہو۔ وہ حسین معاشرہ قائم ہو جس کے قائم کرنے کے لئے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام آئے تھے۔ لیکن اگر عہدیداران سننے کا حوصلہ رکھنے والے ہوں تو میرا خیال ہے کہ ان معاملات میں میرا یہ کام آدھا ہو سکتا ہے۔

ایک اور اہم بات جو یہاں امریکی احمدی معاشرے میں فکر انگیز طور پر بڑھ رہی ہے اور یہ بھی تقویٰ کی کمی ہے اور وہ یہ ہے کہ شادیاں کرنے کے بعد ان کا ٹوٹنا۔ کبھی لڑکی لڑکے کو دھوکہ دیتی ہے تو کبھی لڑکا لڑکی کو دھوکہ دیتا ہے۔ کبھی ایک دوسرے کے خاندان ایک دوسرے پر زیادتی کر رہے ہوتے ہیں اور عموماً زیادتی کرنے والوں میں لڑکوں کی تعداد زیادہ ہے جو اس مکروہ فعل میں ملوث ہوتے ہیں۔ شادیاں ہو جاتی ہیں تو پھر پسند ناپسند کا سوال اٹھتا ہے۔ اگر پسند دیکھنی ہے تو شادی سے پہلے دیکھیں۔ جب شادی ہو جائے تو

پھر شریفانہ طریق یہی ہے کہ پھر اس کو نبھائیں۔ خصوصاً جب بچیوں کی زندگیاں اس طرح برباد کی جاتی ہیں تو زیادہ پریشانی ہوتی ہے۔ گھر والوں کے لئے بھی اور جماعت کے لئے بھی اور میرے لئے بھی۔ پس ہمارے لڑکوں اور لڑکیوں کا اگر پسند کا سوال ہو تو یہ معیار ہونا چاہئے کہ دین کیسا ہے؟ مَیں یہ نہیں کہتا کہ کفو نہ دیکھیں یہ بھی ضروری ہے۔ مگر کفو میں بھی دینی پہلو کو نمایاں حیثیت ہونی چاہئے۔ آنحضرت ﷺ نے ہمیں یہی فرمایا ہے کہ جب شادیوں کی پسند دیکھنی ہو تو بہترین رشتہ وہ ہے جس میں دینی پہلو دیکھا جاتا ہے۔

پس ایک تو بہت اہم چیز یہی ہے اس کو دیکھیں اور ایسے رشتے قائم کریں جو پھر قائم رہنے والے رشتے ہوتے ہیں۔ اس کے ساتھ بچیوں کو بھی مَیں کہتا ہوں کہ وہ دین میں آگے بڑھنے کی کوشش کریں۔ اپنی روحانیت کو بڑھائیں تا کہ کسی بچی پر یہ الزام نہ لگایا جائے کہ یہ بے دین ہے اس لئے میرا اس کے ساتھ گزارا نہیں ہوسکتا۔ دوسرے دین پر ترقی سے لڑکی میں اتنی صلاحیت پیدا ہو جاتی ہے کہ اللہ تعالیٰ سے تعلق قائم ہو جاتا ہے اور اس تعلق کی وجہ سے پھر اللہ تعالیٰ فضل فرماتا ہے اور مشکل حالات سے انہیں نکالتا ہے۔

پس جیسا کہ مَیں نے کہا آج کل یہ ایک اہم مسئلہ ہے اور امریکہ میں خاص طور پر یہ بنتا جا رہا ہے۔ مجھے نہیں پتہ کہ ابتدا میں قصور لڑکی کا ہوتا ہے یا لڑکے کا۔ کچھ نہ کچھ قصور دونوں کا ہوتا ہوگا۔ لیکن جو باتیں سامنے آتی ہیں، آخر میں لڑکا اور اس کے گھر والے عموماً زیادہ قصوروار ہوتے ہیں۔ بعض دفعہ بچے ہو جاتے ہیں اور پھر میاں بیوی کی علیحدگی ہوتی ہے۔ ایک دوسرے کو بچوں کے ذریعے سے جذباتی تکلیف پہنچا کر تنگ کیا جاتا ہے۔ حالانکہ خدا تعالیٰ کا بڑا واضح حکم ہے کہ نہ باپ کو اور نہ ماں کو بچوں کے ذریعہ سے تنگ کرو، تکلیف پہنچاؤ۔ اور پھر یہ نہیں کہ پھر تنگ ہی کرتے ہیں بلکہ بعض ماؤں سے بچے چھین لیتے ہیں اور جب مَیں نے اس بارے میں کئی کیسز میں تحقیق کروائی ہے تو مجھے پھر جھوٹ لکھ دیتے ہیں۔ اگر وہ جھوٹ لکھ کر مجھے دھوکہ دے بھی دیں تو خدا تعالیٰ کو تو دھوکہ نہیں دیا جا سکتا۔ وہ تو عالم الغیب ہے۔ تو یہ سب کچھ بھی صرف اس لئے ہوتا ہے کہ تقویٰ میں کمی ہے اور اس میں بعض ماں باپ بھی اکثر جگہ قصوروار ہیں اور جیسا کہ مَیں نے کہا یہ تعداد بڑھ رہی ہے جو مجھے فکر مند کر رہی ہے۔ آپ کے کسی عہدیدار نے مجھے کہا کہ لڑکیوں سے کہیں کہ جماعت میں ایسے ہی لڑکے ہیں ان سے گزارا کریں۔ تو ایک تو ایسے عہدیداروں سے یہ مَیں کہتا ہوں کہ جب فیصلے کے لئے آپ کے پاس کوئی آئے تو خالی الذہن ہو کر فیصلہ کریں۔ نہ لڑکے کو مجبور کریں نہ لڑکی کو مجبور کریں اور نہ کسی پر کسی قسم کی زیادتی ہو۔

دوسرے میرے نزدیک یہ بات ہمارے احمدی نوجوانوں پر بھی بدظنی ہے کہ نہ ہی ان کی اصلاح ہوگی اور نہ ہوسکتی ہے۔ اور پھر یہی نہیں بلکہ یہ خدا تعالیٰ پر بھی بدظنی ہے کہ اُس میں اتنی طاقت نہیں ہے کہ ان کی اصلاح کر سکے۔ مَیں نے تو نصیحت اور دعا سے کئی معاملات میں مختلف قسم کی طبائع میں بڑی واضح تبدیلیاں ہوتے دیکھی ہیں۔ مَیں کس طرح بچیوں سے کہوں کہ تمہارے معاملات کا کوئی حل نہیں ہے، زیادتیوں کو برداشت کرتی چلی جاؤ۔ یا لڑکوں کے بارہ میں یہ اعلان کر دوں کہ وہ قابل اصلاح نہیں ہیں۔ مَیں نے تو یہاں آ کر نوجوانوں میں، لڑکوں میں بھی، مردوں میں بھی، جو اخلاص دیکھا ہے مَیں تو ان صاحب کی بات پہ یقین نہیں کر سکتا۔ مجھے تو بہت اخلاص سے بھرے ہوئے نوجوان نظر آ رہے ہیں۔ اگر چند ایک لڑکے جماعت میں زیادتی کرنے والے ہیں تو اس اعلان کے بعد گویا پھر لڑکوں کو تو کھلی چھوٹ مل جائے گی، مَیں کھلی چھوٹ دے رہا ہوں گا کہ تم بھی تقویٰ کو چھوڑ کر ایسے لوگوں کے نقش قدم پر چلنے والے بن جاؤ۔

پس عہدیدار بھی اپنے سر سے بوجھ اتارنے کی کوشش نہ کریں۔ اللہ تعالیٰ نے تربیت کا جو کام ان کے سپرد کیا ہے اسے سرانجام دیں۔ اور لڑکوں اور لڑکیوں سے بھی مَیں یہ کہتا ہوں کہ اپنے اپنے جائزے لیں اور جس کی طرف سے بھی زیادتی ہے وہ اپنی اصلاح کی طرف توجہ دیتے ہوئے اس حسین معاشرے کو جنم دینے کی کوشش کرے جس سے یہ دنیا بھی ان کے لئے جنت بن جائے۔ نرم دلی اور نیک اعمال اور عبادت کی طرف توجہ پیدا کریں جو تقویٰ کی اساس ہیں، بنیاد ہیں۔ اگر ہر احمدی اس کی اہمیت کو سمجھ لے تو حقیقی معنوں میں ایک انقلاب ہوگا جو ہم اپنی زندگیوں میں پیدا کرنے والے ہوں گے۔ لیکن ہمیشہ یاد رکھیں کہ اس کے لئے کوشش کرنی ضروری ہے۔ ان تمام نیک اعمال پر عمل کرنے کی کوشش کی ضرورت ہے جو اللہ تعالیٰ نے ہمارے لئے بیان فرمائے ہیں۔ ان کی ایک لمبی فہرست ہے اور آئندہ بھی مَیں دو دن ان تربیتی امور پر بھی آپ سے کچھ کہوں گا۔

اللہ تعالیٰ سب شاملین جلسہ کو توفیق دے کہ وہ اپنے اندر پاک تبدیلیاں پیدا کرنے کی کوشش کرنے والے ہوں اور حقیقت میں اس مقصد کو پورا کرنے والے ہوں جو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی بیعت میں آ کر ہمیں کرنا چاہئے۔ اللہ تعالیٰ سب کو اس کی توفیق عطا فرمائے۔

✿ ✿ ✿ ✿ ✿ ✿ ✿ ✿ ✿ ✿ ✿ ✿

بقیہ: جلسہ سالانہ گیمبیا از صفحہ نمبر 13

دوسرا دن

دوسرے دن کا آغاز نماز تہجد باجماعت سے ہوا۔ نماز فجر کے بعد درس القرآن ہوا۔

آج کے دن پہلا اجلاس مکرم نمو جہ تراولے نائب امیر اول کی زیر صدارت میں ہوا۔ اجلاس میں دو تقاریر ہوئیں پہلی تقریر کا عنوان ''حضرت محمد ﷺ سید الخلفاء تھا''۔ اس تقریر میں خاکسار نے بتایا کہ اس کائنات کی تخلیق کی وجہ ہمارے سید و مولیٰ محمد ﷺ تھے اسی لئے آپ تمام اگلوں پچھلوں کے سردار تھے۔

دوسری تقریر ''خلافت اور اس کی برکات'' کے عنوان سے تھی جو مکرم کیمو سونکو، سابق صدر مجلس خدام الاحمدیہ نے کی۔ اس تقریر میں انہوں نے خلافت کی اہمیت و برکات کو خلفائے سلسلہ کی تحریرات کی روشنی میں واضح کیا۔

دوسرے اجلاس میں ''خلافت احمدیہ اور نظام نو۔ خلافت احمدیہ کی دوسری صدی اور ہماری ذمہ داریاں'' کو موضوع سخن بنایا گیا۔ مقررین میں سے مکرم مولانا محمود احمد طاہر نے آیت استخلاف کا حوالہ دے کر نئی صدی کی ذمہ داریوں پر روشنی ڈالی۔ انہوں نے بتایا کہ رسول اللہ ﷺ نے اپنی اطاعت کے ساتھ خلفائے مہدیین کی اطاعت کو بھی لازمی قرار دیا ہے۔ انہوں نے خلافت کے ساتھ محبت اور وفا کے تعلق کو ذمہ داریوں کا اہم حصہ قرار دیا۔

تیسرا دن

تیسرے دن کا آغاز بھی حسب معمول نماز تہجد سے ہوا۔ نماز فجر کے بعد درس قرآن دیا گیا۔

چونکہ جلسے کا تیسرا دن یوم مسیح موعود علیہ السلام سے تعلق رکھتا تھا اس لئے تمام تقاریر اسی موضوع پر ہوئیں۔ ان میں ''صداقت مسیح موعودؑ، آنحضرت ﷺ کی پیشگوئیاں درباره حضرت مسیح موعودؑ، اور حضرت مسیح موعودؑ کی زندگی کے اہم واقعات شامل ہیں''۔

اختتامی اجلاس

اختتامی اجلاس کی کارروائی مکرم امیر صاحب کی صدارت میں تلاوت قرآن کریم سے ہوئی۔

اپنے اختتامی خطاب میں مکرم حیدر علی ظفر صاحب نے بیعت کے متعلق بتایا کہ بیعت کس بات کا نام ہے۔ حضرت مسیح موعود کا ایک حوالہ دے کر انہوں نے بتایا کہ بیعت کا مطلب بک جانا ہے۔ یا اپنے آپ کو بیچ دینا ہے۔ انہوں نے بیعت کی پہلی شرط پر روشنی ڈالی اور وہ الفاظ پڑھ کر سنائے کہ قبر میں داخل ہونے تک شرک نہیں کروں گا۔ اسی طرح دوسری شرط میں ہر قسم کی اخلاقی برائی سے بچنے اور نیکی کے ہر راہ کو اختیار کرنے پر زور دیا گیا ہے۔ آپ نے اس بات پر زور دیا کہ صرف زبان سے اقرار بیعت کافی نہیں بلکہ ان باتوں پر عمل بہت ضروری ہے۔ آپ نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی تحریرات پڑھ کر سنائیں۔

اللہ کے فضل سے اس دفعہ حاضری غیر معمولی رہی اور چھ ہزار سے زائد افراد اس جلسہ میں شامل ہوئے۔۔ دوران جلسہ دو افراد کو احمدیت قبول کرنے کی بھی توفیق ملی۔ دعا سے پہلے مکرم امیر صاحب نے تمام کارکنان کا شکریہ ادا کیا اسی طرح آنے والے معزز مہمانوں کا شکریہ ادا کیا اور پھر سب سے زیادہ حضور ایدہ اللہ کا جنہوں نے اپنا خصوصی نمائندہ بھجوایا۔

مکرم حیدر علی ظفر صاحب نے دعا کروائی۔ اور یہ جلسہ بخیر و خوبی اختتام پذیر ہوا۔

جلسہ کے تینوں دن تہجد باجماعت کا التزام رہا۔ اسی طرح درس القرآن، درس الحدیث اور درس ملفوظات کا اہتمام کیا گیا۔ جلسہ کو اخبارات نے غیر معمولی کوریج دی۔ تمام قابل ذکر اخبارات نے باتصویر خبریں دی۔ نیشنل ریڈیو اور کئی پرائیوٹ اسٹیشن نے بھی جلسہ کی کارروائی نشر کی۔ اسی طرح نیشنل ٹیلیویژن جسے جی۔ آر۔ ٹی۔ ایس کہا جاتا ہے نے اپنے خبرنامہ میں جلسہ کو کوریج دی۔ اللہ کرے جماعت اسی طرح ترقی کی شاہراہ پر چلتی رہے۔

اس جلسہ کے شیریں ثمرات عطا ہونے کے لئے قارئین سے درخواست دعا ہے۔

✿ ✿ ✿ ✿ ✿

جامعہ احمدیہ انگلستان میں بسلسلہ صد سالہ خلافت جوبلی سیمینار کا انعقاد

17/ مئی 2008ء کو جامعہ احمدیہ یوکے میں صد سالہ خلافت جوبلی کے حوالہ سے ایک سیمینار منعقد کیا گیا۔ اس کے دو سیشن ہوئے۔ پہلے سیشن کی صدارت مکرم مولانا عبدالباسط صاحب شاہد نے کی۔ اس سیشن میں کل چار تقاریر ہوئیں جن میں آنحضرت ﷺ کے، خلفاء راشدین کی سیرت و سوانح پر تقاریر ہوئیں۔ جو بالترتیب مکرم اخلاق احمد صاحب انجم، مکرم منور احمد صاحب خورشید، مکرم ملک سلیم احمد صاحب کی اور مکرم عبدالسلام ظافر صاحب نے کیں۔

خلافت راشدہ پر کی جانے والی ان تقاریر کے بعد دعا ہوئی اور ادائیگی نماز اور تناول ماحضر کے بعد اجلاس دوم کی کارروائی شروع ہوئی جو شام سات بجے تک جاری رہی۔ اس سیشن میں کل پانچ تقاریر ہوئیں۔ پہلی دو تقاریر مکرم مرزا محمود احمد صاحب (آڈیٹر) کے زیر صدارت ہوئیں اور آخری تین تقاریر مکرم مولانا عطاء المجیب صاحب راشد کے زیر صدارت ہوئیں۔

اس اجلاس میں مکرم مولانا محمد احمد صاحب نعیم استاذ الجامعہ، مکرم مولانا عبدالباسط شاہد صاحب، مولانا اقبال احمد نجم صاحب استاذ الجامعہ، مکرم ڈاکٹر افتخار احمد ایاز صاحب اور مکرم مرزا محمود احمد صاحب نے بالترتیب خلفائے مسیح موعود علیہ السلام کی مبارک زندگیوں اور ان کے کارہائے نمایاں پر روشنی ڈالی۔

اس سیمینار کا آخری خطاب محترم عطاء المجیب صاحب راشد کا تھا۔ آپ نے اپنی تقریر میں بتایا کہ جماعت احمدیہ میں انتخاب خلافت کس کس طرح ہوتے رہے۔ دعا پر یہ اجلاس اختتام پذیر ہوا۔ الحمدللہ

✿ ✿ ✿ ✿ ✿ ✿ ✿

کوئین الزبتھ دوم کانفرنس سینٹر (لندن) میں
صد سالہ خلافت جوبلی کے سلسلہ میں منعقدہ ایک عظیم الشان تقریب

مختلف سیاسی وسماجی رہنماؤں، سفارتکاروں اور دیگر اہم شخصیات کی شمولیت اور جماعت احمدیہ کی ملکی وبین الاقوامی سطح پر خدمت انسانیت اور امن پسندی کو خراج تحسین۔ وزیراعظم برطانیہ کا خصوصی تہنیتی پیغام۔ پریس کانفرنس کا انعقاد۔

آنحضرت ﷺ نے فرمایا تھا کہ جب امام مہدی آئے گا تو وہ اسلام کی صحیح تصویر پیش کرے گا۔ حضرت مرزا غلام احمد قادیانیؑ کی ذات میں یہ پیشگوئی پوری ہو چکی۔ آپؑ کی صداقت کے لئے پیشگوئی کے مطابق چاند وسورج گرہن کے نشان ظاہر ہوئے۔

اسلام اور قرآن مجید پر انتہاپسندی کا الزام لگانے والے یا تو خدا تعالیٰ کی قدرتوں کا علم نہیں رکھتے یا مذہب کا علم نہیں رکھتے یا ایک دوسرے کے احساسات کا خیال رکھنے کی بنیادی قدروں سے ناآشنا ہیں۔

جو لوگ اسلام کے نام پر دہشتگردی جیسی غلط حرکتیں کرتے ہیں ان کی ان حرکتوں کا الزام اسلام کو نہیں دیا جاسکتا۔

آج ہم سوسالہ خلافت جوبلی منا رہے ہیں۔ احمدیہ جماعت دکھی انسانیت کی خدمت کر رہی ہے تو یہ سب کچھ بانی جماعت کی تعلیم کے مطابق کر رہے ہیں۔

دنیا کو امن دینا چاہتے ہیں تو بھوک کو ختم کریں اور تعلیم دیں۔

دنیا میں ایک احمدیہ جماعت ہے جو اسلام کی اصل تعلیمات پر عمل کر رہی ہے اس لئے کہ یہ جماعت خلافت کی برکات سے متمتع ہے۔ افراد جماعت خلیفہ سے محبت رکھتے ہیں اور خلیفہ ان سے محبت رکھتا ہے اور وہ سب خدا سے محبت رکھتے ہیں۔ انشاء اللہ یہ محبت ہمیشہ رہے گی۔

(دنیا میں امن کے قیام سے متعلق اسلام کی عالمی تعلیم، پیشوایان مذاہب کے احترام، عدل وانصاف کے قیام، جنگوں سے متعلق اسلامی تعلیم، جہاد کی حقیقی تعریف اور جماعت احمدیہ کی خدمات انسانیت وغیرہ بہت سے اہم امور پر مشتمل سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا پُرشوکت خطاب)

(رپورٹ مرتبہ: نصیر احمد قمر)

(لندن۔ 10/جون 2008ء) صد سالہ خلافت جوبلی کے غیر معمولی اہمیت کے تاریخی سال میں دنیا بھر کی جماعتیں اسلام احمدیت کے پیغام کو لوگوں تک پہنچانے کے لئے خصوصی مساعی کر رہی ہیں اور اس سلسلہ میں ایسی تقریبات کا انعقاد بھی کیا جارہا ہے جن کے ذریعہ غیر مسلموں تک خصوصیت سے اسلام کا پُرامن پیغام مؤثر رنگ میں پہنچ سکے۔ ایسی ہی ایک بہت ہی تاریخی اور غیر معمولی عظمت اور شان رکھنے والی تقریب کا اہتمام جماعت احمدیہ یوکے نے لندن کے مرکز میں واقع کوئین الزبتھ دوم کانفرنس سینٹر میں 10/جون 2008ء کو کیا۔ یہ کانفرنس سینٹر ایک اہم سینٹر ہے۔ اس کے بالکل قریب ہی پارلیمنٹ ہاؤس اور اہم سرکاری دفاتر ہیں۔ اس کانفرنس سینٹر میں جماعت احمدیہ کی صد سالہ جوبلی کے موقع پر حضرت خلیفۃ المسیح الرابع رحمہ اللہ نے وہ مشہور لیکچر دیا تھا جو "Islam's Response to Contemporary Issues" کے نام سے شائع شدہ ہے۔

آج کی اس تقریب کی خصوصیت یہ تھی کہ اس میں سیدنا حضرت مرزا مسرور احمد خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز بنفس نفیس شمولیت فرما کر صد سالہ خلافت جوبلی کے تاریخی موقع پر ایک اہم خطاب فرمانے والے تھے۔ اس خاص موقع پر جماعت احمدیہ یوکے نے مختلف ممالک کے سفراء، ممبران پارلیمنٹ، سیاسی پارٹیوں کے قائدین، ڈاکٹرز، ٹیچرز، پروفیسرز، مختلف کونسلوں کے میئرز اور بہت سی دیگر سرکاری وغیر سرکاری اہم شخصیات کو مدعو کر رکھا تھا اور ان کی کثیر تعداد اس تقریب میں شامل ہوئی۔

پریس کانفرنس

کانفرنس ہال میں مرکزی پروگرام سے قبل جماعت نے پریس کے نمائندگان کے ساتھ ایک پریس کانفرنس کا بھی اہتمام کر رکھا تھا۔ چنانچہ اسی کانفرنس سینٹر کے ایک ہال میں قریباً ساڑھے پانچ بجے پریس کانفرنس کا آغاز ہوا جس میں مکرم رفیق احمد حیات صاحب امیر جماعت احمدیہ یوکے نے مختصراً جماعت کا تعارف کروایا اور پریس کے نمائندگان کو خوش آمدید کہا۔ اس موقع پر مکرم عطاء المجیب صاحب راشد امام مسجد فضل لندن اور جناب لارڈ ایوبری بھی موجود تھے۔ مکرم رفیق حیات صاحب نے بتایا کہ جماعت اس وقت خدا کے فضل سے دنیا کے 190 ممالک میں قائم ہے۔ ایشیا اور افریقہ میں بڑی بڑی جماعتیں قائم ہیں اور جماعت دنیا کے مختلف ممالک میں تعلیم اور صحت کے میدانوں میں بنی نوع انسان کی نمایاں خدمات کی توفیق پا رہی ہے۔ بالخصوص افریقہ کے کئی ممالک میں متعدد ہسپتال اور سکول کالجز قائم کئے گئے ہیں۔

اسی طرح ہیومینٹی فرسٹ کے ذریعہ بلاتمیز رنگ و نسل و مذہب وملّت بنی نوع انسان کی فلاح و بہبود کے بہت سے کام جاری ہیں۔

پاکستان میں احمدیوں کے حالات سے متعلق ایک نمائندہ کے سوال پر مکرم لارڈ ایوبری صاحب جو برٹش پارلیمنٹ کی ہیومین رائٹس کمیٹی کے چیئرمین ہیں نے بتایا کہ پاکستان میں احمدیوں کے ساتھ ظلم و زیادتی کے واقعات مسلسل ہو رہے ہیں۔ حال ہی میں فیصل آباد میڈیکل کالج کے 23 احمدی طلباء وطالبات کو کالج سے نکال دیا گیا۔ ان میں سے بعض اپنی تعلیم کے آخری سال میں ہیں۔ ایک ایسا ملک جہاں طبی سہولیات کا پہلے ہی فقدان ہے۔ ایک خاص فرقہ کے طلباء کے ساتھ یہ سلوک روا رکھا جا رہا ہے کہ انہیں اپنی تعلیم کی تکمیل سے روکا جا رہا ہے۔

لارڈ ایوبری نے بتایا کہ ہم نے یہ معاملہ پاکستان کے سفارت خانہ کے سامنے رکھا ہے۔ انہوں نے یہ بھی بتایا کہ 2006ء میں ایک پارلیمنٹری وفد احمدیوں کے پاکستان میں حالات کی تحقیق کے لئے پاکستان گیا تھا۔ اس کی تحقیقی رپورٹ شائع شدہ ہے۔ اس کے مطابق بھی احمدیوں پر مظالم کا سلسلہ جاری ہے اور انہیں مذہبی آزادی حاصل نہیں۔

قریباً پانچ بج کر پچاس منٹ پر سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اس ہال میں تشریف لائے اور پریس کے نمائندگان کے سوالات کے جوابات ارشاد فرمائے۔

۞......انڈونیشیا میں جماعت کی تبلیغ پر پابندی سے متعلق ایک حکومتی نوٹیفکیشن کے حوالہ سے ایک سوال کیا گیا کہ کیا آپ اس کے خلاف احتجاج کریں گے؟

حضور انور نے فرمایا کہ مجھے نہیں معلوم کہ آپ کے خیال میں احتجاج سے کیا مراد ہے؟ لیکن ہم انسانی حقوق کے مختلف اداروں کے ذریعہ اس کے خلاف آواز اٹھا رہے ہیں۔ جہاں تک سڑکوں پر آکر احتجاج کرنے تعلق ہے تو ہم نے کبھی ایسا نہیں کیا اور نہ کریں گے۔ اس سے پہلے پاکستان میں بھی احمدیوں کے خلاف قوانین بنائے گئے لیکن ہم نے کبھی سڑکوں پر آکر احتجاج نہیں کیا۔

۞......ایک صحافی نے کہا کہ میرا خیال ہے کہ احمدیوں کے خلاف یہ سب کچھ ان غلط فہمیوں کی بنا پر ہو رہا ہے جو جماعت کے خلاف پھیلائی گئی ہیں۔ ان غلط فہمیوں کے ازالہ کے لئے آپ کیا کر رہے ہیں؟

حضور ایدہ اللہ نے فرمایا کہ ہمارا اعتقاد ہے کہ آنحضرت ﷺ کی پیشگوئیوں کے مطابق چودھویں صدی ہجری میں جس موعود نے آنا تھا وہ آچکا ہے اور ہمارا اعتقاد ہے کہ ہم آپ کی جماعت میں داخل ہیں۔ جہاں تک بانئ جماعت احمدیہ کے دعویٰ کا تعلق ہے تو آپؑ نبی ہیں لیکن بغیر نئی شریعت کے۔ آنحضرت ﷺ نے پہلے سے اس بارہ میں فرمایا ہوا ہے کہ وہ مسیح و مہدی ہوگا۔

حضور نے فرمایا کہ یہی بات ہے جو نام نہاد علماء کو تکلیف دیتی ہے۔ ان کا خیال ہے کہ اگر مسلم اُمّہ مسیح موعودؑ کے دعویٰ کو قبول کرتی ہے تو پھر ان کا لوگوں پر کچھ اختیار باقی نہیں رہے گا۔

حضور نے فرمایا کہ مجھے نہیں معلوم کہ ہم کس طرح اس صورتحال کو تبدیل کریں۔ اگر آپ کا یہ خیال ہے کہ ہم بانئ جماعت احمدیہ کے دعویٰ سے ہٹ جائیں تو یہ تو نہیں ہوسکتا۔ قرآن مجید وضاحت سے فرماتا ہے کہ

مذہب میں جبر نہیں ۔ اگر وہ نہیں مانتے تو نہ مانیں لیکن اسلام کسی کو کسی شخص کے خلاف محض مذہبی اختلاف کی بنا پر تلوار کے استعمال یا جبر و تشدّد کرنے کی اجازت نہیں دیتا۔ ہم نے کبھی انہیں مجبور نہیں کیا کہ وہ احمدی ہو جائیں ۔اس لئے انہیں اپنے رویّہ کو بدلنا چاہئے۔

......اس سوال کے جواب میں کہ دوسرے مسلمانوں کے لئے کیوں یہ ممکن نہیں کہ وہ خلیفہ بنائیں؟ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ خلافت کا انسٹی ٹیوشن نبوت کے بعد جاری ہوتا ہے۔اگر وہ یہ تسلیم کرنے کے لئے تیار نہیں کہ کوئی نبی آ سکتا ہے تو وہ خلیفہ کیسے بنا سکتے ہیں ۔حضور نے فرمایا کہ ایک دفعہ انہوں نے مان لیا کہ خلافت راشدہ کے بعد خلافت منقطع ہو گئی ہے تو واضح ہے کہ اس کے بعد کسی نبی کے آنے پر ہی اس کے بعد خلافت قائم ہو سکتی ہے۔حضور نے فرمایا کہ خلافت اللہ تعالیٰ کا قائم کردہ ادارہ ہے۔اگر وہ خود اپنے پاس سے نبی بنانا چاہتے ہیں تو یہ ایک فضول کوشش ہوگی۔

......سوال کیا گیا کہ یہ آپ کا خلافت جوبلی تقریبات کا سال ہے۔کیا یہ تقریبات صرف یوکے میں ہی ہوں گی؟

حضور انور نے اس کے جواب میں فرمایا کہ ہم ساری دنیا میں یہ تقریبات منا رہے ہیں۔اپریل کے مہینہ میں مَیں نے افریقہ کے ممالک کا دورہ کیا اور جلد ہی امریکہ اور کینیڈا بھی جا رہا ہوں۔ہم نے پاکستان میں بھی خلافت جوبلی کی تقریبات منائیں اگرچہ وہاں پابندیاں تھیں اور اس کے بعد یہ پابندیاں لگائی گئیں کہ ہم چراغاں نہیں کر سکتے اور بچوں میں مٹھائیاں تقسیم نہیں کر سکتے۔

......حضور سے سوال کیا گیا کہ کیا آپ نے مقامی برطانوی باشندوں تک اپنا پیغام پہنچانے کے لئے کوئی پروگرام بنایا ہے؟

حضور نے فرمایا کہ اس وقت یہاں لارڈ ایوبری تشریف رکھتے ہیں جو اس بات کا کھلا اظہار ہے کہ ہم مقامی باشندوں تک اپنا پیغام پہنچاتے ہیں۔اس کے علاوہ بھی کئی پروگرام جاری ہیں۔ابھی نیچے ہال میں میری تقریر ہوگی جس میں اپنا پیغام دوں گا۔آپ دیکھیں گے کہ وہاں بھی بہت سے برٹش اور دیگر سرکردہ افراد موجود ہوں گے۔

......ایک سوال یہ کیا گیا کہ برٹش گورنمنٹ دہشتگردی کے الزام میں پکڑے جانے والوں کے لئے 42 دن کی Detention کا ایک قانون پاس کرنا چاہتی ہے۔اس کی افادیت سے متعلق آپ کی کیا رائے ہے؟

حضور انور نے فرمایا کہ آپ کا کیا خیال ہے کہ 28 دن کی ہو یا 42 دن کی اس سے انتہا پسندی ختم ہو سکتی ہے؟ اصل بات یہ ہے کہ دونوں فریق خدا تعالیٰ پر ایمان رکھیں ۔جب تک آپ یہ نہ جانیں کہ آپ کون ہیں اور مرنے کے بعد کہاں جانا ہے اور مسلمان ہونے یا انسان ہونے کے ناطے آپ سے کیا توقعات ہیں۔اس وقت تک ایک دوسرے کے ساتھ امن کے ساتھ نہیں رہ سکتے۔

اس موقع پر سوال کرنے والے صحافی نے لارڈ ایوبری سے اس بارہ میں اپنی رائے دینے کے لئے کہا تو انہوں نے بھی یہی کہا کہ مَیں حضور کے ساتھ متفق ہوں کہ یہ معاملہ ذہنی اور قلبی رجحانات سے متعلق ہے ۔ انہیں تبدیل کئے بغیر ہم معاشرتی امن کے قیام کی کوششوں میں کامیاب نہیں ہو سکتے۔

......اسلاموفوبیا اور انتہا پسندی وغیرہ سے متعلق ایک صحافی کے سوال پر حضور انور نے فرمایا کہ ہم اس پر یقین نہیں رکھتے ۔اصل بات یہ ہے کہ ہم اسلام کے امن کے پیغام کو پھیلائیں ۔ ابھی اس پریس کانفرنس کے بعد مَیں نیچے ہال میں اپنی تقریر میں اس بات کو تفصیل سے بیان کروں گا۔

......ایک جرنلسٹ نے کہا کہ پاکستان، سعودی عرب وغیرہ ممالک میں آپ کی جماعت پر کئی پابندیاں اور مشکلات ہیں کیا آپ ان پابندیوں کو دور کروانے کے لئے کچھ نہیں کریں گے؟

حضور نے فرمایا کہ ہم تبلیغ کر رہے ہیں۔آنحضرتؐ نے فرمایا تھا کہ ہر شخص جو مسلمان ہونے کا دعویٰ کرتا ہے اور کلمہ پڑھتا ہے مسلمان ہے۔ایک دفعہ ایک جنگ میں ایک کافر ایک مسلمان کے قابو میں آیا۔جب وہ کافر قابو میں آ گیا اور اس نے یقین کر لیا کہ یہ مسلمان مجھے جان سے مار دے گا تو اس نے کلمہ پڑھ لیا۔اس کے باوجود اس صحابی نے اسے قتل کر دیا۔ جب آنحضرت ﷺ کو اس کا علم ہوا تو آپؐ نے سخت ناراضگی کا اظہار فرمایا اور فرمایا کہ جب اس نے کلمہ پڑھ لیا تھا تو پھر اسے کیوں قتل کیا۔اس صحابی نے کہا کہ اس نے جان بچانے کے لئے کلمہ پڑھا تھا۔آنحضرتؐ اس پر سخت ناراض ہوئے اور فرمایا کہ کیا تم نے اس کا دل چیر کر دیکھا تھا۔ حضور ایدہ اللہ نے فرمایا کہ ہم خدا پر معاملہ چھوڑیں گے۔ خدا تعالیٰ خود فیصلہ فرمائے گا کہ کون کیا ہے؟

......اس سوال کے جواب میں کہ کیا آپ کی جماعت پاکستان میں بڑھ رہی ہے یا کم ہو رہی ہے؟

حضور انور نے فرمایا کہ اللہ کے فضل سے جماعت وہاں بھی بڑھ رہی ہے۔

مختلف سیاسی رہنماؤں کی تقاریر

پریس کانفرنس کے بعد پونے سات بجے کوئین الزبتھ دوم کانفرنس سینٹر کے مرکزی ہال میں حضور انور کی آمد پر کارروائی کا آغاز ہوا۔ہال مہمانوں سے بھرا ہوا تھا جن میں مختلف سیاسی وسماجی اہم شخصیات، مختلف سفارتخانوں کے نمائندگان اور معززین شامل تھے۔سب سے پہلے مکرم فرید احمد صاحب نے آج کی اس تقریب کا مختصر پس منظر پیش کیا ۔ اور پھر تلاوت قرآن مجید کے لئے مکرم حافظ عطاء الرزاق صاحب کو بلایا ۔ انگریزی ترجمہ مکرم بلال ایٹکنسن صاحب نے پڑھ کر سنایا۔ بعدازاں مکرم رفیق احمد صاحب حیات، امیر جماعت احمدیہ یوکے نے مختصر تعارفی کلمات کہے اور مہمانوں کا ان کی آمد پر شکریہ ادا کیا۔انہوں نے کہا کہ جماعت احمدیہ سو سال سے خلافت کی برکات سے فیض پا رہی ہے۔موجودہ خلافت، خلافت راشدہ ہی کا تسلسل ہے ۔ یہ جماعت احمدیہ میں قائم خلافت کی صد سالہ جوبلی ہے۔ ہمارے موجودہ امام حضرت مرزا مسرور احمد ایدہ اللہ تعالیٰ 2003ء میں خلیفۃ المسیح منتخب ہوئے۔آپ ساری دنیا میں امن کے قیام اور اسلام کی امن کی تعلیمات کے پھیلانے کے لئے کوشاں ہیں۔ پسماندہ ممالک میں پینے کے پانی اور متبادل انرجی کی فراہمی، اسی طرح صحت اور تعلیم کے میدانوں میں بنی نوع انسان کی خدمت کے لئے بہت سے پروگرام آپ کی زیر ہدایت ونگرانی جاری ہیں۔

......اس کے بعد لارڈ ایوبری (Lord Eric Avebury) خطاب کے لئے آئے۔آپ نے صد سالہ تقریبات پر مبارکباد دی اور کہا کہ جماعت احمدیہ نے دنیا میں جو فلاحی کام کئے ہیں اس پر بھی مَیں آپ کو مبارکباد دیتا ہوں۔ افریقہ میں آپ کا کام بہت اہم اور نمایاں ہے۔دنیا کے 190 ممالک میں آپ کی جماعت کے ممبران بہت اہم کام کر رہے ہیں۔جب کشمیر میں زلزلہ آیا تو آپ ان ابتدائی لوگوں میں سے تھے جو ہیومینٹی فرسٹ کے ذریعہ سب سے پہلے وہاں خدمت کے لئے پہنچے۔لارڈ ایوبری نے گزشتہ ہفتہ فیصل آباد میڈیکل کالج میں 23 احمدی طلباء و طالبات کو بلا جواز کالج سے فارغ کرنے کے ظالمانہ اقدام کا بھی ذکر کیا اور کہا کہ آپ کی جماعت جو دوسروں کی مدد پر کمر بستہ رہتی ہے اس کے ساتھ وہاں یہ سلوک کیا جا رہا ہے۔

......اس کے بعد حکومت برطانیہ کی اپوزیشن پارٹی کی ایک شیڈو منسٹر سعیدہ وارثی (Baroness - Shadow Conservative Sayeeda Warsi Minister for Community Cohesion & Social Action) تقریر کے لئے ڈائس پر آئیں۔آپ کنزرویٹو پارٹی کی نائب صدر بھی رہی ہیں۔آپ نے جوبلی تقریبات پر کنزرویٹو پارٹی کے لیڈر ڈیوڈ کیمرون کی نیک خواہشات پہنچاتے ہوئے مبارکباد دی۔

......بعدازاں حکومتی پارٹی کے ایک اہم رکن جیک سٹرا (Rt.Hon.Jack Straw MP- Secretary of State for Justice & Lord Chancellor) نے خطاب کیا۔ یہ فارن سیکرٹری اور ہوم سیکرٹری کے اہم عہدوں پر فائز رہ چکے ہیں۔آپ نے کہا کہ ہم سب مختلف سیاسی پارٹیوں سے تعلق رکھنے والے افراد جماعت احمدیہ کی یوکے میں اور دنیا بھر میں انسانی خدمات کے معترف ہیں ۔آپ لوگ صرف زبانی دعوے نہیں کرتے بلکہ عملی طور پر خدمت کرتے ہیں۔انہوں نے کہا کہ جو لوگ اپنی مذہبی کتب کو نفرت پھیلانے کا ذریعہ بناتے ہیں انہیں غالباً اپنی کتب کی تعلیمات کا بھی علم نہیں ہے۔ جناب جیک سٹرا نے کہا کہ جماعت احمدیہ اس ملک میں اور دنیا بھر میں امن اور اخوت کے قیام کے لئے جو کوششیں کر رہی ہے اسے ہم قدر کی نگاہ سے دیکھتے ہیں۔

......اس کے بعد یورپین ممبر آف پارلیمنٹ ایما نکلسن (Baroness Emma Nicholson MEP) نے خطاب کیا اور کہا کہ مَیں آپ کو مبارکباد دیتی ہوں کہ آپ کے بانی نے آپ کو جو عظیم روایات دی تھیں آپ گزشتہ سو سال سے ان تمام روایات کا علم بلند رکھے ہوئے ہیں۔انہوں نے پاکستان میں احمدیوں کے خلاف ہونے والی زیادتیوں کا ذکر کیا اور بتایا کہ 1970ء اور 1984ء کے آرڈیننس نے احمدیوں کے لئے ووٹ کا حق استعمال کرنا ناممکن بنا دیا ہے۔محترمہ ایما نکلسن صاحبہ نے کہا کہ گزشتہ سو سال میں آپ نے برطانیہ کی سوسائٹی کو اور دنیا بھر میں بہت کچھ دیا ہے۔آپ ان لوگوں میں سے ہیں جو دیتے ہیں اور لیتے نہیں۔انہوں نے پاکستان اور دنیا کے مختلف حصوں میں مذہبی یا نسلی امتیازات کے خلاف آواز بلند کرتے ہوئے کہا کہ اگلے سو سال میں ہم سب کو مل کر ان تمام قسم کے غلط امتیازات کو ختم کرنا ہوگا۔

......بعدازاں Rt.Hon.Jonathan Shaw MP (Minister at the Department for the Eivironment, Food and Rural Affairs and Minister for the South East) نے حاضرین سے خطاب کیا۔انہوں نے بھی جماعت کے ملکی تعمیر و ترقی اور عوام کی فلاح و بہبود کے لئے کاموں کو سراہا۔

(ان معززین کے خطابات کی تفصیلی رپورٹنگ الفضل انٹرنیشنل کے آئندہ شماروں میں کسی وقت پیش کی جائے گی۔انشاءاللہ)

(باقی آئندہ شمارہ میں)

Earlsfield Properties

We will manage your property at 0% commission
Guaranteed rate schemes for 3 & 5 years
Free management Service
Guaranteed vacant possession

175 Merton Road London SW18 5EF
Tel: 020-8265-6000 or 020 8877 - 0762 Fax: 020 8874 9754

جماعت احمدیہ برطانیہ کا 42واں اور
خلافت احمدیہ کی دوسری صدی کا یوکے کا پہلا تاریخی جلسہ سالانہ

امسال جلسہ سالانہ۔یوکے انشاءاللہ 25، 26 اور 27/جولائی 2008ء
بروز جمعہ، ہفتہ اور اتوار حدیقۃ المہدی میں منعقد ہوگا۔انشاءاللہ تعالیٰ۔

حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے حقائق و معارف سے بھرپور ایمان افروز خطابات۔
عالمی بیعت کی ایمان افروز تقریب۔دعائیں، ذکر الٰہی اور مومنانہ محبت و اخوت کا پاکیزہ ماحول۔
درس قرآن کریم اور درس حدیث اور مختلف موضوعات پر علماء سلسلہ کی تقاریر۔

زیادہ سے زیادہ تعداد میں اس للّٰہی جلسہ میں شامل ہو کر
حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی دعاؤں سے حصہ پائیں۔

بقیہ:رپورٹ دورہ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ
از صفحہ نمبر 16

عام مزدور کو بھی لیں تو اس کی بھی تنخواہ کم از کم اڑھائی ہزار نائرے ہے۔

حضور انور ایدہ اللہ نے فرمایا کہ آپ کا بجٹ بہت بڑھ سکتا ہے۔ آپ کا بجٹ حقائق پر مبنی نہیں ہے۔ اس طرف توجہ دیں اور اپنا بجٹ بڑھائیں اور چندہ کا معیار بڑھائیں۔

حضور انور نے فرمایا کہ آپ کے چندہ دینے والوں میں کتنے کسان ہیں۔ اگر آپ نے گاؤں کے لوگوں کو چندہ میں شامل نہیں کیا اور صرف شہروں کی جماعتوں سے چندہ وصول کر رہے ہیں تب بھی آپ کے چندہ میں اور بجٹ بڑھانے میں بہت گنجائش ہے۔ حضور نے فرمایا ایک ہزار نائرہ فی چندہ دہندہ اضافہ ہو سکتا ہے۔

حضور انور کو بتایا گیا کہ موصیان کا بجٹ 34 ملین نائرے ہے اور یہ دو ہزار موصیان کا بجٹ ہے۔ حضور انور نے فرمایا موصیان میں طلباء بھی ہوں گے اور گھریلو خواتین بھی ہوں گی اس کے باوجود فی موصی 17 ہزار نائرے سالانہ ہے اور 1400 نائرے سے زائد ماہانہ ہے۔ اس کا مطلب ہے اس کی ماہانہ تنخواہ 14 ہزار نائرے ہے۔

حضور نے فرمایا جو شخص کسی وجہ سے چندہ ادا نہیں کرسکتا وہ باقاعدہ اجازت لے۔ حضور انور نے فرمایا کہ سیکرٹری تربیت، صدر خدام الاحمدیہ، انصاراللہ اور لجنہ اماءاللہ مل کر کوشش کریں اور تربیت کریں کہ اگر خداتعالیٰ کی خاطر قربانی کریں گے تو خداتعالیٰ آپ کو برکتوں سے نوازے گا اور ان کی تکلیفیں دور ہوں گی۔

حضور انور نے فرمایا کہ ہر مبلغ، معلم آٹھواں خطبہ مالی قربانی پر دے۔

سیکرٹری تحریک جدید اور سیکرٹری وقف جدید کو حضور انور نے فرمایا کہ آپ کو نومبائعین کو چندہ کے نظام میں شامل کرنے کے لئے خاص کوشش کرنی چاہئے۔ اگر نئے احمدی دو نائرے بھی دیں تو آپ کے چندہ کی انکم ایک ملین نائرا تک جاسکتے ہیں۔ حضور انور نے فرمایا کہ جماعت غرباء کی مدد کرتی ہے لیکن نومبائعین کو کچھ نہ کچھ تو دینا چاہئے۔ حضور انور نے فرمایا کہ زکوٰۃ دینی ضروری ہے۔ قرآن کریم میں نماز کے ساتھ مالی قربانی کا ذکر ہے۔ سورۃ البقرۃ کے آغاز میں ہی نماز کے ساتھ مالی قربانی کا ذکر کیا گیا ہے۔ فرمایا اپنے چندہ کے نظام کو بہتر بنائیں، پلاننگ کریں اور منصوبہ بندی کریں۔

سیکرٹری صنعت وتجارت کو حضور انور نے مخاطب ہوتے ہوئے فرمایا کہ جن لوگوں کے پاس ملازمت نہیں ہے، کام نہیں ہے ان کو کہیں کہ کام کریں۔ فارمنگ کریں۔ فرمایا ایسے لوگوں کو جو ضرورت مند ہوں زراعت کروائیں۔ تنزانیہ میں یہ کام ہم نے شروع کردیا ہے وہاں تجربہ کیا ہے۔ اگر ارادے مصمّم ہوں تو پھر ضرور کام ہوں گے۔ حضور انور نے فرمایا کہ اس ملک کا تأثر بڑے ملکوں والا ہے مگر حقیقت میں حالت ایشیا کے غریب ملک والی ہے۔

جب تجربہ کرنا ہے تو ان لوگوں کو رقم کی بجائے بیج اور Fertiliser دیں۔ 100 احباب کا انتخاب کریں اور یہ کام شروع کریں۔ اگر پیداوار اچھی ہو تو پھر اس کو مزید بڑھایا جاسکتا ہے۔ فرمایا ایک تجرباتی فیلڈ لیں اور پھر دیکھیں کیا ہوتا ہے۔

بینکنگ کے بارہ میں ایک سوال کے جواب میں حضور انور نے فرمایا کہ احمدی اپنے آپ کو اس نظام سے علیحدہ نہیں رکھ سکتے۔ لیکن جس کاروبار میں سود کا عنصر ہو ہمیں اس سے احتراز کرنا چاہئے۔

سیکرٹری تعلیم القرآن اور وقف عارضی سے حضور انور نے دریافت فرمایا کہ کتنے احباب نے وقف عارضی کی ہے۔ سیکرٹری صاحب نے بتایا کہ 30 سے زائد احباب نے اس سکیم میں حصہ لیا ہے۔ حضور انور نے فرمایا کہ جو نئے احمدی ہیں ان کی تعلیمی کلاسز لگائیں۔ ان کی تعلیم وتربیت کا انتظام کریں۔

نیشنل سیکرٹری سمعی وبصری سے حضور انور نے دریافت فرمایا کہ جلسہ سالانہ میں آپ نے کیا رول ادا کیا ہے۔ کیا کام کیا ہے؟ انہوں نے بتایا کہ جلسہ کی ریکارڈنگ کی ہے۔

نیشنل سیکرٹری تبلیغ سے حضور انور نے دریافت فرمایا آپ کا تبلیغ کا پروگرام کیا ہے۔ اس سال آپ اب تک کتنی بیعتیں کروا چکے ہیں؟ حضور انور نے فرمایا کہ نومبائعین کو سنبھالنے کے لئے سیکرٹری تربیت برائے نومبائعین مقرر کریں۔ فرمایا، کمیٹی بنائیں جو نومبائعین کو سنبھالے اور ان کی تربیت کا کام کرے۔ حضور انور نے فرمایا جو گزشتہ دس پندرہ سال کے نئے احمدی ہیں ان میں سے ستّر فیصد آپ نے جماعت کے نظام میں شامل کرنے تھے۔

حضور نے فرمایا کہ ہر مبلغ کو دس دس معلمین دیں۔ گاڑی اور موٹر سائیکل دیں اور وہ اپنے سپرد علاقہ کا دورہ کریں اور ہر جگہ، ہر جماعت، گاؤں میں جائیں اور اپنے رابطے قائم کریں اور نئے آنے والوں کو نظام میں شامل کریں اور ان کی تعلیم وتربیت کا انتظام کریں۔

حضور انور نے میدان عمل اور جامعہ احمدیہ الارو (Ilaro) نائیجیریا میں مبلغین کے تقرر اور مبلغین اور معلمین کو ٹرانسپورٹ اور موٹر سائیکل وغیرہ مہیا کرنے کے تعلق میں انتظامی ہدایات بھی دیں۔

حضور انور نے ہدایت فرمائی کہ سال کا جو عرصہ باقی رہ گیا ہے اس میں نومبائعین کی ٹریننگ کا علیحدہ بجٹ بنائیں اور مجھے بتائیں۔ حضور انور نے فرمایا کہ جو بھی تبلیغ اور تربیت اور ٹریننگ کا بجٹ ہو ہر مبلغ کو اس کا علم ہو کہ اس کے علاقہ کے لئے سال کا یہ بجٹ ہے اور اس کے اندر رہنا ہے۔ یہ بجٹ ہر مبلغ کو مہیا ہوتا کہ کام میں کہیں بھی روک نہ آئے۔

ایک سوال کے جواب میں کہ کسی موصی کے تقویٰ کا معیار بہت اونچا ہے لیکن اس نے مالی قربانی نہیں کی تو کیا ایسا موصی بہشتی مقبرہ میں دفن ہوسکتا ہے۔ حضور انور نے فرمایا کہ ایسے موصی کے بارہ میں ربوہ سے مجلس کارپرداز اپنا جائزہ لے کر رپورٹ خلیفۂ وقت کو بھیجتی ہے کہ یہ وصیت بغیر مالی قربانی کے ہے تو اس وصیت کو قبول کرنے یا نہ کرنے کا فیصلہ خلیفۂ وقت کرتا ہے۔

حضور انور نے نومبائعین کے علاقوں میں مساجد تعمیر کرنے کی طرف توجہ دلائی اور مختلف علاقوں میں مساجد کی تعمیر کے تعلق میں ہدایات دیں اور فرمایا کہ امیر صاحب اور مبلغ انچارج معلمین کے ریفریشر کورس کا بھی پروگرام بنائیں جو کم از کم دو ہفتہ کا ہو۔

سیکرٹری صاحب وقف نو کو ہدایت دیتے ہوئے حضور انور نے فرمایا کہ آپ کے پاس تمام واقفین نو بچوں کا ریکارڈ موجود ہونا چاہئے۔ پندرہ سال سے زائد عمر کے بچوں کے تعلیمی معیار کا بھی ریکارڈ ہونا چاہئے جن کا تعلیمی معیار اچھا ہے ان کی مزید رہنمائی کی جائے۔ اگر یونیورسٹی میں ان کی مدد کی ضرورت ہو تو مدد دی جائے۔

نیشنل مجلس عاملہ نائیجیریا کی حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے ساتھ یہ میٹنگ بارہ بج کر پانچ منٹ تک جاری رہی۔ میٹنگ کے آخر پر عاملہ کے تمام ممبران نے حضور انور سے شرف مصافحہ حاصل کیا اور حضور انور کے ساتھ تصویر بنوانے کی سعادت حاصل کی۔

مبلغین سلسلہ نائیجیریا کے ساتھ میٹنگ

نیشنل مجلس عاملہ کی میٹنگ کے بعد پروگرام کے مطابق بارہ بج کر دس منٹ پر مبلغین سلسلہ نائیجیریا کی حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ کے ساتھ میٹنگ شروع ہوئی۔ حضور انور نے دعا کروائی۔ حضور انور نے دریافت فرمایا کہ کتنے مبلغین فیلڈ میں ہیں اور ان کو کیا پروگرام دیا ہوا ہے۔

حضور انور نے تربیت کے حوالہ سے فرمایا کہ نائیجیریا بہت بڑا ملک ہے۔ تربیت کے لئے ہر علاقہ میں ایک سینٹر ہونا چاہئے۔ وہاں لوگ آئیں، رہیں اور قیام کریں اور ٹریننگ حاصل کریں۔ حضور انور کو بتایا گیا کہ دو دو تین تین سرکٹ کو ملا کر تربیتی کلاسز کا انعقاد کیا جاتا ہے۔

حضور انور نے فرمایا ایک مرکزی کلاس ہونی چاہئے جس میں امام آئیں اور قیام کریں۔ تربیت نومبائعین کے لئے دو مختلف سینٹر ہونے چاہئیں۔ ایک ملک کے شمال میں اور دوسرا جنوب میں۔ جہاں باقاعدہ مرکزی سطح پر کلاس ہو اور تربیت حاصل کرنے والوں کی رہائش کا انتظام بھی ہو۔

حضور انور نے فرمایا ان تربیتی کورسز میں عبادات، مالی قربانی، تبلیغ وتربیت، نظام جماعت، ایمانداری، محنت، قرآنی تعلیم کے مطابق عمل، بنیادی اخلاق، اطاعت نظام اور بدرسومات کو ختم کرنے کے بارہ میں بتایا جائے۔

حضور انور نے فرمایا کہ رسومات کو بتدریج مٹایا جائے اور شدت اختیار نہ کی جائے۔ اسی طرح شادی سے قبل تعلقات اس کے بارہ میں بتانے کی ضرورت ہے اور شروع سے ہی سمجھانے کی ضرورت ہے۔ حضور انور نے فرمایا کہ اگر آپ سب چیزیں اور ان سب امور کے بارہ میں قرآن کریم کی تعلیم کے مطابق سمجھائیں گے تو سمجھ آجاتی ہے۔

حضور انور نے فرمایا کہ ریفریشر کورسز میں صرف تبلیغ کے لئے دلائل سمجھا دئے جاتے ہیں۔ ٹھیک ہے ان کو دلائل، عقائد سکھائیں لیکن بنیادی تربیت بھی دیں، اخلاق سمجھائیں، نظام جماعت اور اطاعت نظام سمجھائیں۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی خدمت میں Maidugri کے علاقہ کے بارہ میں رپورٹ پیش کی گئی کہ اس علاقہ میں نومبائعین کی ایک بڑی تعداد ہے اور یہاں عیسائیت نے پرائمری سکول کھول رکھے ہیں۔ حضور انور نے فرمایا آپ بھی کھول لیں۔ پرائمری سکول کا جائزہ لے کر مجھے بتائیں۔ آغاز میں دو کمروں کے سکول کھولیں۔ کتنا بڑا علاقہ ہے، سارا جائزہ لیں اور مجھے بتائیں۔ پانی کے لئے بورہول (Bore Hole) کا جائزہ لیں۔

حضور انور نے ہدایت فرمائی کہ بینن (Benin) میں جو رشید صاحب بورہول کر رہے ہیں ان کو یہاں بھجوائیں۔ وہ اس علاقہ میں بھی اور بعض دوسرے مقامات پر بھی جائزہ لیں جہاں پانی مہیا کرنے کا پروگرام ہے اور پانی کے مسائل ہیں۔ فرمایا سارا جائزہ لے کر مجھے رپورٹ بھجوائیں۔

حضور انور نے ہدایت فرمائی کہ ایسے علاقے جہاں مسلمان عیسائیت کی طرف راغب ہو رہے ہیں کیونکہ وہ سکول وغیرہ کی سہولت دیتے ہیں تو آپ ان علاقوں میں عارضی مسجد بنادیں اور پرائمری سکول قائم کریں۔ ایسے علاقوں کے لئے جہاں عام گاڑی نہیں جا سکتی، فور وھیل ڈرائیو (Four Wheel Drive) رکھ لیں۔ جو ٹیمیں کام کر رہی ہیں ان کو فنڈز مہیا کریں۔ موٹر سائیکل دیں، سائیکل دیں، ہر مبلغ کو ٹیم کو مہیا کریں اور پھر باقاعدہ منصوبہ بندی سے کام شروع کریں۔

الورین (Ilorin) کے علاقہ میں جہاں نومبائعین کی بڑی تعداد ہے حضور انور نے ایک بڑی مسجد تعمیر کرنے کی ہدایت فرمائی اور فرمایا کہ پانی کے لئے بھی بورہول کا جائزہ لیں۔ رشید صاحب آئیں گے تو وہ جائزہ لیں۔

حضور انور نے ہدایت فرمائی کہ جامعہ نائیجیریا کے لئے جو نئے مبلغین آئے ہیں ان کو دو دو سال کے لئے میدان عمل میں بھجوادیں تا کہ ان کی اچھی ٹریننگ ہوجائے۔

حضور انور نے فرمایا کہ مبلغین ہمیشہ یاد رکھیں کہ ان کا عمل نمونہ بنتا ہے۔ ان کی بات چیت، آپس میں گفتگو کا معیار اچھا ہونا چاہئے۔ اخلاق اور اطاعت کا معیار بہت اعلیٰ ہونا چاہئے۔ جن کے بیوی بچے ساتھ ہیں وہ اپنی بیویوں کو بتائیں کہ وہ بھی وقف ہوتی ہیں اور قربانی دینی پڑتی ہے۔

حضور نے فرمایا کہ جن مبلغین کے بچے بڑے ہو رہے ہیں ان کو ایسے علاقوں میں ایڈجسٹ کریں جہاں تعلیم کی سہولتیں ہیں اور نئے مبلغین کو ان کی جگہ بھجوادیں۔

حضور نے فرمایا کہ معلمین آپ کے ماتحت ہیں

MOT
CLASS IV: £45
CLASS VII: £53
Servicing, Tyres & Exhausts.
Mechanical Repairs
All Makes & Models
Rutlish Auto Care Centre
Rutlish Road
Wimbledon - London
Tel: 020 8542 3269

ان کو اپنے ساتھ لے کر چلیں۔ خود اپنے کام کا جائزہ لیں اور روزانہ کی ڈائری لکھیں۔ صبح اٹھنے سے لے کررات سونے تک اپنی ہر بات لکھیں۔ آپ کو پتہ چل جائے گا کہ آپ کی کیا پراگرس ہے اور کیا خامیاں رہ گئی ہیں۔

حضور انور نے ہدایت فرمائی کہ ہر مبلغ کو اس کا بجٹ دیں اور وہ اپنے بجٹ کے اندر رہتے ہوئے کام کرے۔ اس طرح مبلغین کو بروقت اخراجات مہیا ہوں گے اور بلوں کی ادائیگی میں غیر معمولی تاخیر نہیں ہوگی۔

حضور انور نے ہدایت فرمائی کہ تمام مبلغین اپنی سالانہ Maintenance کا بجٹ اپنے مبلغ انچارج کے ذریعہ امیر صاحب کو بھجوائیں اور پھر اس کے بجٹ کے اندر رہیں۔ ٹرانسپورٹ، تبلیغ اور تربیت کا بجٹ ختم ہو تو مزید دیا جاسکتا ہے۔ ہر مبلغ کو پتہ ہونا چاہئے کہ اس کا سالانہ ٹرانسپورٹ، تبلیغ اور تربیت کا یہ بجٹ ہے اور اس بجٹ کے مطابق اخراجات مہیا ہوں۔

اصلاحی کمیٹی کے بارہ میں حضور انور نے ہدایت فرمائی کہ یہ نہیں کہ معاملہ اٹھے تو پھر دیکھیں۔ معاملہ سے پہلے حالات پر نظر ہونی چاہئے۔ اور پتہ ہونا چاہئے کہ یہاں سے مسئلہ پیدا ہوسکتا ہے۔

حضور انور نے فرمایا جو عہدیدار بد دیانتی کرتے ہیں ان کو عہدوں سے فارغ کریں۔ ان سے کوئی خدمت نہیں لینی۔ مبلغ کا کام ہے کہ ان کی اصلاح کریں۔ ان کو اسلامی تعلیم بتائیں اور ان کی تربیت کریں۔ معاملہ کو حد سے نکلنے سے پہلے اس کی اصلاح کرنا ضروری ہے۔

حضور انور نے ہدایت فرمائی کہ اپنی جماعتوں کے سیکرٹریان مال کو ہدایت دیں کہ جو بھی رقم جمع ہو وہ ہفتہ کے بعد بینک میں فوراً جمع کروائیں اور اس میں تاخیر نہ ہو۔

لائبریری کے قیام کے بارہ میں حضور انور نے ہدایت فرمائی کہ ہر جماعت میں لائبریری قائم کریں اور اس میں بنیادی کتب ہونی چاہئیں۔ لندن میں جو کتب شائع ہوئی ہیں وہاں سے منگوائیں اور ابوجہ ہیڈکوارٹر میں بھی اپنی لائبریری بنائیں۔ آہستہ آہستہ سارے سینٹرز میں لائبریری کا قیام ہو۔

آخر پر حضور انور نے فرمایا کہ اپنے کام کے لئے دعاؤں پر بہت زور دیں۔

مبلغین کرام کے ساتھ حضور انور ایدہ اللہ کی یہ میٹنگ ڈیڑھ بجے تک جاری رہی۔ میٹنگ کے بعد تمام مبلغین نے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ کے ساتھ گروپ فوٹو بنوانے کی سعادت حاصل کی۔

معلّمین کرام کی حضور انور کے ساتھ میٹنگ

مبلغین کی میٹنگ کے بعد ایک بج کر چالیس منٹ پر معلّمین کرام کی حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے ساتھ میٹنگ شروع ہوئی۔ حضور انور نے دعا کروائی۔

الفضل خود بھی پڑھئے اور اپنے زیر تبلیغ دوستوں کو بھی پڑھنے کے لئے دیجئے۔ یہ بھی دعوت الی اللہ کا ایک مفید ذریعہ ہے۔

(مینجر)

حضور انور نے معلمین سے مخاطب ہوتے ہوئے فرمایا: امید ہے کہ آپ اپنی ڈیوٹی ایمانداری کے ساتھ ادا کر رہے ہوں گے۔ حضور انور نے فرمایا آپ میں سے نارتھ ایریا کے کون سے ہیں اور وہاں کے رہنے والے کون سے ہیں؟

حضور انور نے فرمایا: ساؤتھ اور نارتھ کے تین معلّمین نمائندگی کرتے ہوئے کوئی بات کرنا چاہیں تو کریں، کوئی سوال کرنا ہے تو کریں۔

✿......باؤچی سٹیٹ کے ایک معلّم سے حضور انور نے دریافت فرمایا کہ آپ کے سپرد کتنا علاقہ ہے۔ اس معلّم نے بتایا کہ میرے سپرد ساٹھ گاؤں ہیں۔

✿......ایک معلّم نے بتایا کہ نارتھ کے جس علاقہ میں مَیں کام کر رہا ہوں وہاں نو ہزار احباب پر مشتمل نومبائعین کی جماعت ہے۔ ان سے ہم چندہ بھی لے رہے ہیں۔ ایک معلّم کے الاؤنس اور بچوں کے تعلیمی الاؤنس کے تعلق میں ایک سوال کے جواب میں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ ہم اس معاملہ پر غور کر رہے ہیں اور یہ معاملہ زیر کارروائی ہے۔

حضور انور نے معلّمین کے علاج، طبی سہولیات کے بارہ میں فرمایا کہ امیر صاحب اور مبلغ انچارج صاحب اس کو دیکھیں اور جو بھی بل صحیح ہیں اور ادا ہونے والے ہیں ان کی جلد ادائیگی کے بارہ میں کوئی حل تلاش کریں۔

حضور انور نے ہدایت فرمائی کہ جماعت نائیجیریا جو کتابیں شائع کرتی ہے اس کی ایک ایک کاپی ہر معلّم کے سینٹر میں ہونی چاہئے۔ اسی طرح ماہانہ رسالہ The Truth اور Review of Religions کی کاپی بھی ہر معلّم کے سینٹر میں مہیا کی جائے۔

حضور انور نے فرمایا جو جماعتیں معلّمین کی ڈیمانڈ کرتی ہیں وہ ان کی رہائشی ضروریات بھی پوری کریں۔ کسی جماعت کے مطالبہ پر اگر معلّم کو وہاں بھجوایا جارہا ہے تو اس جماعت کو لکھیں کہ معلّم کو رکھنے کے لئے تیاری بھی کرو۔

✿......ایک معلّم نے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ کی خدمت میں درخواست کی کہ حضور ہماری جماعت اور علاقہ میں بھی تشریف لائیں۔ حضور نے فرمایا جب آپ کے علاقہ میں پچاس ہزار احمدی ہو جائیں گے تو پھر آؤں گا۔

حضور نے فرمایا کہ جو معلّم اس وقت کالج، یونیورسٹی میں پڑھ رہے ہیں ان کو کس طرح سیٹل کرنا ہے۔ یہ اپنی Choice کے ساتھ فیلڈ میں نہیں جاسکتے۔

ایک معلّم کے سوال پر کہ معلّمین کو میڈیکل کورسز کروائے جائیں تاکہ ہسپتالوں کی ضرورت پوری ہوسکے۔ حضور انور نے فرمایا کہ مَیں نے یہ ذمہ داری واقفین نو کو دی ہے۔

معلّمین کی حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ کے ساتھ یہ میٹنگ دو بج کر چالیس منٹ پر ختم ہوئی۔ اس کے بعد تمام معلّمین نے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ سے شرف مصافحہ حاصل کیا اور مختلف گروپس کی صورت میں حضور انور کے ساتھ تصاویر بنوائیں۔

تین بجے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے مسجد مبارک ابوجہ میں ظہر و عصر کی نمازیں جمع کر کے پڑھائیں۔ نمازوں کی ادائیگی کے بعد حضور انور اپنی رہائشگاہ پر تشریف لے گئے۔

انفرادی و اجتماعی ملاقاتیں

ساڑھے پانچ بجے حضور انور اپنے دفتر تشریف لائے اور پروگرام کے مطابق انفرادی و اجتماعی ملاقاتیں شروع ہوئیں۔ چودہ فیملیز کی ملاقاتوں کے علاوہ زاریہ اور کاڈونا کی جماعتوں کے خدام نے حضور انور سے ملاقات کی سعادت حاصل کی۔ ڈیوٹی دینے والے خدام نے بھی حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ سے ملاقات کا شرف پایا۔ حضور انور نے سبھی کو شرف مصافحہ سے نوازا اور خدام نے اپنے پیارے آقا کے ساتھ تصاویر بھی بنوائیں۔

ملاقاتوں کا یہ پروگرام سوا سات بجے تک جاری رہا۔

الوداعی تقریب عشائیہ

آج نائیجیریا میں قیام کا آخری دن تھا۔ جماعت نائیجیریا نے مسجد مبارک سے ملحقہ احاطہ میں حضور انور کے اعزاز میں ایک الوداعی تقریب عشائیہ کا اہتمام کیا تھا۔

ساڑھے سات بجے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ الوداعی تقریب عشائیہ میں شرکت کے لئے تشریف لائے۔ تلاوت قرآن کریم بعد امیر صاحب نائیجیریا نے اپنے مختصر ایڈریس میں حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کی نائیجیریا آمد کو جماعت نائیجیریا کے لئے اور ملک کے لئے باعث خیر و برکت اور تاریخ ساز قرار دیا اور ساری جماعت کی طرف سے دل کی گہرائیوں سے شکریہ ادا کیا۔ بعد ازاں حضور انور نے دعا کروائی۔ سوا آٹھ بجے یہ تقریب اپنے اختتام کو پہنچی اور حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ اپنی رہائشگاہ پر تشریف لے گئے۔

ساڑھے آٹھ بجے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے مسجد مبارک تشریف لاکر مغرب و عشاء کی نمازیں جمع کر کے پڑھائیں۔

نماز جنازہ غائب

نمازوں کی ادائیگی کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے محترمہ طاہرہ صدیقی صاحبہ کی نماز جنازہ غائب پڑھائی۔ مرحومہ ڈاکٹر محبوب احمد صاحب انچارج احمدیہ ہسپتال نیوبُصّہ کی خوشدامنہ تھیں اور یکم مئی 2008ء کو کراچی میں ان کی وفات ہوئی تھی اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ۔

نماز جنازہ کی ادائیگی کے بعد حضور انور نے احباب جماعت سے مخاطب ہوتے ہوئے فرمایا:

”مَیں کامیاب دورہ کے بعد کل واپس جارہا ہوں۔ آپ سب لوگوں کے تعاون کا بہت شکریہ۔ آپ لوگ جو اپنے گھروں کو واپس جارہے ہیں اپنے سفر کے لئے بھی دعا کریں اور میرے سفر کے لئے بھی دعا کریں۔ اللہ تعالیٰ آپ سب کو خیریت سے لے جائے اور آپ کا حافظ و ناصر ہو“۔

بعد ازاں حضور انور اپنی رہائشگاہ پر تشریف لے گئے۔

6 مئی بروز منگل 2008ء

صبح ساڑھے پانچ بجے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے مسجد مبارک تشریف لا کر نماز فجر پڑھائی۔ نماز کی ادائیگی کے بعد حضور انور اپنی رہائش گاہ پر تشریف لے گئے۔

نائیجیریا سے لندن کے لئے روانگی

صبح ساڑھے چھ بجے حضور انور اپنی رہائشگاہ سے باہر تشریف لائے اور اجتماعی دعا کروائی۔ احباب جماعت نے پُرسوز دعاؤں کے ساتھ اپنے پیارے آقا کو الوداع کہا۔ حضور انور نے اپنا ہاتھ بلند کر کے سب کو السلام علیکم کہا اور ابوجہ انٹرنیشنل ائرپورٹ کے لئے روانہ ہوئے۔

سوا سات بجے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز ائرپورٹ پہنچے جہاں احباب جماعت حضور انور کو الوداع کہنے کے لئے جمع تھے۔ احباب نے نعرے بلند کئے۔ ممبران خدام الاحمدیہ نے مارچ پاسٹ کیا اور سفر کے لئے عربی زبان میں دعائیں پڑھیں۔ اور حضور انور کی خدمت میں گارڈ آف آنر پیش کیا۔ حضور انور نے گارڈ آف آنر کا معائنہ فرمایا۔

بعد ازاں حضور انور نے دعا کروائی اور ائرپورٹ کے اندر تشریف لے آئے۔ حضور انور کی آمد سے قبل سامان کی بکنگ اور امیگریشن کی کارروائی مکمل کی جاچکی تھی۔ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز VIP لاؤنج میں تشریف لے گئے۔ ابوجہ ائرپورٹ پر برٹش ائرویز کے متعین آفیسر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ سے ملنے کے لئے VIP لاؤنج میں آئے۔ حضور انور نے ان کے تعاون کا شکریہ ادا کیا اور انہیں شرف مصافحہ سے نوازا۔

امیر صاحب نائیجیریا، مبلغ انچارج نائیجیریا اور دیگر جماعتی عہدیداران بھی VIP لاؤنج میں موجود رہے اور حضور انور ایدہ اللہ کو جہاز کے دروازے تک چھوڑنے آئے۔ سوا آٹھ بجے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز جہاز پر سوار ہوئے۔

برٹش ائرویز کی فلائٹ نمبر BA082 انٹرنیشنل ائرپورٹ ابوجہ سے اپنے وقت کے مطابق صبح ساڑھے آٹھ بجے لندن کے لئے روانہ ہوئی اور لندن (UK) کے مقامی وقت کے مطابق دوپہر دو بج کر چالیس منٹ پر ہیتھرو ائرپورٹ پر اتری۔ جہاز کے دروازہ پر برٹش ائرویز کی ایک سینئر سٹاف ممبر نے حضور انور ایدہ اللہ اور حضرت بیگم صاحبہ مدظلہا کو Receive کیا اور امیگریشن کی کارروائی اور سامان کے حصول کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ کو ائرپورٹ کے باہر تک چھوڑنے آئی۔ تین بج کر پچیس منٹ پر حضور انور ائرپورٹ سے باہر تشریف لائے جہاں امیر صاحب یوکے، مبلغ انچارج یوکے، مرکزی وکلاء، افسران شعبہ جات، ذیلی تنظیموں کے صدران اور دیگر جماعتی عہدیداران نے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کو خوش آمدید کہا۔ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے استقبال کے لئے آنے والے احباب کو شرف مصافحہ بخشا۔ جس کے بعد ائرپورٹ سے مسجد فضل لندن کے لئے روانگی ہوئی۔

THOMPSON & CO SOLICITORS

Consult us for your legal requirements such as Immigration & Nationality, Conveyancing & Employment, Welfare Benefits, Personal Injury, Family & Ancillary Proceedings,, Wills & Probate, Criminal Litigation .

Contact:

Anas A.Khan, John Thompson Solicitors

1st floor 48 Tooting High Street

London SW17 0RG

Tel: 020 8333 0921+020 8767 5005

Mobile: 0780-3298065 Fax: 020 8871 9398

مسجد فضل لندن اور اس کے احاطہ کو خوبصورت جھنڈیوں سے سجایا گیا تھا اور مسجد پر چراغاں کیا گیا تھا۔ ساڑھے چار بجے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز مسجد فضل پہنچے جہاں احباب جماعت کی ایک بڑی تعداد نے اپنے پیارے آقا کو خوش آمدید کہا۔ حضور انور کی آمد پر بچوں اور بچیوں نے استقبالیہ نغمات پڑھے اور اپنے آقا کو خوش آمدید کہا۔ حضور انور خواتین اور بچیوں کے پاس تشریف لے گئے اور اپنا ہاتھ بلند کر کے سب کو السلام علیکم کہا۔ دوسری طرف مرد احباب کھڑے تھے۔ ہر طرف سے السلام علیکم کی آوازیں آرہی تھیں۔ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز ان احباب کے پاس سے گزرتے ہوئے اپنا ہاتھ بلند کر کے ان کے سلام کا جواب دے رہے تھے۔ یہ استقبالیہ تقریب ایم ٹی اے پر Live نشر کی گئی۔ بعد ازاں حضور انور اپنی رہائشگاہ تشریف لے گئے۔

ساڑھے پانچ بجے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے مسجد فضل لندن تشریف لا کر نماز عصر پڑھائی۔ نماز کی ادائیگی کے بعد حضور انور اپنی رہائشگاہ پر تشریف لے گئے۔

مسجد فضل، محمود ہال اور نصرت ہال اور مسجد کا بیرونی صحن نمازیوں سے بھرے ہوئے تھے۔ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے دورہ افریقہ سے انتہائی کامیاب و کامران مراجعت پر یہاں مسجد فضل لندن میں عید کا سماں تھا۔ ہر کوئی خوشی و مسرت سے معمور تھا۔ احباب ایک دوسرے کو گلے لگ کر مبارکباد دیتے تھے۔ احباب کی قلبی کیفیات پر حضرت نواب مبارکہ بیگم صاحبہ رضی اللہ عنہا کے یہ اشعار صادق آرہے تھے۔

صد مبارک آ رہے ہیں آج وہ
روز و شب بے چین تھے جن کے لئے
آ گیا آخر خدا کے فضل سے
دن گنا کرتے تھے جس دن کے لئے

ممبران قافلہ

افریقہ کے اس تاریخی سفر میں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے ساتھ حضرت بیگم صاحبہ مدظلہا کے علاوہ درج ذیل ممبران کو قافلہ میں شمولیت کی سعادت نصیب ہوئی۔

مکرم منیر احمد صاحب جاوید (پرائیویٹ سیکرٹری)، مکرم بشیر احمد صاحب (دفتر پرائیویٹ سیکرٹری)، مکرم عابد وحید احمد خان صاحب (انچارج شعبہ پریس)، مکرم محمد احمد ناصر صاحب (نائب افسر حفاظت)، مکرم ناصر سعید صاحب، محمود احمد خان صاحب، نصیر الدین ہمایوں صاحب (ممبران سیکورٹی سٹاف)، خاکسار عبدالماجد طاہر (ایڈیشنل وکیل التبشیر)۔

یو کے سے مکرم مرزا حفیظ احمد صاحب، جرمنی سے مکرم محمد عبداللہ صاحب اور حیدر آباد پاکستان سے مکرم چوہدری نسیم احمد صاحب کو بھی قافلہ میں شمولیت کی سعادت نصیب ہوئی۔

ان کے علاوہ MTA کی مرکزی ٹیم جو چار ممبران مکرم منیر عودہ صاحب، خالد کرامت صاحب، مسرور احمد فراز صاحب، اور محمد افضل قیوم قریشی صاحب پر مشتمل تھی حضور انور کی اجازت سے دورہ کی Coverage اور Live نشریات کے لئے لندن سے بھجوائی گئی تھی۔ MTA کی اس ٹیم نے موسم کی شدت کے باوجود جس طرح محنت اور کوشش سے دورہ کے سارے پروگراموں کو کورتج دی اس کا ذکر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے اپنے خطبہ جمعہ 9/مئی 2008ء میں گھانا میں جمعۃ المبارک کا ذکر کرتے ہوئے ان الفاظ میں فرمایا تھا:

"جمعہ پر حاضری کا نظارہ دنیا نے کر ہی لیا ہے۔ آئیوری کوسٹ سے آئے ہوئے ایک دوست نے یہ تبصرہ کیا کہ حج کے بعد اتنا بڑا مجمع میں نے پہلی دفعہ دیکھا ہے۔ جب مَیں خطبے کے دوران ان لوگوں کو دیکھتا تھا تو دل میں خیال آتا تھا کہ پتہ نہیں ایم ٹی اے والے اللہ تعالیٰ کے اس انعام کو پوری طرح دنیا میں دکھا بھی سک رہے ہیں کہ نہیں۔ لیکن الحمد للہ کہ ہمارے ایم ٹی اے کے لڑکوں نے جو یہاں سے ساتھ گئے تھے اپنی مہارت کا خوب اخلاص سے مظاہرہ کیا اور ایک دنیا نے اس کو دیکھا، اور ان کا بھی ان میں بڑا حصہ ہے۔ اللہ تعالیٰ ان سب کو بھی جزا دے"۔

❁❁❁❁❁❁

جماعت احمدیہ گیمبیا (The Gambia) کے

32 ویں جلسہ سالانہ کا کامیاب انعقاد

لارڈ میئر بانجل اور کئی دیگر معزز غیر از جماعت مہمانوں کی شمولیت اور جماعت احمدیہ کی ملکی ترقی کے لئے خدمات پر خراج تحسین۔ چھ ہزار سے زائد افراد کا اجتماع۔ مختلف موضوعات پر پُر مغز تقاریر۔ نمائش کا اہتمام۔ میڈیا میں جلسہ کی کورتج

(رپورٹ: سید سعید الحسن نائب امیر و مبلغ انچارج دی گیمبیا)

اللہ کے فضل و کرم سے جماعت احمدیہ گیمبیا کا بتیسواں سالانہ جلسہ سالانہ کامیابی کے ساتھ اختتام پذیر ہوا۔ یہ جلسہ گیمبیا کا سب سے بڑا پروگرام ہوتا ہے۔ اس جلسہ کی تیاری کئی ماہ پہلے سے شروع ہو جاتی ہے۔ یہ اجلاسات اور تیاری جلسہ کا حصہ ہوتی ہے لیکن اس دفعہ صد سالہ خلافت جوبلی کی وجہ سے یہ جلسہ غیر معمولی حیثیت کا حامل تھا۔ ہر کوئی خلافت کی نئی صدی کو خوش آمدید کہنے کے لئے بے تاب تھا۔ حضور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے از راہ شفقت مکرم مولانا حیدر علی ظفر صاحب نائب امیر و مبلغ انچارج جرمنی کو مرکزی نمائندہ مقرر فرمایا۔ خلافت کی نئی صدی کے جلسہ کی اہمیت کے تحت فیصلہ کیا گیا کہ سارے ملک میں جماعتوں میں نمائندے بھجوائے جائیں اور جلسہ میں بھرپور شرکت کے لئے مؤثر رنگ میں تحریک کی جائے چنانچہ نیشنل عاملہ کے اراکین پر مشتمل ٹیم نے سارے ملک کا دورہ کیا اور جماعتوں کو جوبلی کی اہمیت بتائی۔

اس جلسہ کے لئے پہلی دفعہ مرکزی نظام اپنایا گیا اور افسر جلسہ سالانہ، افسر خدمت خلق، افسر جلسہ گاہ اور مختلف نظامتوں کا قیام عمل میں لایا گیا۔ جلسہ میں شرکت کے لئے جماعت کا دعوت نامہ ٹی وی، ریڈیو پر کئی دن پہلے سے شروع ہو چکا تھا۔ ریڈیو نے آدھے گھنٹے کا پروگرام جلسہ سالانہ کے سلسلہ میں پیش کیا۔ اسی طرح اخبارات نے بھی بھرپور انداز میں جلسہ کے دعوت نامہ کو مشتہر کیا۔

مکرم مولانا حیدر علی ظفر صاحب جلسہ سے دو دن پہلے گیمبیا پہنچ گئے۔ ان کے استقبال کے لئے بہت بڑی تعداد میں احباب جماعت ائر پورٹ پہنچ گئے حالانکہ یہ صبح چار بجے کا وقت تھا گویا فجر کی نماز سے اڑھائی گھنٹے پہلے۔ مکرم مولانا نے آنے والوں کا شکریہ ادا کیا اور دعا کے بعد یہ قافلہ ہیڈ کوارٹر روانہ ہو گیا۔

جلسہ کے انتظامات کے معائنے کے لئے عصر کے وقت معزز مہمان امیر صاحب کے ساتھ جلسہ گاہ تشریف لے گئے۔ یاد رہے کہ گیمبیا کا جلسہ سالانہ نصرت جہاں سکیم کے پہلے بابرکت سکول نصرت سینئر سیکنڈری سکول میں ہر سال منعقد ہوتا ہے۔ جلسہ گاہ اور مختلف شعبوں کا معائنہ کرتے ہوئے مکرم حیدر علی ظفر صاحب نے بعض قیمتی مشوروں سے نوازا۔ معائنہ کے بعد مکرم حیدر علی صاحب نے تمام کارکنان سے خطاب کیا انہوں نے ڈیوٹی کے دوران نماز پڑھنے پر زور دیا اور کہا کہ صرف یہ کہہ دینا کہ ہم مصروف تھے اس لئے نماز نہیں پڑھی جلسہ کی روح کے خلاف ہے اس لئے ہمیشہ نماز کا خیال رکھیں۔ انہوں نے مہمانوں کے ساتھ اچھا سلوک کرنے پر بھی زور دیا۔

بدھ کے روز سے مہمانوں کی آمد ہو رہی تھی اور جمعرات کو ہر طرف مسیح محمدی کے دیوانے نظر آرہے تھے۔ ان میں سپین، ہالینڈ، گنی بساؤ اور سینیگال کے وفود شامل تھے۔ گنی بساؤ سے ایک بہت بڑا وفد جلسہ میں شمولیت کے لئے پہنچا۔

مورخہ 21/مارچ بروز بدھ سے جلسہ کا باقاعدہ آغاز ہوا۔ جلسہ گاہ میں حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کے خطبہ جمعہ کے سننے کا انتظام تھا۔ اس کے بعد خطبہ جمعہ میں محترم مولانا حیدر علی ظفر صاحب نے خلافت جوبلی کے پروگراموں کی طرف توجہ دلائی۔ بالخصوص روحانی پروگرام جن میں روزانہ دو نوافل، دعائیں اور ہر مہینہ ایک روزہ شامل ہیں۔ جمعہ کے بعد لوائے احمدیت لہرانے کی تقریب ہوئی مکرم مولانا صاحب نے لوائے احمدیت لہرایا جبکہ لارڈ میئر بانجل MR.Samba fall نے گیمبیا کا پرچم لہرایا۔

اس کے فوراً بعد نمائش کا افتتاح ہوا۔ یہ نمائش ہر سال جلسہ سالانہ کے موقع لگائی جاتی ہے۔

پہلا اجلاس

عصر کے وقت پہلے سیشن کا آغاز مکرم مولانا حیدر علی ظفر صاحب کی زیر صدارت شروع ہوا۔ اس سیشن میں مکرم msanne Landing جو مذہبی امور کے پرماننٹ سیکرٹری ہیں وائس پریذیڈنٹ کی نمائندگی میں تشریف لائے۔ اسی طرح دارالحکومت بانجل کے لارڈ میئر Mr Samba Fall، مختلف علاقوں کے چیفس، الکالوز، امام اور ملک کی کئی معزز شخصیات شامل ہوئیں۔ اسی طرح لیبیا کے سفارت خانہ کے نمائندہ بھی شریک ہوئے۔ مکرم امیر صاحب نے معزز مہمانوں کا تعارف کروایا۔ امیر صاحب نے مولانا حیدر علی صاحب کو خوش آمدید کہا اور حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کا شکریہ بھی ادا کیا جنہوں نے از راہ شفقت اپنے خصوصی نمائندہ کو بھجوایا۔ انہوں نے آنے والے معزز مہمانوں کے لئے بھی خیر سگالی کے جذبات کا اظہار کیا۔

اس کے بعد آنے والے مہمانوں نے اپنے خیالات کا اظہار کیا۔ مذہبی امور کے پرمانٹ سیکرٹری نے اپنے خیالات کا آغاز اس بات سے کیا کہ وہ وائس پریذیڈنٹ اور حکومت کی طرف سے جماعت احمدیہ کو بتیسواں جلسہ سالانہ منعقد کرنے پر مبارکباد پیش کرتے ہیں۔ اپنی بات جاری رکھتے ہوئے انہوں نے مزید کہا کہ ان کا یہ دوسرا موقعہ ہے کہ وہ جماعت کے اجتماع سے خطاب کر رہے ہیں اس سے پہلے مانسا کونکو میں خدام الاحمدیہ کے اجتماع سے بھی خطاب کا موقع ملا تھا جب وہ وہاں کے گورنر تھے۔ آپ نے بتایا کہ حکومت جماعت کی خدمات سے اچھی طرح واقف ہے یہی وجہ ہے کہ جماعت کو سارے ملک میں ایک خاص عزت و وقار حاصل ہے۔ گیمبیا ایک آزاد ملک ہے اور ہر کوئی اپنے مسلک کے لحاظ سے آزاد ہے جماعت کا گیمبیا کی ترقی میں خاص کردار ہے۔

مکرم لارڈ میئر بانجل نے اپنے خطاب میں بتایا کہ یہ ان کے لئے اعزاز کی بات ہے جو جماعت نے انہیں اپنے سالانہ جلسہ میں بلایا۔ انہوں نے جماعت کو زبردست خراج تحسین پیش کیا اور کہا اس ملک میں مذہب کی پہچان احمدیت سے ہے۔ احمدیت نے ہی ہمیں دین اسلام کی پہچان دی۔

لیبیا کے سفارت خانے کے نمائندہ نے اپنے مختصر خطاب میں کہا کہ تمام مسلمان ایک اخوت کی لڑی میں ہیں اس لئے سب سے مقدم یہ بات ہے کہ ہم سب پیار و محبت سے رہیں اور ایک دوسرے کا احترام کریں۔

مکرم محترم مولانا حیدر علی ظفر صاحب نے پنے افتتاحی خطاب میں جلسہ سالانہ کے آغاز اور اس کی غرض و غایت پر روشنی ڈالی۔ انہوں نے بتایا کہ جلسہ سالانہ کا آغاز حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے خود فرمایا اور اس کا مقصد روحانی ترقی اور اللہ کو پانا قرار دیا۔ اسی طرح آپس میں میل جول بڑھانا بھی ایک اہم مقصد قرار دیا۔ دعا کے ساتھ یہ پہلا اجلاس اختتام پذیر ہوا۔

دوسرا اجلاس

جلسہ کا دوسرا اجلاس خاکسار کی زیر صدارت مغرب و عشاء کی نمازوں کے بعد شروع ہوا۔ اس اجلاس میں سوال و جواب کا سلسلہ رکھا گیا۔ ہمیشہ کی طرح یہ پروگرام بہت دلچسپ تھا۔ احمدی اور غیر احمدی احباب نے سوالات پوچھے اور علماء کے ایک گروپ نے جوابات دیئے۔

باقی صفحہ نمبر 8 پر ملاحظہ فرمائیں

الفضل ڈائجسٹ

(مرتبہ : محمود احمد ملک)

اس کالم میں ان اخبارات و رسائل سے اہم ودلچسپ مضامین کا خلاصہ پیش کیا جاتا ہے جو دنیا کے کسی بھی حصہ میں جماعت احمدیہ یا ذیلی تنظیموں کے زیرانتظام شائع کئے جاتے ہیں۔

ذکر حبیب

بیان فرمودہ حضرت نواب مبارکہ بیگم صاحبہؓ

روزنامہ ''الفضل'' ربوہ 20/مارچ 2007ء کا شمارہ ''مسیح موعودنمبر'' کے طور پر شائع ہوا ہے۔ اس خصوصی اشاعت میں حضرت سیدہ نواب مبارکہ بیگم صاحبہؓ کا حضرت مسیح موعودؑ کی یاد میں تحریر کردہ ایک مضمون اخبار کی ایک پرانی اشاعت سے منقول ہے۔

حضرت سیدہ فرماتی ہیں کہ آپؑ (حضرت اقدس) نے بچپن سے مجھ پر بے حد شفقت فرمائی حتیٰ کہ حضرت اماں جان بھی مناسب تربیت کے لئے کچھ کہتی تھیں تو آپ ان کو بھی روکتے تھے کہ اس کو کچھ نہ کہو ہمارے گھر چند روزہ مہمان ہے۔ یہ ہمیں کیا یاد کرے گی۔ میں چھوٹی تھی تو رات کو اکثر ڈر کر آپ کے بستر میں جا گھستی۔ جب ذرا بڑی ہونے لگی تو آپ نے فرمایا کہ جب بچے بڑے ہونے لگتے ہیں (اس وقت میری عمر کوئی پانچ سال کی تھی) تو پھر بستر میں اس طرح نہیں آ گھسا کرتے۔ میں تو اکثر جاگتا رہتا ہوں۔ تم چاہے سو دفعہ مجھے آواز دو میں جواب دوں گا اور پھر تم نہیں ڈروگی۔ اپنے بستر سے ہی مجھے پکار لیا کرو۔ پھر میں نے بستر پر کود کر آپ کو تنگ کرنا چھوڑ دیا۔ جب ڈر لگتا پکار لیتی۔ آپ فوراً جواب دیتے۔ پھر خوف اور ڈر لگنا ہی ہٹ گیا۔ میرا پلنگ آپ کے پلنگ کے پاس ہی ہمیشہ رہا بجز چند دنوں کے، جب مجھے کھانسی ہوئی تو حضرت اماں جان بہلا پھسلا کر ذرا دور بستر بچھوا دیتی تھیں کہ تمہارے ابا کو تکلیف ہوگی۔ مگر آپؑ خود اٹھ کر سوتی ہوئی کا میرا سر اٹھا کر ہمیشہ کھانسی کی دوا مجھے پلاتے تھے۔ آخری شب بھی جس روز آپ کا وصال ہوا میرا بستر آپ کے قریب بالکل قریب ہی تھا کہ بس ایک آدمی ذرا گزر سکے۔

ایک بار حضرت مرزا شریف احمدؓ نے (وہ بھی آخر بچہ ہی تھے) اصرار کیا کہ میرا پلنگ بھی ابا کے قریب بچھا دیں مگر میں نے اپنی جگہ چھوڑنا نہیں مانا۔ حضرت اماں جانؓ نے کہا یہ ہمیشہ پاس لیٹتی ہے کیا ہوگیا۔ آخر شریف کا بھی دل چاہتا ہے۔ اگر دو دن یہ اپنی ضد ذرا چھوڑ دے بھائی کو لیٹنے دے تو کیا حرج ہو جائے۔ مگر حضرت مسیح موعودؑ نے فرمایا نہیں یہ لڑکی ہے اس کا دل رکھنا ضروری ہے۔ حالانکہ حضرت اماں جانؓ کی خاطر آپ کو بہت عزیز رہتی تھی۔ حضرت اماں جان چھوٹے بھائی صاحب کو لے کر اس رات ان کی دلجوئی کے لئے خود بھی بیت الدعاء میں زمین پر ان کو ساتھ لے کر سوئیں میرا بستر وہیں رہا۔ لیکن مجھے یاد ہے کہ اس بات پر پھر میرا دل بھی دکھا اور ندامت محسوس ہوئی۔ آپ لیٹے ہوتے تھے میں دیکھتی جب آنکھ کھلتی آپ کے لب مبارک ہل رہے ہیں اور اکثر آپ اٹھتے اور کاپی پر الہامات لکھتے۔ لکھتے دیکھ کر میں سمجھ جاتی تھی کہ الہام ہوا ہے۔ آپ کی ہلکی ہلکی آواز مجھے یاد ہے کہ کثرت سے سُبْحَانَ اللّٰہِ وَبِحَمْدِہٖ سُبْحَانَ اللّٰہِ الْعَظِیْم آپ پڑھتے رہتے تھے۔

میں بڑی خوشی سے آپ کو دبایا بھی کرتی تھی۔ ایک بار آپ بہت تکان محسوس کررہے تھے۔ فرمایا میری سوٹی پکڑ کر میری رانوں پر کھڑی ہوکر دباؤ۔ میں کھڑی ہوگئی۔ تو آپؑ نے میرے پاؤں اپنے ہاتھ سے پکڑ کر درست کئے کہ جب کھڑے ہوکر اس طرح دباتے ہیں تو پاؤں ٹیڑھے رکھتے ہیں۔ یعنی ایک پنجہ اِدھر ایک اُدھر اس سے ایڑی کا دباؤ تکلیف نہیں دیتا۔

ایک ضعیفہ مائی تابی نام ہمارے گھر میں رہا کرتی تھیں۔ دائمی سردرد کی مریضہ تھیں۔ آپؑ ان کا بہت خیال رکھتے۔ دوائیں بھی دیتے اور بادام کا شیرہ ان کو پلواتے۔ میں مائی تابی کا شیرہ رگڑ رگڑ کر اکثر اس کو پلاتی تو بہت دعائیں دیا کرتی تھی اور مجھے احساس تھا کہ آپؑ بھی میرے اس کام سے خوش ہوں گے۔

مولوی عبدالکریم صاحبؓ کی وفات کے بعد ان کی بیوی کا جن کو سب مولویانی کہتے تھے، آپؑ نے بہت خیال رکھا۔ وہ مجھے بہت چاہتی تھیں اور میں ان سے بہت مانوس تھی۔ آپؑ کبھی فرماتے کہ تم نے مولویانی کو بھی لتاڑا۔ وہ بھی ٹانگوں پر کھڑا کر کے دبواتی تھیں اور اس کو لتاڑنا کہا کرتی تھیں۔ میں آپ کے اتنا کہنے پر بڑی خوشی سے مولویانی کو خوب لتاڑا کرتی وہ میرا ہاتھ پکڑے رکھتیں کہ گر نہ جائے۔

کبھی آپ حضرت اماں جانؓ کے فرمانے پر کہ لڑکیوں کی اتنی ناز برداری ٹھیک نہیں ہوتی۔ لڑکیوں کی قسمت کی کیا خبر آپ مسکرا کر فرماتے: ''خدا شکر خورے کو شکر دیتا ہے تم فکر نہ کرو''۔ ایسا کئی بار میرے سامنے فرمایا۔ میں پیسے مانگتی تو جو پہلی بار ہاتھ میں آجاتا پکڑا دیتے جو اکثر میری طلب سے زیادہ ہوتا تھا۔ آپ فرماتے کہ تمہاری قسمت ہے۔ تھوڑا مانگتی ہو، بہت ہاتھ میں آجاتا ہے۔ اب یہی لو میں واپس کیوں رکھوں۔ ایک بار میں نے دو آنے مانگے روپیہ نکالا اور فرمایا مانگے دو آنے نکل آیا روپیہ یہ تو تمہاری قسمت ہے۔

ایک بار میں نے کہا مجھے لیچیاں دیں۔ حضرت اماں جان نے فرمایا اس کی باتیں تو دیکھیں بے وقت لیچیوں کی فرمائش اب کررہی ہے۔ میں خفا سی ہوکر دوسرے کمرے میں جا کر سوگئی۔ سوتے سوتے میری آنکھ کھلی تو آپؑ مجھے دونوں ہاتھوں پر اٹھائے لئے جارہے تھے۔ جا کر مجھے گود سے اتار کر بھرے ہوئے لیچیوں کے ٹوکرے کے پاس بٹھا کر کہا لو کھاؤ۔ اور حضرت اماں جانؓ سے فرمایا کہ دیکھو چیز یہ مانگتی ہے اللہ تعالیٰ بھیج دیتا ہے۔

میری یاد کا زمانہ حضرت مسیح موعودؑ کی نسبتاً کمزوری کا زمانہ تھا جیسے اکثر روزے سے معذوری۔ مجھے ایک دفعہ سحری کھانا آپؑ کا یاد ہے۔ دوران سر کے وقت بیٹھ کر نماز ادا کرلینا یا آخری ایام میں اکثر ضعف کی وجہ سے مغرب و عشاء کی نمازیں اندر زنانہ میں باجماعت ادا فرما لینا مگر باوجود اس کے آپکے کاموں میں کبھی سستی یا رکاوٹ نظر نہیں آئی۔ وقت میں اتنی برکت کہ سوچ کر حیرت ہوتی ہے۔ دن بھر بیٹھ کر بھی لکھنا اور ٹہل کر بھی لکھنا۔ اسی میں دوسروں کی بات بھی سننا، جواب بھی دینا، لوگوں کو دوادارو بھی دینا اور پھر وہی روانی۔ آپ کا قلم گویا خدائے کریم کے ہاتھ میں تھا۔ پھر ڈاک بھی تمام دیکھنا، لنگر کا بوجھ الگ، مہمانوں کا فکر الگ کہ کسی کو تکلیف نہ پہنچے۔ کوئی کھانے وغیرہ میں کمی نہ رہ جائے۔ دوستوں سے ملاقاتیں بھی تھیں۔ لمبی سیر کو باہر بھی جاتے۔ زبانی نصائح اور روحانیت کے خزانے بھی لٹائے جاتے تھے ہر مجلس میں۔ اتنی مصروفیت پھر اس قدر زیادہ غم اسلام کا بار کاندھوں پر، ذمہ داری کا احساس۔ ہر وقت کام اور عشق صادق کا کام، ایمان کامل کا کام۔ اس پر آپ تھے کہ دل بھی یار میں اور ہاتھ بھی کار دوست میں۔ دماغ بھی اسی کے تصور میں اسی کے عشق میں محو۔ صاف نظر آرہا تھا کہ یہ خدا تعالیٰ کی بخشی ہوئی بہت خاص طاقت کام کررہی ہے۔

آپؑ ظاہر و باطن ایک آئینہ شفاف کی مانند تھے۔ آپ کا جسم بھی مصفّٰی تھا۔ گرمی اور پسینوں کی شدت میں بھی کبھی بوئے ناخوش آپ میں سے نہیں آتی تھی۔ ہمیشہ ایک ہلکی ہلکی مہک آتی رہتی۔ مشک کی خوشبو آپؑ کے پسینہ میں معلوم ہوتی تھی۔ جب نہا کر نکلتے تو گیلا گیلا بدن ململ کے کرتے میں سے صاف شفاف نظر آتا۔ نرم نرم بالوں میں نمی سی اور چند قطرے پانی کے، جو بدن خشک کرنے کے بعد بھی سر میں باقی رہتے، بہت ہی پیارے لگتے تھے۔

آپؑ کا قد بالکل راست تھا۔ ذرا بھی کمزوری اور جھکاؤ نہ آیا تھا، نہ پیشانی نہ چہرے پر کوئی جھری تھی۔ صرف آنکھوں کے کوئیوں کے پاس ذرا ذرا بل سے تھے جو جوانوں کے بھی پڑ جاتے ہیں۔ غرض اتنی محنت، بے حد کام اور اس پر عارضہ دوران سر اور کثرت پیشاب کا جو عارضہ تھا۔ ان سب کے باوجود کوئی اثر آپ کے چہرہ مبارک پر ہرگز ہرگز نہ تھا......۔

میں نے کبھی نہیں دیکھا کہ آپ نبی کریم ﷺ کا ذکر کررہے ہوں اور آپ کی آنکھیں اشک آلود نہ ہوگئی ہوں۔ بات کرتے جاتے اور انگلی سے گوشہ ہائے چشم سے ٹپکتے آنسو پونچھتے جاتے تھے۔

آپؑ باغ میں چارپائی پر لیٹے ہوئے تھے۔ میں اور مبارک ایک کچھوا آپ کو دکھانے کو لائے۔ پھر آپ نے فرمایا آؤ آج تم کو محرم کی کہانی سنائیں۔ ہم دونوں پاس بیٹھ گئے۔ آپؑ نے شہادت حضرت امام حسین علیہ السلام کے واقعات سنانا شروع کئے۔ فرمایا وہ ہمارے نبی کریم ﷺ کے نواسے تھے۔ ان کو منافقوں نے ظالموں نے بھوکا پیاسا کربلا کے میدان میں شہید کردیا۔ فرمایا اس دن آسمان سرخ ہوگیا تھا۔ چالیس روز کے اندر قاتلوں ظالموں کو خدا تعالیٰ کے غضب نے پکڑ لیا۔ کوئی کوڑھی ہوکر مرا کسی پر کوئی عذاب آیا اور کسی پر کوئی۔ یزید کے ذکر پر یزید پلید فرماتے تھے۔ کافی لمبے واقعات آپؑ نے سنائے۔ حالت یہ تھی کہ آپ پر رقت طاری تھی۔ آنسو بہنے لگے تھے جن کو آپؑ انگشت شہادت سے پونچھتے جاتے تھے۔ وہ کیفیت مجھے ہمیشہ یاد آتی ہے...... دو بچوں کے سامنے گھر کی تنہائی میں وہ قیمتی آنسو وہ خون دل کے قطرے، وہ انمول موتی اور جگہ یہ دنیا میں کہاں پائے جاسکتے ہیں؟ وہ جذبہ صادق وہ درد تو اسی عاشق صادق محمد رسول اللہ ﷺ کا ہی حصہ تھا۔

ایک دفعہ حضرت اماں جان نے کہا ایک شخص نے کہلایا ہے کہ فلاں سید زادی سے میرے رشتہ کی آپؑ سفارش کردیں۔ آپؑ نے جواب دیا۔ میری زبان کو زیب نہیں دیتا کہ ایک لڑکی جو آل رسول کریمؐ سے منسوب ہے، میں اس کا پیغام ایسے شخص کے لئے دوں جس کی قوم ہمارے ملک میں ایک گھٹیا قوم کہلاتی ہے۔ بیشک ......آپؑ خود فرماتے تھے کہ ذات پات کا خیال نہ کرو اور نیکی تقویٰ دیکھو۔ مگر وہ شریعت ہے۔ جبکہ یہ رنگ عشق و محبت کا تھا اور اپنے محبوب آقا کا ادب تھا۔ آپؑ نے یہ نہیں کہا کہ وہ شخص پیغام نہ دے۔ صرف اپنے جذبہ عشق و احترام کے جوش میں یہ کہا کہ میری زبان کو زیب نہیں دیتا۔

ذات باری تعالیٰ کا عشق بھی آپؑ کے روح و تن کے ذرہ ذرہ میں موجزن تھا۔ میں نے بغیر اوقات نماز کے بھی آپؑ کو اپنے ربّ کریم کو تڑپ تڑپ کر پکارتے سنا ہے۔ میرے پیارے اللہ میرے پیارے اللہ کی آواز گویا اس وقت بھی سن رہی ہوں اور آپ کے آنسو بہتے دیکھ رہی ہوں۔ خدا تعالیٰ کے لئے غیرت کا ایک نمونہ چشم دید پیش کرتی ہیں۔ آپ حجرہ میں تھے اور باہر جانے کو تیار تھے۔ حضرت اماں جانؓ سامنے کھپریل میں تھیں۔ ہماری تائی صاحبہ کی خادمہ خاص (جو احمدی ہوگئی تھی) حضرت اماں جان کے پاس آئی اور ہمارے چچا مرزا امام الدین کی وفات پر اظہار افسوس کرنے لگی۔ جس وقت اس کے منہ سے یہ لفظ نکل رہے تھے کہ ''بڑا ہی چنگا بندہ سی وغیرہ''۔ حضرت مسیح موعودؑ باہر نکلے۔ آپ کا چہرہ مبارک سرخ ہورہا تھا۔ آپ نے اپنا عصا زمین پر مار کر کہا: ''بدبخت تو میرے گھر میں میرے خدا کے دشمن کی تعریف کرتی ہے''۔ ایسا جلال آپ کی آواز میں تھا کہ وہ تو سرپٹ بھاگی۔ دراصل مرزا امام الدین دہریہ تھے۔ آپ کب گوارا کرسکتے تھے کہ آپ کے گھر میں ایک دہریہ کی تعریف ہو۔

ویسے دوسرے عزیز جو محض ذاتی دشمن اور گمراہ تھے، ان کی تکلیف میں آپ ہمدردی فرماتے تھے۔ حضرت منجھلے بھائی صاحب نے ایک دفعہ نظام الدین کہہ کر بات کی تھی تو آپؑ نے فرمایا تھا کہ ''میاں وہ تمہارا چچا ہے''۔ اُن کا مرزا گل محمد مرحوم سے بڑا لڑکا مرزا دل محمد جب فوت ہوا تو آپؑ نے اظہار افسوس کیا۔ مجھے یاد ہے آپؑ نے فرمایا تھا لڑکا اچھا تھا، اس میں سعادت تھی، میں نے دیکھا کہ حافظ ماہنا (حافظ معین الدین نابینا) کا ایک دن ہاتھ پکڑ کر چلا رہا تھا اور کہہ رہا تھا کہ حضرت صاحب کی مسجد میں جانا ہے؟ لاؤ پہنچادوں۔

روزنامہ ''الفضل'' ربوہ 7/مئی 2007ء میں شائع ہونے والی مکرم ملک منیر احمد ریحان صابر کی نظم سے انتخاب پیش ہے:

آئیں گے ایک دن وہ ربوہ میں پھر دوبارہ
اس بات پر ہے کتنا پختہ یقیں ہمارا
گونجے گی پھر یہ وادی تکبیر کی صدا سے
عرفاں کی محفلوں کا دیکھیں گے پھر نظارا
پُورب سے پھر چلے گی بادِ نسیم اِک دن
مہکے گا چار سُو پھر یہ گلستاں ہمارا
صد مرحبا وہ آئیں اک تو جھلک دکھائیں
ہم ایم ٹی اے پہ کب تک کرتے رہیں گزارا

Muslim Television Ahmadiyya
Weekly Programme Guide

18th July 2008 – 24th July 2008

Please Note that programmes and timings may change without prior notice. All times are given in Greenwich Mean Time.
For more information please phone on +44 20 8875 4272 or fax +44 20 8874 8344

Friday 18th July 2008

00:00 Tilaawat, Dars-e-Malfoozat, & MTA News
00:55 Seerat-un-Nabi (saw): discussion programme on the life and character of the Holy Prophet Muhammad (saw) .
01:30 Liqaa Ma'al Arab: A sitting with Hadhrat Khalifatul Masih IV (ra) and Arabic speaking guests. Recorded on 7th June 1995.
02:40 Huzoor's tours: programme documenting Huzoor's visit to Fiji.
03:10 Tarjamatul Qur'an Class: In depth explanation of Qur'anic verses by Hadhrat Khalifatul Masih IV (ra). Recorded on 17th February 1998.
04:15 Al Maa'idah: a cookery programme
05:00 Mosha'airah: an evening of poetry.
06:05 Tilaawat, Dars-e-Hadith & MTA News
06:55 Gulshan-e-Waqfe Nau (Atfal) with Huzoor. Recorded on 11th November 2006.
07:55 Le Francais C'est Facile: lesson no. 103.
08:15 Siraikee Service
08:55 Urdu Mulaqa'at with Hadhrat Khalifatul Masih IV (ra) and Urdu speaking guests. Recorded on 16th December 1994.
10:00 Indonesian Service
10:55 Seerat Sahaba Rasool (saw)
12:00 Live Friday Sermon delivered by Hadhrat Khalifatul Masih V, from Baitul Futuh, London.
13:20 Tilaawat, Dars-e-Hadith & MTA News
14:10 Bengali Reply to Allegations: a Bengali discussion programme replying to various allegations made against the Ahmadiyya Jama'at.
15:15 Seerat Sahaba Rasool (saw)
16:05 Friday Sermon [R]
17:25 Spotlight: an interview with Noor Ahmad Bolstad.
18:30 Arabic Service: Arabic discussion programme about the true concepts of Islam, hosted by Muhammad Sharif, recorded on 4th July 2008.
20:35 News Review Special
21:10 Friday Sermon [R]
22:25 The Casa Loma
22:50 Urdu Mulaqa'at [R]

Saturday 19th July 2008

00:00 Tilaawat, Dars-e-Hadith & MTA News
00:45 Le Francais C'est Facile: lesson no. 103.
01:10 Liqaa Ma'al Arab: A sitting with Hadhrat Khalifatul Masih IV (ra) and Arabic speaking guests. Recorded on 8th June 1995.
02:15 Friday Sermon: recorded on 18th July 2008.
03:25 Spotlight: an interview with Noor Ahmad Bolstad.
04:25 The Casa Loma
04:55 Urdu Mulaqa'at with Hadhrat Khalifatul Masih IV (ra) and Urdu speaking guests. Recorded on 16th December 1994.
06:00 Tilaawat, Dars-e-Hadith & MTA News
07:05 Gulshan-e-Waqfe Nau (Atfal) with Huzoor. Recorded on 11th November 2006.
08:05 Seerat Sahaba Rasool (saw)
08:30 Friday Sermon: recorded on 18th July 2008.
09:30 Moshaairah: an evening of poetry
10:20 Indonesian Service
11:20 French Service
12:05 Tilaawat, Dars-e-Hadith & MTA News
13:05 Bangla Shomprochar: variety of programmes in Bengali, including a discussion on Ahmadiyyat.
14:05 Intikhab-e-Sukhan: live poem request programme
15:10 Gulshan-e-Waqfe Nau (Atfal) [R]
16:15 Moshaairah: an evening of poetry [R]
17:00 Question and Answer Session with Hadhrat Mirza Tahir Ahmad, Khalifatul Masih IV (ra). Recorded on 25th October 1996. Part 2.
17:55 A Decade of Documentaries
18:35 Arabic Service: Arabic discussion programme about the true concepts of Islam, hosted by Muhammad Sharif, Hani Tahir and Mustapha Sabit, recorded on 7th June 2008.
20:40 MTA International News
21:15 Gulshan-e-Waqfe Nau (Atfal) [R]
22:10 A Decade of Documentaries
22:40 Seerat Sahaba Rasool (saw) [R]
23:05 Friday Sermon [R]

Sunday 20th July 2008

00:10 Tilaawat, Dars-e-Hadith & MTA News
01:15 Seerat Sahaba Rasool (saw)
01:40 Liqaa Ma'al Arab: A sitting with Hadhrat Khalifatul Masih IV (ra) and Arabic speaking guests. Recorded on 13th June 1995.
02:45 Friday Sermon: recorded on 18th July 2008.
03:45 Moshaairah: an evening of poetry
04:30 Question and Answer Session: recorded on 25th October 1996, part 2.
05:25 A Decade of Documentaries
06:05 Tilaawat, Dars-e-Hadith & MTA News
07:05 Gulshan-e-Waqfe Nau (Nasirat) class with Huzoor, recorded on 12th November 2006.
08:20 Ahmadiyya Peace Village
08:50 Learning Arabic: lesson no. 5
09:20 Huzoor's Tours: programme documenting Huzoor's visit to Australia.
10:00 Indonesian Service
11:05 Spanish Service: Spanish translation of Friday sermon delivered by Hadhrat Khalifatul Masih V on 16th March 2007.
12:00 Tilaawat, Dars-e-Hadith & MTA News
13:00 Bengali Reply to Allegations: discussion programme replying to various allegations made against the Ahmadiyya Muslim Jama'at.
14:00 Friday Sermon delivered by Hadhrat Khalifatul Masih V, recorded on 18th July 2008.
15:10 Gulshan-e-Waqfe Nau (Nasirat) [R]
16:15 Ahmadiyya Peace Village
16:45 Huzoor's Tours
17:30 Question and Answer Session [R]
18:30 Arabic Service: Arabic discussion programme about the true concepts of Islam, hosted by Muhammad Sharif.
20:30 MTA International News
21:05 Gulshan-e-Waqfe Nau (Nasirat) [R]
22:05 Ahmadiyya Peace Village [R]
22:35 Learning Arabic: lesson no. 5
23:05 Huzoor's Tours [R]
23:40 Seerat-un-Nabi (saw) [R]

Monday 21st July 2008

00:05 Tilaawat, Dars-e-Hadith & MTA News
01:00 Ahmadiyya Peace Village
01:30 Liqaa Ma'al Arab: A sitting with Hadhrat Khalifatul Masih IV (ra) and Arabic speaking guests. Recorded on 14th June 1995.
02:40 Friday Sermon: recorded on 18th July 2008.
03:40 Learning Arabic: lesson no. 5.
04:10 Question and Answer Session
05:05 Seerat-un-Nabi (saw)
05:25 Huzoor's Tours: programme documenting Huzoor's visit to Australia.
06:00 Tilaawat, Dars-e-Hadith & MTA News
07:00 Jamia Ahmadiyya class with Huzoor. Recorded on 18th November 2006.
08:20 Le Francais C'est Facile: lesson no. 112
08:45 Jalsa Salana Speeches: speech delivered by Hafiz Saleh Muhammad on the existence of God.
09:25 French service with Hadhrat Khalifatul Masih IV (ra) and French speaking friends. Recorded on 8th December 1997.
10:25 Indonesian Service
11:20 Medical Matters: seminar hosted by Dr Aysha Khan on hair care.
12:00 Tilaawat & MTA News
13:00 Bangla Shomprochar
14:05 Friday Sermon: recorded on 1st June 2007.
15:10 Jalsa Salana Speeches [R]
16:05 Jamia Ahmadiyya Class [R]
17:05 Le Francais C'est Facile: lesson no. 112 [R]
17:30 French Service [R]
18:35 Arabic Service
19:35 Liqaa Ma'al Arab: A sitting with Hadhrat Khalifatul Masih IV (ra) and Arabic speaking guests. Recorded on 15th June 1995.
20:40 MTA International News
21:15 Jamia Ahmadiyya Class [R]
22:35 Friday Sermon [R]
23:35 Jalsa Salana Speeches [R]

Tuesday 22nd July 2008

00:15 Tilaawat, Dars-e-Hadith & MTA News
01:10 Le Francais C'est Facile: lesson no. 112
01:30 Liqaa Ma'al Arab: A sitting with Hadhrat Khalifatul Masih IV (ra) and Arabic speaking guests. Recorded on 15th June 1995.
02:40 Friday Sermon: recorded on 1st June 2007
03:45 Jalsa Salana Speeches
04:20 Medical Matters
05:00 French Service
06:00 Tilaawat, Dars-e-Malfoozat & MTA News
07:10 Gulshan-e-Waqfe Nau (Atfal) class with Huzoor. Recorded on 25th November 2006.
08:10 Question and Answer Session with Hadhrat Mirza Tahir Ahmad, Khalifatul Masih IV (ra). Recorded on 26th March 1995.
09:35 The Meaning of Life
10:05 Indonesian Service
11:00 Sindhi Service
12:00 Tilaawat, Dars-e-Malfoozat & MTA News
13:05 Bangla Shomprochar
14:05 Jalsa Salana Qadian 2005: address delivered by Hadhrat Khalifatul Masih V, recorded on 27th December 2005.
15:00 Gulshan-e-Waqfe Nau (Atfal) class [R]
15:55 Question and Answer Session with Hadhrat Mirza Tahir Ahmad, Khalifatul Masih IV (ra). Recorded on 26th March 1995.
17:20 Intikhab-e-Sukhan: poem request programme
18:30 Arabic Service
20:30 MTA International News.
21:00 Gulshan-e-Waqfe Nau (Atfal) class [R]
21:55 The Meaning of Life [R]
22:25 MTA Travel
23:00 Jalsa Salana Qadian 2005 [R]

Wednesday 23rd July 2008

00:00 Tilaawat, Dars-e-Malfoozat & MTA News
01:05 Learning Arabic: lesson no. 3
01:20 Liqaa Ma'al Arab: A sitting with Hadhrat Khalifatul Masih IV (ra) and Arabic speaking guests. Recorded on 20th June 1995.
02:25 Gulshan-e-Waqfe Nau (Atfal) Class with Huzoor, recorded on 25th November 2006.
03:20 MTA Travel
03:40 Question and Answer Session: Recorded on 26th March 1995.
05:10 Jalsa Salana Qadian 2005
06:00 Tilaawat, Dars-e-Hadith & MTA News
07:05 Gulshan-e-Waqfe Nau (Nasirat) class with Huzoor recorded on 26th November 2006.
08:10 Seerat Hadhrat Masih Maud (as)
09:00 Question and Answer Session with Hadhrat Mirza Tahir Ahmad, Khalifatul Masih IV (ra). Recorded on 30th April 1995.
10:05 Indonesian Service
11:00 Swahili Service
12:00 Tilaawat, Dars-e-Hadith & MTA News
13:05 Bangla Shomprochar
14:05 From the Archives: Friday sermon delivered by Hadhrat Khalifatul Masih IV (ra). Recorded on 13th June 1986.
15:10 Jalsa Salana UK 1994: speech delivered by Imam Atta-ul-Mujeeb Rashid on the benevolence of the Holy Prophet Muhammad (saw).
15:45 Gulshan-e-Waqfe Nau (Nasirat) class [R]
16:50 Khilafat Jubilee Quiz
17:20 Question and Answer Session [R]
18:30 Arabic Service
19:30 Liqaa Ma'al Arab: A sitting with Hadhrat Khalifatul Masih IV (ra) and Arabic speaking guests. Recorded on 21st June 1995.
20:30 MTA International News
21:00 Gulshan-e-Waqfe Nau (Nasirat) class [R]
22:05 Jalsa Salana UK 1994 [R]
22:45 From the Archives [R]

Thursday 24th July 2008

00:00 Tilaawat, Dars-e-Hadith & MTA News Review
01:00 Hamaari Kaenaat
01:30 Liqaa Ma'al Arab: A sitting with Hadhrat Khalifatul Masih IV (ra) and Arabic speaking guests. Recorded on 21st June 1995.
02:35 Attractions of Australia
03:05 Seerat Hadhrat Masih Maud (as)
03:55 From the Archives
04:55 Khilafat Jubilee Quiz
05:35 Jalsa Salana UK 1994
06:00 Tilaawat, Dars-e-Malfoozat & MTA News
07:05 Bustan-e-Waqfe Nau class with Huzoor, recorded on 2nd December 2006.
07:55 English Mulaqa'at: A question and answer session with Hadhrat Mirza Tahir Ahmad, Khalifatul Masih IV (ra) and English speaking friends. Recorded on 1st October 1995.
09:10 Huzoor's Tours: programme featuring Huzoor's visit to Fiji.
10:05 Indonesian Service
11:00 Jalsa Salana UK 2008 Inspection
13:05 Friday Sermon: recorded on 18th July 1008.
14:10 Tarjamatul Qur'an Class: In depth explanation of Qur'anic verses by Hadhrat Khalifatul Masih IV (ra). Recorded on 18th February 1998.
15:10 Huzoor's Tours: programme documenting Huzoor's visit to Fiji. [R]
16:15 English Mulaqa'at: A question and answer session with Hadhrat Mirza Tahir Ahmad, Khalifatul Masih IV (ra). [R]
17:25 Mosha'airah: an evening of poetry [R]
18:30 Arabic Service
19:30 Jalsa Salana UK 2008 Inspection [R]
21:35 Tarjamatul Qur'an Class: In depth explanation of Qur'anic verses by Hadhrat Khalifatul Masih IV (ra). recorded on 18th February 1998. [R]
22:35 Seerat-un-Nabi (saw) [R]
22:10 Bustan-e-Waqfe Nau class [R]

Please note MTA2 will be showing French service & German service at 16:00 GMT & 17:00 GMT 7

Translations for Huzoor's Programmes are available.
Prepared by the MTA Scheduling Department.

Al Fazl International Weekly, London

22 DEER PARK ROAD, LONDON SW19 3TL (U.K.)

ISSN: 1352 9587
Tel: (020) 8544 7603
Fax: (020) 8544 7611
Email:alfazlint@alislam.org

Vol 15 Friday 11 July , 2008 Issue No. 28

صدسالہ خلافت جوبلی تقریبات کے سلسلہ میں امیرالمومنین حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے دورۂ مغربی افریقہ کی مختصر جھلکیاں

جو شخص کسی وجہ سے چندہ نہیں دے سکتا وہ باقاعدہ اجازت لے۔ نومبائعین کو سنبھالنے اور تربیت کی طرف خصوصی توجہ دینے کی تاکید۔

رسومات کو بتدریج مٹایا جائے۔ ریفریشر کورسز میں تبلیغ کے لئے دلائل سکھانے کے علاوہ بنیادی تربیتی امور اور نظام جماعت اور اطاعت نظام بھی سمجھائیں۔ جو عہدیدار بددیانتی کرتے ہیں ان کو عہدوں سے فارغ کریں۔ ان سے کوئی خدمت نہیں لینی۔ ہر جماعت میں لائبریری قائم کریں۔ اپنے کام کے لئے دعاؤں پر بہت زور دیں۔

(نیشنل مجلس عاملہ نائیجیریا کے ساتھ میٹنگ میں مختلف شعبوں کی کارکردگی کا جائزہ اور اہم ہدایات)

(مبلغین سلسلہ نائیجیریا کی میٹنگ میں کارکردگی بہتر بنانے کے لئے ضروری ہدایات)

معلمین کی میٹنگ، انفرادی و اجتماعی ملاقاتیں، الوداعی تقریب عشائیہ، نماز جنازہ غائب۔

نائیجیریا سے لندن روانگی۔ مسجد فضل لندن میں ورود مسعود اور استقبال۔ اس تاریخی سفر میں حضور انور کی معیت کی سعادت حاصل کرنے والے قافلہ ممبران

(رپورٹ مرتبہ: عبدالماجد طاہر۔ ایڈیشنل وکیل التبشیر)

5 مئی بروز سوموار 2008ء

صبح ساڑھے پانچ بجے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے مسجد مبارک ابوجہ میں تشریف لا کر نماز فجر پڑھائی۔ نماز کی ادائیگی کے بعد حضور انور اپنی رہائش گاہ پر تشریف لے گئے۔

نیشنل مجلس عاملہ نائیجیریا کے ساتھ میٹنگ

پروگرام کے مطابق سوا دس بجے صبح حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز مسجد مبارک ابوجہ میں تشریف لائے جہاں نیشنل مجلس عاملہ نائیجیریا کی حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ کے ساتھ میٹنگ شروع ہوئی۔ حضور انور نے دعا کروائی۔

حضور انور نے سیکرٹری وصایا سے دریافت فرمایا کہ گزشتہ تین سالوں میں کل کتنے موصی ہوئے ہیں۔ سیکرٹری وصایا نے بتایا کہ دو ہزار سے زائد ہیں۔ حضور کے دریافت کرنے پر بتایا گیا کہ کل چندہ دہندگان 22 ہزار سے زائد ہیں اور گیارہ ہزار کا ٹارگٹ موصی بنانے کا ہے۔ حضور انور نے ہدایت فرمائی کہ بہت بڑا ٹارگٹ ہے اور وقت ختم ہو رہا ہے۔ آپ بہت پیچھے ہیں۔ سب سیکرٹریان کو ہدایت دیں اور زیادہ کوشش کریں۔ آپ کے تمام سیکرٹریان وصایا موصی ہونے چاہئیں۔ اگر کہیں سیکرٹری وصایا غیر موصی ہے تو اس کی جگہ موصی کو سیکرٹری وصایا مقرر کیا جائے۔ اگر کسی جماعت میں صرف ایک ہی موصی ہے تو اس کو سیکرٹری وصایا ہونا چاہئے۔ جو انسان خود موصی نہیں وہ دوسرے کو کیسے کہہ سکتا ہے کہ وصیت کریں۔

سیکرٹری جائیداد سے حضور انور نے دریافت فرمایا کہ آپ کے پاس جماعت کا تمام ریکارڈ مکمل ہے؟ سیکرٹری جائیداد نے بتایا کہ مکمل نہیں ہے لیکن مکمل کر رہا ہوں۔ حضور انور نے فرمایا آپ سے قبل جو سیکرٹری جائیداد تھے کیا انہوں نے ریکارڈ مکمل نہیں رکھا؟ اب آپ نے کتنا مکمل کیا ہے۔ کیا کر رہے ہیں؟ حضور انور نے ہدایت فرمائی کہ اب چھ ماہ کے اندر اپنا سارا ریکارڈ مکمل کریں۔ جماعتوں میں اپنے سیکرٹریان کو ہدایت کریں اور ان سے ریکارڈ مکمل کروائیں۔ اور پھر ان سے ریکارڈ منگوائیں۔ آپ کے پاس سارے ملک کی جماعتوں میں جماعتی پراپرٹیز کا ریکارڈ ہونا چاہئے۔

نیشنل سیکرٹری امور عامہ سے حضور انور نے دریافت فرمایا کہ امور عامہ کا کام کیا ہے؟ کیا آپ نے قواعد تحریک جدید سے اپنی ذمہ داریوں کے بارہ میں پڑھا ہے؟ حضور انور نے دریافت فرمایا کہ آپ کے ذریعہ کتنے احمدیوں نے ملازمت حاصل کی ہے۔ یا ان کی مدد کی گئی ہے۔ آپ کے پاس کیا ریکارڈ ہے۔ فرمایا طلباء کی مدد کریں۔ احباب کی ملازمتوں میں مدد کریں۔ حضور انور نے دریافت فرمایا کہ جماعت کے اندر جو عائلی مسائل، جھگڑے ہوتے ہیں ان کا کیا کرتے ہیں، کس طرح حل کرتے ہیں؟

حضور انور نے **نیشنل سیکرٹری تربیت** سے فرمایا کہ نیشنل لیول پر اور لوکل لیول پر اصلاحی کمیٹیاں بنائیں۔ اگر کوئی تربیتی کمیٹی قائم ہے تو کیا کام کرتی ہے۔ باقاعدہ اصلاحی کمیٹیاں بنائیں۔ سیکرٹری تربیت خود کمیٹی کا صدر ہوتا ہے۔ اور اس کے ممبران میں مبلغ انچارج، صدر انصاراللہ، صدر خدام الاحمدیہ، لجنہ کا نمائندہ اور جماعت کا ایک ممبر (جو اس کام کے لئے موزوں ہو) شامل ہیں۔ فرمایا یہ کمیٹیاں ہر جگہ بنائیں۔ آپ بہت سے معاملے حل کر سکتے ہیں۔

نیشنل سیکرٹری رشتہ ناطہ سے حضور نے دریافت فرمایا کہ کتنے رشتے کروائے ہیں۔ کتنے سیٹل ہوئے ہیں؟ جلسہ پر جو 34 نکاح ہوئے ہیں ان میں کتنے رشتے آپ کے شعبہ نے کروائے ہیں یا سب احباب نے بغیر آپ کی مدد کے کئے ہیں تو آپ اس سلسلہ میں کیا کر رہے ہیں؟ حضور انور نے فرمایا آپ بھی رشتے تجویز کریں اور اس سلسلہ میں کوشش کریں۔

حضور نے صدر صاحب خدام الاحمدیہ کو مخاطب ہوتے ہوئے فرمایا کہ جو خدام ڈیوٹی دے رہے ہیں ان میں سے بعض بڑی عمر کے 34-35 سال کے ہیں اور ان کی ابھی شادی نہیں ہوئی ان کی شادی کروائیں۔

حضور انور نے سیکرٹری صاحب رشتہ ناطہ کو فرمایا کہ آپ کا عہدہ ایک اہم عہدہ ہے۔ صدر خدام کے ذریعہ نوجوانوں کی لسٹ تیار کریں اور پھر لجنہ کی مدد سے ان کے رشتے کروائیں اور ان کے جوڑے بنائیں۔

نائب امیر نائیجیریا الحاجی الحسن صاحب سے حضور نے دریافت فرمایا کہ آپ کے سپرد کیا کام ہے؟ الحسن صاحب نے بتایا کہ امیر صاحب جو بھی خاص کام سپرد کرتے ہیں اس کو بجا لاتا ہوں۔

نیشنل سیکرٹری اشاعت سے حضور انور نے دریافت فرمایا کہ جماعت کا ماہانہ رسالہ نکل رہا ہے؟ سیکرٹری اشاعت نے بتایا کہ "The Truth" ہر ماہ شائع ہوتا ہے اور رسالہ "Review of Religions" ہمیں لندن مرکز سے آتا ہے اور پھر ہم آگے یہاں شائع کرتے ہیں۔

حضور انور نے **صدر مجلس انصاراللہ نائیجیریا** کو مخاطب ہوتے ہوئے فرمایا کہ انصاراللہ بھی تربیتی امور اور رشتہ ناطہ کے معاملات میں خدام اور لجنہ کی مدد کریں۔ صف دوم کے انصار اگر دوسری شادی کرنا چاہیں تو کر سکتے ہیں لیکن پھر یہ نہ ہو کہ شادی کریں اور پھر اپنی بیوی کو کہیں کہ میرے لئے کما کر رقم بھی لاؤ۔

نیشنل سیکرٹری مال سے حضور انور نے دریافت فرمایا کہ آپ کا بجٹ کتنا ہے۔ چندہ عام ادا کرنے والے کتنے ہیں۔ موصی تو الگ ادا کرتے ہیں۔ آپ کا چندہ وصیت کتنا ہے اور چندہ عام کتنا ہے؟ سیکرٹری مال نے بتایا کہ چندہ عام ادا کرنے والوں کی تعداد 19 ہزار ہے اور چندہ عام 38 ملین نائرے ہے۔ اس پر حضور انور نے فرمایا اس کا مطلب ہے کہ ہر آدمی 160 نائرے ماہانہ ادا کر رہا ہے اس لحاظ سے اس کی ماہانہ آمدنی قریباً اڑھائی ہزار نائرے بنتی ہے۔ اگر ایک

باقی صفحہ نمبر 11 پر ملاحظہ فرمائیں